زباں جب بھی ثنائے رسولؐ کرتی ہے
سخن کی داد خدا سے وصول کرتی ہے
اکابر علماء کی مشہور نعتیں
علمائے دیوبند کی نعتوں کا شاندار مجموعہ
مرتّب
محمد فیصل عثمانی
مکتبہ کریمیہ دیوبند، یوپی
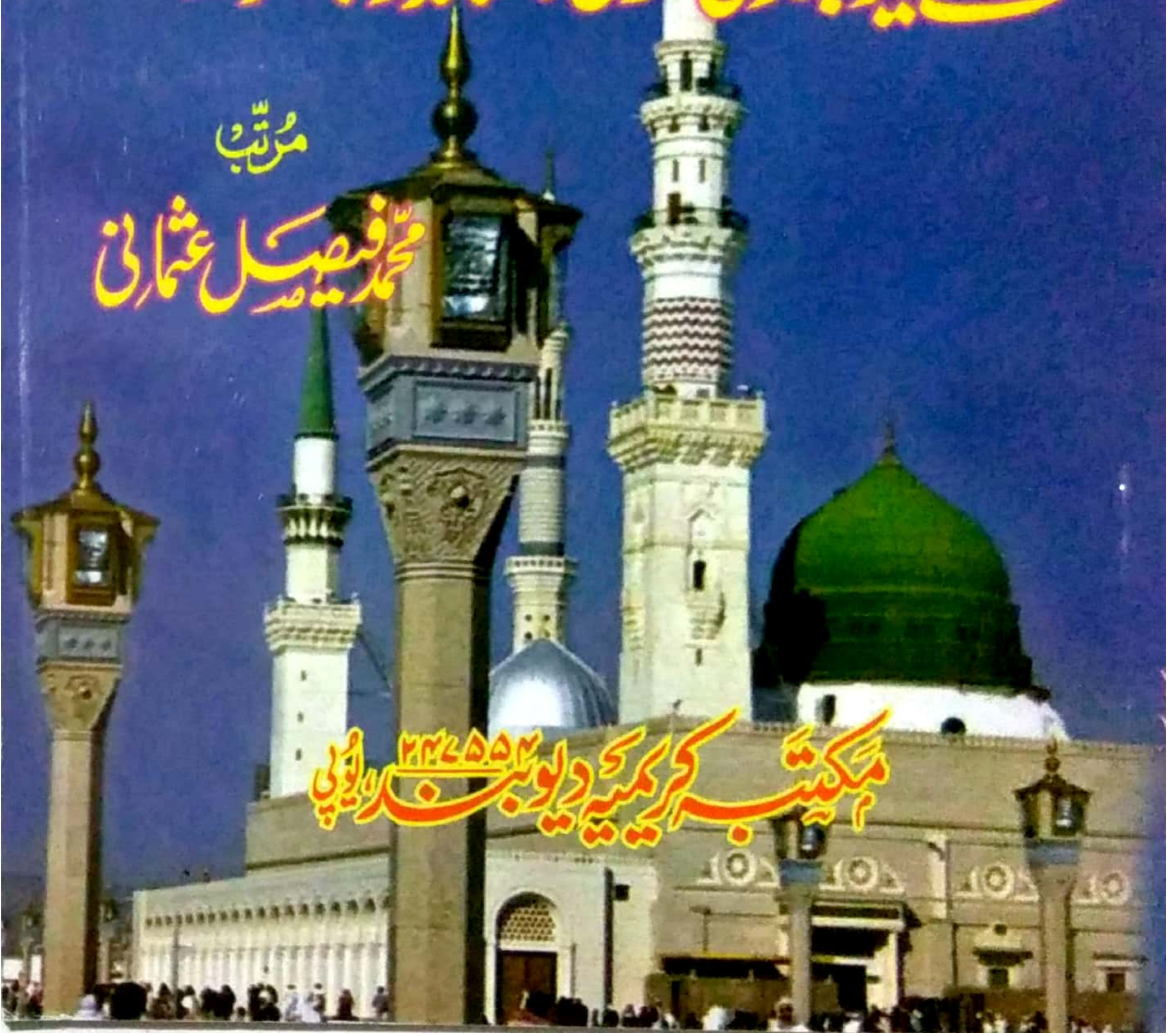
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

و رفعنا لك ذكرك

(اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کیا)

شعراء اسلام، علمائے دیوبند کی حمد ونعتوں کا شاندار انتخاب

اکابر علماء کی مشہور نعتیں

مؤلف:

ابن الانور محمد فیصل عثمانی دیوبندی

شائع کردہ

مکتبہ کریمیہ دیوبند

انتساب

رب ذوالجلال رحیم ورحمٰن وکریم خدائے برتر کے نام
جس نے یہ کائنات بنائی

امام الانبیا محمد ﷺ کی مبارک زندگی کے نام جن کی سیرت ہمارے لئے باعث برکت اور مشعل راہ ہے۔ صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، اولیاء اللہ، مفسرین، محدثین اور علمی دنیا کی ہر اس شخصیت کے نام جنہوں نے قرآن وحدیث، تفسیر، سیرت، فقہ، تصوف، تاریخ، تبلیغ کی نشر واشاعت کے لئے خود کو زندگی کے آخری لمحے تک مصروف عمل رکھا۔ مولائے کریم ان کی بے پناہ قربانیوں، کاوشوں اور خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

محمد فیصل عثمانی

تفصیلات

نام کتاب	:	اکابر علماء کی مشہور نعتیں
مؤلف	:	ابن الانور محمد فیصل عثمانی، دیوبند
کمپیوٹر کتابت	:	عمر الٰہی، دیوبند۔9358013409
باہتمام	:	طاہر منظر عثمانی
اشاعت سوم	:	جمادی الثانی ۱۴۳۶ھ
قیمت	:	۔/۱۰۰ روپے صرف
زیر اہتمام	:	خلیق اکیڈمی، دیوبند

✦ ✦ ✦

فہرست عنوانات اکابر علماء کی مشہور نعتیں

نعت و سلام سرور کونین حضرت محمد ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

از .... ابن الانور محمد فیصل عثمانی دیوبندی

رب ذوالجلال خدائے برتر نے اس کائنات میں انسان کو راہِ راست یعنی صراطِ مستقیم پر لانے کے لئے اپنے محبوب پیغمبر ہمارے آخری نبی سرکار دو عالم سرورِ کونین آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ کو بھیجا۔ دنیا میں ہر مسلمان کا دل سرکار دو عالم حضرت محمد ﷺ کی محبت وعقیدت سے معمور ہے۔ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ "تم سے کوئی شخص کامل الایمان اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والدین، اس کی اولاد حتی کہ تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔" اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر مسلمان کے دل میں محسنِ کائنات سرورِ انبیاء حضرت محمد ﷺ کی محبت ودیعت فرمائی ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مدح وتوصیف میں بڑے قیمتی اشعار کہا کرتے تھے، ان کے قصیدے اور اشعار سے آج بھی اردو شعر وادب کو روحانیت وطمانیت مل رہی ہے۔ دیگر صحابہ کرامؓ نے بھی بڑے عمدہ قصیدے کہے ہیں۔ عربی فارسی و اردو زبان میں حمدیہ ونعتیہ شاعری کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے، یہ سلسلہ الحمدللہ ازل سے جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ دنیائے اسلام کے وہ بحر العلوم نابغۂ روزگار شخصیتیں، علم دین کی رجال ساز، علم وفضل کے پہاڑ، فصاحت و بلاغت کے امام، تحقیق وتعلیق کے شہ سوار، مفسرین، محدثین و مصنفین، معلمین کی بھی ایک طویل فہرست ہے۔ جنہیں خداوند قدوس نے شاعری کے پاکیزہ ذوق سے سرفراز فرمایا ہے۔ یہ اپنے دور کے بڑے امام الوقت اور عربی زبان کے ضرب المثل شاعر تھے۔ ان کا کلام اخلاص وللّٰہیت، زہد وتقویٰ کی تاریخ ساز مثال ہے، وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی شان

میں حمد ہو، نبی کریم ﷺ کی مدح سرائی میں نعت یا دیگر انبیاء وصحابہؓ کی توصیف وعظمت میں اپنے جذبۂ عقیدت کا اظہار قصیدے ونعت کی صورت میں کرتے تھے، ان جلیل القدر مفسرین محدثین اور اہل عربی ادب کے بعض قصیدے تو اس قدر مقبول ہوئے کہ وہ درویشوں کے یہاں خانقاہوں میں پڑھے جاتے اور بعض ان میں ایسے بھی ہیں جو نصاب میں شامل کیے گئے۔ شیخ ابوعبداللہ شرف الدین محمد بن سعید بن حماد البصیری وفات ۶۹۵ھ کا ''قصیدہ بردہ'' بڑا مشہور ہے۔ اس کی بیسیوں شرح، دسیوں ترجمے ہو چکے ہیں، اس کی ایک جامع اور مستند شرح دیوبند کے مشہور عالم دین عربی زبان و ادب کے انشاء پرداز حسان الہند حضرت مولانا ذوالفقار علی عثمانی وفات ۱۳۲۲ھ نے ''عطر الوردہ'' کے نام سے تصنیف فرمائی، جو اہل علم میں بڑی مقبول ہوئی۔ اللہ جل مجدہ نے اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کی توصیف وعظمت بیان کرنے والے کو عزت ورفعت اور بلندی عطا فرمائی ہے۔ قرآن وتفسیر، حدیث، سیرت، فقہ، منطق، فلسفہ، تاریخ وتصوف ودیگر جملہ علوم وفنون کے امام الوقت جو ساری دنیا میں اپنی دینی، علمی، اصلاحی، تدریسی وتصنیفی کارناموں کے ذریعہ شہرتِ دوام رکھتے ہیں، انہوں نے عربی وفارسی شاعری میں اپنے فکر وفن کے گہرے نقوش اپنی یادگار چھوڑے ہیں، جن سے ان کی شعری عظمتوں کا پتا چلتا ہے۔ ان میں بعض کے اسماء گرامی یہ ہیں: ابونواس شاعر عہد عباسی وفات ۱۹۴ھ، جامع ابوقاسم حماد راویہ بن سابور وفات ۱۵۵ھ، ابوعبادہ ولید بن عبداللہ بن یحییٰ بحتری الطائی وفات ۲۸۴ھ، حضرت ابوعثمان، عمر دین بحر البصری وفات ۲۵۵ھ، ابوتمام حبیب بن اوس طائی وفات ۲۳۱ھ، حضرت ابوبکر محمد بن الحسن بن درین وفات ۳۲۱ھ، علامہ ابومنصور عبدالمالکؒ وفات ۴۳۰ھ، ابوالفرج علی بن حسین بن محمد اصبہانی وفات ۳۶۵ھ، ابوبکر بن عباس خوارزمی وفات ۳۸۳ھ، ابوطیب احمد بن حسین متنبی وفات ۳۵۴ھ، علامہ بدیع الزماں ہمدانی وفات ۳۹۸ھ، حضرت ابوالحسن محمد بن ابی احمد الحسین شریف رضیؒ وفات ۴۰۴ھ، حضرت ابوعبداللہ بن عبدالرحمٰنؒ وفات ۳۷۹ھ، شیخ الاسلام حضرت امام رازی وفات ۶۰۶ھ، علامہ خیرالدین زرکلی، حضرت علامہ سعدالدین مسعود التفتازانی وفات ۷۹۲ھ، ابوعمر عثمان جمال الدینؒ وفات ۶۴۶ھ، علامہ ابوالبرکات نورالدین جامیؒ (کلیات جامی) وفات ۸۹۸ھ، شیخ برہان الاسلام زرنوجی، مولانا جلال الدین رومیؒ وفات ۶۷۲ھ، حافظ شمس الدین شیرازی وفات ۷۹۱ھ، حضرت مصلح الدین شیخ سعدیؒ وفات ۶۹۱ھ،

شیخ الاسلام حضرت امام ابن تیمیہؒ وفات ۷۲۸ھ، ابوقاسم بن علی حریری بصری وفات ۵۱۶ھ، ابوالخیر شمس الدین محمد الجزری وفات ۸۲۷ھ، مرزا محمد علی صائب شاعر ایرانی وفات ۱۰۸۸ھ، امام الائمہ مسند الہند حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی وفات ۱۱۷۶ھ، شبلی وقت حضرت مرزا مظہر شہید جان جاناں وفات ۱۱۹۵ھ، علی بن صالح بن عبدالفتاح الجارم مصری وفات ۱۳۶۸ھ، حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی وفات ۱۲۷۸ھ، مولانا محمد احسن نانوتوی وفات ۱۳۱۲ھ، حضرت ابوعبداللہ محمد بن یوسف سورتی وفات ۱۳۶۱ھ، محمد حفنی ناصف بن شیخ اسماعیل ناصف وفات ۱۳۳۷ھ جیسے اہم لوگ اپنے زمانے کے بلند پایہ عالم و فاضل، مفسر، محدث، فقہاء، ادیب، فلسفی، مشائخ طریقت مورخ، متکلم، ماہر مدرس، مورخ، مصنف، خطیب یہ اونچے درجے کے عالم ہونے کے ساتھ جس طرح نثر نگاری میں یکتائے زمانہ تھے، اسی طرح نظم لکھنے میں بھی قادر الکلام شاعر تھے، یہ شعر گوئی، سخن طرازی، سخن فہمی میں بھی ید طولی رکھتے تھے، ان کے علمی، شعری و فنی کمالات کے لئے تاریخ کا مطالعہ کریں، یہ لوگ درس نظامی کی تمام مشکل ترین کتابیں چاہے کسی فن سے تعلق رکھتی ہوں ان موضوعات پر وہ بے پناہ عبور رکھتے تھے، ان میں اکثر درسی کتابیں تو خود کی تصنیف کی ہوئی ہیں، جو صدیاں گذر جانے کے بعد بھی اپنے مقام و مرتبہ میں اضافہ کر رہی ہیں۔ ساتھ ہی ان حضرات نے عربی، فارسی، شاعری کا ایک یادگار ذخیرہ چھوڑا جو آج بھی اپنی خوبیوں اور اخلاص نیت کا زندہ جاوید کارنامہ لائبریریوں کو زینت بخشے ہوئے ہے۔ ہندوستان میں مغربی اتر پردیش میں خاص طور پر سرزمین دیوبند سے ۱۲۸۳ھ کو علم دین کا ایک ایسا آفتاب طلوع ہوا جس کی شعاعوں نے جہالت کے اندھیروں میں علم و عمل کے چراغ روشن کئے۔ صرف ہندوستان ہی نہیں بلکہ پوری کائنات اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ تیسری صدی ہجری میں علم دین کی صحیح تعبیر پیش کرنے کا شرف سرزمین دیوبند کو حاصل ہوا ہے، یہاں دین اسلام کے ایسے داعی و مجاہد و مفکر پیدا ہوئے جنہوں نے صراطِ مستقیم پر چل کر محسن انسانیت، سرورِ کونین حضرت اقدس محمد ﷺ کے طرزِ عمل کو اپنی زندگی کا مقصد بنا کر معرفت الٰہیہ و علم دین کو چہار دانگ عالم پھیلانے کے لئے مدارس و مکاتب قائم فرمائے، دیوبند سے جو گزشتہ کئی صدیوں سے علم دین کی خدمت ہو رہی ہے وہ فراموش نہیں کی جا سکتی، یہاں ایسی رجال ساز ہستیاں، علم و فضل کے پہاڑ، تصوف و سلوک کے امام، اپنے زمانے کے جنیدؒ وقت و شبلیؒ زمانہ جیسے ولی درویش بزرگ یہاں کی

خاک سے اٹھے اور وہ پورے عالم میں اپنے لازوال کارناموں کی بدولت تاریخ کے درخشاں ستارے بنے۔ علم تفسیر وحدیث، منطق وفلسفہ وعربی ادب کے ایسے جید الاستعداد، وسیع النظر عالم جن کے زہد تقویٰ، علمی بصیرت، روحانیت واستقامت، دیانت، فطانت، قناعت وفقیرانہ زندگی کو دیکھ کر حضرت امام رازیؒ، غزالیؒ کی یاد تازہ ہو جائے، ان ہی باکمال اساتذہ میں علماء وصلحاء کی ایک جماعت ہے جن کا فطری ذوق عربی، فارسی، اردو شاعری کے دامن سے خالی نہیں ہے، انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی توصیف وعظمت اور مدح سرائی کے ذریعہ اپنے قلبی تعلق کا اظہار فرمایا ہے۔ علمائے دیوبند سخن فہمی سخن شناسی میں بڑا مقام رکھتے ہیں، جنہوں نے اپنی دینی، علمی، تدریسی، تقریری، تصنیفی اور ادبی خدمات انجام دی ہیں، علمائے دیوبند شاعری کا پاکیزہ اور صاف ستھرا ذوق رکھتے ہیں۔ انہوں نے ہر صنف پر طبع آزمائی کی، تقریباً ہر موضوع پر ایسا جامع، بلیغ، معتبر اور موثر کلام کہا ہے جس کی عہد حاضر میں مثال نہیں ملتی۔ فخر الہند حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب عثمانی دیوبندیؒ وفات ۱۳۴۸ھ، امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ وفات ۱۳۵۲ھ، شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحب امروہویؒ وفات ۱۳۷۴ھ، شیخ الاسلام حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ وفات ۱۳۹۴ھ، مفسر قرآن حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ وفات ۱۳۹۴ھ دبستانِ دیوبند کے ایسے کتنے ہی آفتاب وماہتاب ہیں جو عربی نثر ونظم، فہم وفراست اور تدبر میں اپنی مثال آپ تھے۔

ان علماء عظام میں بعض اساطین کے مجموعے کلام بھی شائع ہو کر اہل علم وحلقہ اردو ادب کے ساتھ مشاہیر امت میں داد تحسین اور پذیرائی حاصل کر چکے ہیں، کچھ حضرات کا کلام ابھی بیاض اور ڈائریوں میں درج ہے جو اشاعت کا طویل مدت سے انتظار کر رہا ہے، خدا کرے غیب سے اشاعت کی کوئی سبیل نکل آئے کیوں کہ اردو ادب کا یہ گم نام ذخیرہ منظر عام پر آکر موجودہ وقت اور آنے والی نسلوں کی راہوں میں علمائے دیوبند کی شاعری کے روشن نقوش ثبت کر سکے، کتنوں ہی کی تشنہ لبی دور ہوگی، ہمارے علماء دیوبند وشعراء اسلام کے چند مجموعوں کے نام یہاں درج کئے جاتے ہیں جس سے قارئین وعاشقانِ اردو ادب ان کی شاعری کے فنی کمالات وذوقِ سلیم سے بہرہ ور ہو سکیں۔ شیخ العرب والعجم سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی تھانویؒ کا مجموعہ کلام ''کلیاتِ امدادیہ''، حجۃ الاسلام امام اکبر حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کا ''قصیدہ بہاریہ''، مفسر قرآن شیخ

الہند امام حریت حضرت مولانا محمود حسن صاحب عثمانی دیوبندیؒ کی ''کلیات شیخ الہند''، فخر الہند استاذ العلماء حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب عثمانی دیوبندیؒ کا مجموعہ قصیدہ ''لامیۃ المعجزات''، مفسر قرآن فقیہ ملت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی دیوبندیؒ کی ''ثمرات الاوراق یعنی کشکول''، عارف باللہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمیؒ کے مجموعے ''جنونِ شباب''، ''عرفانِ عارف''، مناظر اسلام حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب رامپوری کا ''کلام اسعد''، مدبر اسلام حضرت مولانا عامر عثمانیؒ کی ''یہ قدم قدم بلائیں''، فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ کا ''کلامِ محمود''، عارف باللہ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب باندویؒ کی ''کلام ثاقب''، شیخ طریقت حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاپ گڑھیؒ کی ''عرفان محبت''، حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ خلیفہ حضرت تھانویؒ کا مجموعہ ''کشکول'' حضرت مولانا ذکی کیفی عثمانیؒ کی ''کیفیات'' شاعر انقلاب حضرت علامہ انور صابری دیوبندیؒ کے مجموعے ''نبضِ دوراں''، ''ساقی نامہ''، حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمٰن نشاطؔ عثمانیؒ کے مجموعے ''نعتِ حضور''، ''کلیات نشاط''، حضرت مولانا نسیم احمد غازیؔ مظاہری بجنوری کے مجموعے ''انوارِ حیات''، ''اسرارِ حیات''، حضرت مولانا افضال الحق جوہر قاسمیؒ کا ''نجمِ سحر''، ادیب العصر حضرت مولانا ریاست علی ظفر بجنوری کا ''نغمۂ سحر''، محدث کبیر حضرت مولانا قمر عثمانی دیوبندی کی ''نورِ نکہت''، حضرت مولانا کفیل احمد علوی کی ''شوقِ منزل''، حضرت مولانا سید عبدالعزیز قاسمی جنک پوری کی ''خلق کائنات''، حضرت مولانا انیس احمد آزاد بلگرامی کی ''نورِ سحر''، حضرت مولانا محمد عبداللہ قاسمی کی ''ارمغانِ حرم''، حضرت مولانا قاری احسان محسن کا قاسمی کے مجموعے ''آپؐ کے پیغام کی خوشبو''، ''نقوشِ محسن''، ''جلوہ بصیرت''، حضرت مولانا قاری عبدالروف صاحب بلند شہری کا ''کلامِ حیات''، مولانا مجیب مظاہری بستوی کا ''عکسِ خیال''، مولانا مفتی جمیل احمد نذیری کے ''گلزارِ طیبہ''، ''گلدستۂ نعت'' مولانا طارق نعمانی کی ''وادیٔ نور''، مولانا فضیل احمد ناصری القاسمی کی ''حدیث عنبر'' جیسے اہم مجموعے شائع کر فدایانِ رسول اللہ ﷺ اور تشنگانِ اردو ادب کے علمی و ادبی حلقوں میں بڑے مقبول ہوئے ہیں۔ یہ مجموعے ان شعراء کرام کے ہیں جنہوں نے اردو شاعری کے تمام رنگ میں اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے ہیں یعنی حمد، نعت، غزل، نظم، مرثیہ، ترانہ، منقبت، قطعات اشعار وغیرہ موجود ہیں ان ہی علمائے اسلام کی اسلامی و ادبی تخلیقات سے خاکسار نے ''اکابر

علماء کی مشہور نعتیں'' کے نام سے ایک کتاب اب سے تقریباً گیارہ سال قبل ۱۴۲۵ھ میں مختلف کتابوں، رسالوں و مجموعوں سے مرتب کی اور اس بات کا خاص طور سے اہتمام کیا گیا کہ حمد اور نعتیں شعراء اسلام، وابستگان دار العلوم دیوبند کی ہوں۔ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں اپنے والد محترم دیوبند کے مشہور خطاط مولانا منشی محمد انور کاتب عثمانیؒ کی سرپرستی میں اس کتاب کا آغاز کیا۔ میں نے مسودہ والد صاحب کی خدمت عالیہ میں پیش کیا جو اس وقت اپنی علالت و کمزوری کے باعث زندگی اور موت کے نازک موڑ پر اپنے آخری ایام طے کر رہے تھے، وہ اس مبارک کام کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ہمت کر کے مسودے کو پورے انہماک کے ساتھ بزرگانِ دین و علمائے دیوبند کی ادبی تخلیقات کو پڑھنے میں مستغرق ہو گئے اور ہر شعر کو جذبۂ عقیدت و محبت کے ساتھ پڑھتے رہے اور ''سبحان اللہ، سبحان اللہ'' کا ورد جاری فرماتے رہے۔ والد صاحب نے مجھے چند بنیادی مشورے بھی دیئے اور کچھ علماء و صلحاء کے نام لے کر فرمایا کہ ان حضرات کی نعتیں بھی اس انتخاب میں شامل کر لے تو اچھا رہے گا۔ یہ کتاب ابھی طباعت کے مرحلے تک نہ پہنچ پائی تھی اِدھر میں بھی ان کی تیمارداری میں مصروف تھا شاید انہوں نے اجل کی چاپ سن لی تھی کہ عید کی چاند رات کو یعنی رمضان کے تیسویں روزے کو بعد نماز مغرب مجھ سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ رمضان المبارک تو گذارنے کی سعادت بخشی، اگلے سال رمضان دیکھنا مجھے نصیب ہو یا نہ ہو اس لئے تو اپنا خیال رکھنا اور ہمارے اکابر کی کتابوں کی اشاعت میں لگے رہنا، پھر وہی ہوا جو سب کے ساتھ ہوتا ہے کہ وہ عید الاضحٰی کے چند روز بعد ۱۳ رمحرم الحرام ۱۴۲۶ھ بروز منگل بعد نمازِ عشاء اس دنیا کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تبارک وتعالیٰ والد صاحب کی بال بال مغفرت فرما کر انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، ہمارے تمام اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

خاکسار محمد فیصل عثمانی دیوبندی

کیم رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ

۱۲ رجون ۲۰۱۵ء بروز جمعہ

◆◆◆

استغفار

(از: شیخ العرب والعجم حضرت اقدس حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی تھانویؒ)

ولادت ۱۲۳۳ھ-۱۸۱۸ء وفات ۱۳۱۷ھ-۱۸۹۹ء

گرچہ میں بدکار و نالائق ہوں اے شاہِ جہاں ✦ پر ترے اب چھوڑ کر در کو بتا جاؤں کہاں
کون ہے تیرے سوا مجھ بے نوا کے واسطے

ہے عبادت کا سہارا عابدوں کے واسطے ✦ اور تکیہ زُہد کا ہے زاہدوں کے واسطے
ہے عصائے آہ مجھ بے دست و پا کے واسطے

نے فقیری چاہتا ہوں نہ امیری کی طلب ✦ نے عبادت نے زہد نے خواہش جاہ و حسب
دردِ دل پر چاہئے مجھ کو خدا کے واسطے

رحم کر مجھ پر تو اب چاہِ ضلالت سے نکال ✦ بخش عشق و معرفت کا مجھ کو یا رب ملک و مال
اپنے جملہ اولیائے باصفا کے واسطے

گو میں ہوں اک بندۂ عاصی غلام پُرقصور ✦ جرم میرا حوصلہ ہے نام ہے تیرا غفور
تیرا کہلاتا ہوں میں جیسا ہوں اے ربِ غفور

اَنتَ شافِ اَنتَ کافِ فی مُہِمَّاتِ الامور ✦ اَنتَ حَسْبی اَنتَ رَبّی اَنت لِی نعم الْوَکیلْ

خلیفہ مجاز قطب العالم عارف باللہ حضرت میاں جی نور محمد صاحب علوی جھنجھانویؒ وفات ۱۲۵۹ھ/۱۸۴۳ء

حمد باری تعالیٰ

(سورۂ فاتحہ منظوم)

(از: شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی تھانویؒ)

ولادت ۱۲۳۳ھ-۱۸۱۸ء وفات ۱۳۱۷ھ-۱۸۹۹ء

سبھی خوبی، سبھی تعریف ہے اللہ کو زیبا ✦ بزرگی ہے اسی آقائے عالی جاہ کو زیبا
وہ ہے سارے جہانوں کا خدائے برتر و بالا ✦ برابر ساری مخلوقات کا ہے پالنے والا
بہت ہی مہرباں ہے وہ بڑا ہی مہرباں ہے وہ ✦ سدا رحمت فشاں رحمت فشاں رحمت فشاں ہے وہ
وہی روزِ قیامت کا اکیلا حکمراں ہوگا ✦ کسی کا مشورہ ہوگا نہ کوئی درمیاں ہوگا
خداوندا ترے آگے ہم اپنا سر جھکاتے ہیں ✦ تجھی کو پوجتے ہیں بس تجھی سے لو لگاتے ہیں
خداوندا تجھی سے چاہتے ہیں ہم مددگاری ✦ تجھے آتی ہے اپنے آرزومند کی دلداری
دکھا دے ہم کو سیدھی راہ سیدھی راہ پر لے چل ✦ جنہیں تو نے نوازا ہے انہی کی راہ پر لے چل
نہ اُن کی راہ پر لے چل خدائی مار ہے جن پر ✦ تری پھٹکار ہے جن پر تری دھتکار ہے جن پر
نہ اُن کی راہ پر لے چل بھٹک کر رہ گئے ہیں جو ✦ ملمّع کی طرح چمکے چمک کر رہ گئے ہیں جو

قطعہ

میرے آقاؐ کا تو مجھ پر اتنا کرم تھا
کہ بھر دیا دامن پھیلانے سے پہلے
یہ اتنا کرم کیوں، یہ کیا سلسلہ ہے
نشہ رنگ لایا، پلانے سے پہلے

(حضرت نانوتویؒ)

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

(از: شیخ العرب والعجم حضرت اقدس حاجی امداد اللہ مہاجر مکی تھانویؒ)

ولادت ۱۲۳۳ھ-۱۸۱۸ء وفات ۱۳۱۷ھ-۱۸۹۹ء

الٰہی میں ہوں بس خطا وار تیرا ◆ مجھے بخش، ہے نام غفار تیرا
الٰہی بتا چھوڑ سرکار تیری ◆ کہاں جائے اب بندۂ لاچار تیرا
نگاہِ کرم ٹک بھی کافی ہے تیری ◆ میں ہوں گر چہ بندہ بہت خوار تیرا
دوا یا رضا کیا کروں میں الٰہی ◆ کہ دار و بھی تیری اور آزار تیرا
مرضِ لا دوا کی دوا کس سے چاہوں ◆ تو شافی ہے میرا میں بیمار تیرا
الٰہی میں سب چھوڑ گھر بار اپنا ◆ لیا ہے پکڑ اب تو دربار تیرا
سوا تیرے کوئی نہیں اپنا یارب ◆ تو مولا ہے میں عبدِ بے کار تیرا
کہاں جائے جس کا نہیں کوئی تجھ بن ◆ کیسے ڈھونڈے جو ہو طلب گار تیرا
رہے گا نہ کچھ نقد عصیاں سے میرا ◆ لگے گا جو رحمت کا بازار تیرا
سدا خوابِ غفلت میں سوتا رہا میں ◆ نہ اک دم ہوا آہ بیدار تیرا
چلا نفس و شیطاں کے احکام پر میں ◆ نہ مانا کوئی حکم زنہار تیرا
مری مشکلیں ہوویں آسان یک دم ◆ جو ہووے کرم مجھ پہ اک بار تیرا
خبر لیجو اس دن بھی میری الٰہی ◆ کھلے جب کہ بخشش کا بازار تیرا
گنہ میرے حد سے زیادہ ہیں یارب ◆ مجھے چاہئے رحم بسیار تیرا
الٰہی رہے وقت مرنے کے جاری ◆ بتصدیق دل لب پہ اقرار تیرا
تو میرا میں تیرا، میں تیرا تو میرا ◆ ترا فضل میرا، مرا کار تیرا
کوئی تجھ سے کچھ کوئی کچھ چاہتا ہے ◆ میں تجھ سے ہوں یارب طلب گار تیرا
اٹھا غم، رکھ امید، امداد حق سے ◆ تجھے غم ہے کیا رب ہے غمخوار تیرا
الٰہی ہو میری مناجات مقبول ◆ کہ رد کرنا ہرگز نہیں کار تیرا

ذاتِ مقدس جل جلالہٗ

(از: قطبِ عالم امام حریت شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب عثمانی دیوبندیؒ)

سابق سرپرست شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند

ولادت ۱۲۶۸ھ-۱۸۵۱ء وفات ۱۳۳۹ھ-۱۹۲۰ء

سب مراتب ہیں تیری ذاتِ مقدس سے ورے
کس زباں سے کہوں ہے مرتبہ اعلیٰ تیرا

نورِ خورشید چمکتا ہے ہر ایک ذرہ میں
چشمِ بینا ہے تو ہر شے میں ہے جلوہ تیرا

بیمِ دوزخ ہے اُسے اور نہ شوقِ جنت
جس کو مطلوب ہے اک درد کا ذرہ تیرا

تیرے دیوانوں کو کیا قید علائق سے گزند
دونوں عالم سے بھی آزاد ہے بردا تیرا

ہم سیہ بخت اگر ایسے ہی ناکام رہے
کیسے جانیں گے کہ کیا فضل ہے ربا تیرا

(خلیفہ مجاز) شیخ العرب والعجم سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی تھانویؒ وفات ۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء

حمد باری تعالیٰ

(از: مفسر قرآن فقیہ ملت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی دیوبندیؒ)

سابق صدر مفتی اعظم دار العلوم دیوبند

ولادت ۱۳۱۴ھ-۱۸۹۶ء ۱۳۹۷ھ-۱۹۷۶ء

ترا آئینۂ عالمِ رنگ و بو ہے ✦ جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے
ہزاروں حجاب اور اس پر یہ عالم ✦ کہ چرچا تیرا جا بجا کو بہ کو ہے
ثناء خواں ترا دہر کا ذرہ ذرہ ✦ سبھی کی زباں پر تری گفتگو ہے
جمالِ ازلِ قدرتِ مطلقہ کی ✦ شہادت سے معمور ہر چار سو ہے
تیرے فضل ورحمت نے بخشا ہے سب کچھ ✦ بس اب تو مری ایک ہی آرزو ہے
کہ کردے مجھے ایسے بندوں میں شامل ✦ کہ اشک سحر گاہ جن کا وضو ہے
بجاہِ شفیع حبیب دو عالمؐ ✦ کہ جو عالم کون کی آبرو ہے
شفیعؔ گناہگار و خستہ بھی حاضر! ✦ بامید عفو و کرم رو برو ہے

خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ سابق سرپرست دار العلوم دیوبند وفات ۱۳۶۲ھ-۱۹۴۳ء

حمد باری تعالیٰ

(از: حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب غوریؒ)

ولادت ۱۳۰۱ھ-۱۸۸۴ء ۱۳۶۳ھ-۱۹۴۴ء

دنیا سے اس طرح ہو رخصت غلام تیرا ✦ ہو دل میں یاد تیری ہو لب پہ نام تیرا
ہر ما سوا سے غافل شوقِ لقا میں تیرے ✦ ہو جان و دل سے حاضر سن کر پیام تیرا
ہے خوبیٔ دو عالم اک حسن خاتمہ پر ✦ کرنا سر اس مہم کا ادنیٰ ہے کام تیرا
رگ رگ میں مرتے دم ہو صدقِ یقیں کے باعث تیرے نبیؐ کی رفعت اور احترام تیرا
منکر نکیر آ کر دے جائیں یہ بشارت ✦ تجھ کو رہے مبارک حسنِ ختام تیرا
رحمت سے بخش دینا میرے گناہ سارے ✦ روزِ جزا نہ دیکھوں میں انتقام تیرا
ہوں ارذلِ خلائق اشرف کا واسطہ ہو ✦ شافع ہو جو نبیؐ ہے خیرا الانام تیرا
دینا جگہ مجھے بھی بندوں میں خاص اپنے ✦ جب منعقد ہو یارب دربارِ عام تیرا
اپنے کرم سے کرنا مجھ کو بھی ان میں شامل ✦ جن پر عذاب یارب ہوگا حرام تیرا
اوروں کے آگے رسوا کرنا نہ مجھ کو مولیٰ ✦ آگے ترے خجل ہے عاصی غلام تیرا
محشر میں ہو پہنچ کر اس تشنہ لب کو حاصل ✦ تیرے نبی کے ہاتھوں کوثر کا جام تیرا
جنت میں چشمِ حیرت ہو شاد کام میری ✦ جلوہ رہے میسّر اس کو مدام تیرا
ہو جملہ انبیاءؑ پر اصحابؓ و اولیاءؒ پر ✦ دائم صلوٰۃ تیری پیہم سلام تیرا

دونوں جہاں کا دکھڑا مجذوب رو چکا ہے
اب آگے فضل کرنا یارب ہے کام تیرا

خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ وفات ۱۳۶۲ھ-۱۹۴۳ء

حمد باری تعالیٰ

یار رہے یارب! تو میرا

(از: حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب غوریؒ، خلیفہ حضرت تھانویؒ)

ولادت ۱۳۰۱ھ-۱۸۸۴ء وفات ۱۳۶۳ھ-۱۹۴۴ء

یار رہے یارب! تو میرا اور میں تیرا یار رہوں ✦ مجھ کو فقط تجھ سے ہو محبت، خلق سے میں بیزار رہوں

ہر دم ذکر و فکر میں تیرے مست رہوں سرشار رہوں ✦ ہوش رہے نہ مجھ کو کسی کا، تیرا اگر ہوشیار رہوں

اب تو رہے بس تادمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ

لا الٰہ الاّ اللّٰہ، لا الٰہ الاّ اللّٰہ

تیرے سوا معبودِ حقیقی، کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ✦ تیرے سوا مقصودِ حقیقی، کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

تیرے سوا موجودِ حقیقی، کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ✦ تیرے سوا مشہودِ حقیقی، کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

اب تو رہے بس تادمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ

لا الٰہ الاّ اللّٰہ، لا الٰہ الاّ اللّٰہ

دونوں جہاں میں جو کچھ ہے سب ہے تیرے زیرِ نگیں ✦ جن و انس و حور ملائک، عرش و کرسی چرخ و زمیں

کون و مکاں میں لائقِ سجدہ تیرے سوا اے نورِ مبیں ✦ کوئی نہیں ہے، کوئی نہیں ہے کوئی نہیں ہے کوئی نہیں

اب تو رہے بس تادمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ

لا الٰہ الاّ اللّٰہ، لا الٰہ الاّ اللّٰہ

تیرا گدا بن کر میں کسی کا دستِ نگر اے شاہ نہ ہوں ✦ بندۂ مال و زر نہ بنوں میں طالب عز و جاہ نہ ہوں

راہ پہ تیری پڑ کے قیامت تک میں کبھی بے راہ نہ ہوں ✦ چین نہ لوں میں جب تک رازِ وحدت سے آگاہ نہ ہوں

اب تو رہے بس تادمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ

لا الٰہ الاّ اللّٰہ، لا الٰہ الاّ اللّٰہ

یاد میں تیری سب کو بھلا دوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے ✦ تجھ پر سب گھر بار لٹا دوں، خانۂ دل آباد رہے

سب خوشیوں کو آگ لگا دوں، غم سے تیرے دل شاد رہے ✦ سب کو نظر سے اپنی گرا دوں تجھ سے فقط فریاد رہے

اب تو رہے بس تادمِ آخر وردِ زباں اے میرے اللہ

لا الٰہ الاّ اللّٰہ، لا الٰہ الاّ اللّٰہ

شواہدِ قدرت

(از: پیر طریقت رہبر شریعت فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ)
سابق شیخ الحدیث وصدر مفتی دار العلوم دیوبند وسابق صدر مفتی جامعہ مظاہر علوم، سہارنپور

ولادت ۱۳۲۵ھ - ۱۹۰۷ء وفات ۱۴۱۷ھ - ۱۹۹۶ء

قرآں کے سپاروں میں ✦ احساں کے اشاروں میں
ایماں کے سنواروں میں ✦ معصوم پیاروں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

صدیقؓ کی شفقت میں ✦ فاروقؓ کی سطوت میں
عثمانؓ کی عفت میں ✦ کرارؓ کی ہیبت میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

احمدؒ کی روایت میں ✦ مالکؒ کی درایت میں
سفیانؒ کی ثقاہت میں ✦ نعمانؒ کی فقاہت میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

ماثور دعاؤں میں ✦ منثور ثناؤں میں
مامون ہواؤں میں ✦ مسحور فضاؤں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

خلیفہ مجاز شیخ المشائخ امام المحدثین حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ سابق شیخ الحدیث جامعہ مظاہر علوم سہارنپور وفات ۱۴۰۲ھ - ۱۹۸۲ء

خورشید کے تاروں میں ✦ راتوں کے ستاروں میں
آنکھوں کے خماروں میں ✦ یاروں کے نظاروں میں
میں بنے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

برکھا کی پھواروں میں ✦ ساون کی بہاروں میں
پودوں کی قطاروں میں ✦ کوئل کی پکاروں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

ہر قطرۂ باراں میں ✦ ہر ذرۂ تاباں میں
ہر برگِ گلستاں میں ✦ ہر روئے درخشاں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

گلزار میں، خاروں میں ✦ کہسار میں، غاروں میں
گنبد میں، مناروں میں ✦ خلوت میں، ہزاروں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

عطارؒ میں، جامیؒ میں ✦ رومیؒ میں، حسامیؒ میں
خسروؒ میں، نظامیؒ میں ✦ سعدیؒ میں سنائیؒ میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

تذکیر غزالی میں ✦ تحریر کمالی میں
تفسیر جلالی میں ✦ تصویر خیالی میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

تکبیر بلالیؓ میں ◆ شمشیر ہلالی میں
تعمیر عوالی میں ◆ تنویر معالی میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

قاریؒ کی تلاوت میں ◆ قاضیؒ کی عدالت میں
مفتیؒ کی دیانت میں ◆ غازیؒ کی شہادت میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

زاہدؒ کی رداؤں میں ◆ عابدؒ کی صداؤں میں
ساجد کی نداؤں میں ◆ شاہد کی اداؤں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

خالدؓ کی شجاعت میں ◆ حاتمؒ کی سخاوت میں
سحبان کی بلاغت میں ◆ مجنوں کی نقاہت میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

محفل کے چراغوں میں ◆ انگور کے باغوں میں
سرشار دماغوں میں ◆ ہر قلب کے داغوں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

لیلیٰ کی ملاحت میں ◆ شیریں کی صباحت میں
نغمہ کی نزاکت میں ◆ سعدی کی نظافت میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

سینا کے پہاڑوں میں ◆ چنیا کے اکھاڑوں میں
قیسنہ کے بگاڑوں میں ◆ نینا کے بچھاڑوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

پُر جوش شرابوں میں ◆ پُر سوز کبابوں میں
پُر رنگ گلابوں میں ◆ پُر کیف حبابوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

ہر لحنِ حجازی میں ◆ ہر نقشِ مجازی میں
ہر حسن طرازی میں ◆ ہر عشقِ نوازی میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

دل دوز نگاہوں میں ◆ دل سوز کراہوں میں
بے تاب تباہوں میں ◆ مہجور کی آہوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

صحرا کے غزالوں میں ◆ دریا کے اُچھالوں میں
بطحا کے نرالوں میں ◆ طیبہ کے اُجالوں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

گنگوہ کے رہبر میں ◆ اجمیر کے دلبر میں
سرہند کے سرور میں ◆ کشمیر کے انورؒ میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

برہانؒ میں کبیریؒ میں ◆ میزاں میں اثیری میں
وجلال میں جریری میں ◆ شاداں میں دبیری میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

اوضاعِ سریریؒ میں ◆ اشجاعِ حریری میں
اشعارِ نظیری میں ◆ افکارِ نصیری میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

سلمہؓ میں فزاریؓ میں ◆ عروہؓ غفاریؓ میں
مسلمؒ میں، بخاریؒ میں ◆ سالم میں بہاریؒ میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

استاد کے ہنٹر میں ◆ صیاد کے منتر میں
فصاد کے نشتر میں ◆ جلاد کے خنجر میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

صندل میں چنبیلی میں ✦ عطّار میں تیلی میں
پھاٹک میں حویلی میں ✦ میرٹھ میں بریلی میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

دہلی کے رنگیلوں میں ✦ لکھنؤ کے چھبیلوں میں
'کوکن' کے نشیلوں میں ✦ سورت کے رسیلوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

بنگال کے بالوں میں ✦ لبنان کے لالوں میں
سوڈان کے کالوں میں ✦ گجرات کے گالوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

بچپن میں، جوانی میں ✦ شاہی میں شبانی میں
آزاد بیانی میں ✦ یا بندِ زبانی میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

زلفوں کی اسیری میں ✦ ماتھے کی لکیری میں
ثروت میں، فقیری میں ✦ حلوے میں، خمیری میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

تسبیح کے دانوں میں ✦ ترجیل کے شانوں میں
سجدے کے نشانوں میں ✦ خاموش فسانوں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

تعبیر منامی میں ✦ تعطیر انامی میں
تفسیر تعالی میں ✦ تقریر کلامی میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

یونسؑ کے سفینے میں ✦ منصور کے سینے میں
خاتم میں نگینے میں ✦ طائف میں مدینے میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

محراب میں، منبر میں ✦ میزاب میں، فلٹر میں
کم خواب میں، کھدر میں ✦ سیماب میں، سلور میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

شمشاد میں شوشن میں ✦ آزاد میں، ٹنڈن میں
نیپال میں، لندن میں ✦ سسرال میں سمدن میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

ہر ماہ کے مہماں میں ✦ ہر قلب کے ارماں میں
ہر درد کے درماں میں ✦ ہر شاہ کے فرماں میں

میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

لبیک صباحی میں ◆ ظہر کی اذانی میں
چھاگل میں، صراحی میں ◆ مرکز میں، نواحی میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

روزوں میں، نمازوں میں ◆ عیدوں میں، جنازوں میں
ریلوں میں، جہازوں میں ◆ نازوں میں نیازوں میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

ذاکر میں، مراقب میں ◆ زائر میں، مصاحب میں
ناظر میں، محاسب میں ◆ غافر میں معاقب میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

اذکار نواوی میں ◆ آثار سخاوی میں
اسرارِ مناوی میں ◆ انظار طحاوی میں
میں نے تمہیں دیکھا ہے
میں نے تمہیں دیکھا ہے

حمد باری تعالیٰ

(از: حضرت مولانا افضال الحق صاحب جوہرؔ قاسمی اعظمی)

سابق صدر تنظیم ابنائے قدیم دارالعلوم دیوبند

ولادت ۱۳۴۰ھ-۱۹۲۱ء وفات ۱۴۳۵ھ-۲۰۱۳ء

ہر اندھیرے سے ابھرتا ہے اجالا تیرا ◆ بے سہاروں کو بھی ملتا ہے سہارا تیرا

عشق کی وادی و کہسار میں جلوہ تیرا ◆ حسن کے کوچۂ و بازار میں سودا تیرا

رنگ بھرتا ہوں ہر افسانے میں خاکہ تیرا ◆ زندگی کیا ہے عمارت مری، نقشہ تیرا

تیرے فرمان کی تعمیل ہے سجدہ تیرا ◆ ہر اشارے پہ جو مٹ جائے وہ بندہ تیرا

جیسی راہوں سے بھی لایا مجھے جذبہ تیرا ◆ میرے لب پہ کبھی آیا نہیں شکوہ تیرا

میرے مالک مری تقدیر بنانے والے ◆ میری ہستی کا ہر اک موڑ ہے منشا تیرا

دولت وعظمت وشوکت کے صنم خانوں سے ◆ اٹھ گیا جھاڑ کے دامن کوئی بندہ تیرا

مجھ گنہگار پہ اٹھ جائے محبت کی نظر ◆ حاصل عمر سمجھتا ہوں وہ لمحہ تیرا

بن تو جاتے ہیں تراشے ہوئے اصنام خدا ◆ مجھ سے ہوگا نہ کسی اور کو سجدہ تیرا

زندگی میں کئی پیوند لگا دیتے ہیں ◆ جانے کس ہاتھ سے لگ جائے تراشہ تیرا

علم دیں، دولت کونین سمجھتا ہوں اسے ◆ لٹ نہ جائے کہیں دنیا میں یہ سودا تیرا

غیرتِ علم تری آن نہ جانے پائے ◆ دب نہ جائے کسی فرعون سے موسیٰ تیرا

ان کی کھیتی پہ برس جائے اگر ابر کرم ◆ لہلہا اٹھے زمانے میں یہ پودا تیرا

کل کی باتوں سے بھی اٹھتا نہیں پردہ جوہر

حل نہیں ہوگا زمانے سے معمہ تیرا

حمد و ثنا

(از: حضرت مولانا نسیم احمد صاحب غازی مظاہری بجنوری دامت برکاتہم)
شیخ الحدیث جامع الہدیٰ، گل شہید، مراد آباد

تجھ ہی سے ابتداء ہر چیز کی ہے منتہی تو ہے
ازل سے تا ابد بے ابتداء و انتہا تو ہے

تو ہی اول، تو ہی آخر، تو ہی ظاہر، تو ہی باطن
تجھ ہی کو حمد زیبا ہے کہ ہم سب کا خدا تو ہے

بقا تجھ کو، فنا مجھ کو، ثنا تیری زباں میری
میں فانی بے بقا ہوں، ذاتِ باقی لافنا تو ہے

تری حمد و ثنا سے عجز کا اقرار ہے سب کو
ترے اوصاف بے پایاں، ازل سے ہے سدا تو ہے

تو واجب ہے، تری تعریف ممکن سے ہے ناممکن
تو ہی رب العلیٰ ہے، عقل سے بھی ماورا تو ہے

چھپا ہے ساری خلقت سے مگر پھر بھی عیاں تو ہے
سبھی سے ہے ملا تو اور ہر شے سے جدا تو ہے

تری توحید کے جلوے عیاں ہیں ذرہ ذرہ میں
ہوا جو منکر و مشرک بجا اس سے خفا تو ہے

مجھے حیرت ہے تیرا کس طرح انکار کرتے ہیں
جدھر دیکھو، جہاں دیکھو، وہیں جلوہ نما تو ہے

تری توحید کی صورت، خدایا نور آنکھوں کا
مرے اس شیشۂ دل میں فقط جلوہ نما تو ہے

مجھے اوروں سے کیا مطلب، تجھ ہی سے واسطہ مجھ کو
نسیمِ زار کے غم کی دوا اور مدعا تو ہے

خلیفہ مجاز عارف باللہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمیؒ، سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند

شانِ جلّ جلالہٗ

(از: حضرت مولانا عبدالعزیز ظفؔر قاسمی جنکپوری مدظلہٗ)
امام وخطیب شاہی مسجد، فرینڈس کالونی، نئی دہلی

ترے جلوے بکھرے ہیں کو بکو، تری شان جلّ جلالہٗ
ہے ہر ایک ذرہ میں تو ہی تو، تری شان جلّ جلالہٗ

ہے جہاں میں ترا ہی رنگ و بو، تری شان جلّ جلالہٗ
کہ ہر ایک شے سے عیاں ہے تو، تری شان جلّ جلالہٗ

ترا ذکرِ خیر ہے چار سو، تری شان جلّ جلالہٗ
ہے ہر ایک زباں پہ تو ہی تو، تری شان جلّ جلالہٗ

تجھے ڈھونڈنے کے لئے پھرا، میں سرائے دہر میں دربدر
رہی عمر بھر تری جستجو، تری شان جلّ جلالہٗ

وہ بشر ہو، جن ہو، یا حور ہو، یا ملائکہ کا ہجوم ہو
ہے زبانِ خلق پہ تو ہی تو، تری شان جلّ جلالہٗ

تو ہی بلبلوں کی نواؤں میں، تو ہی قمریوں کی صداؤں میں
ترا نام پاک ہے سو بسو، تری شان جلّ جلالہٗ

تجھے ہم نے دیکھا چمن چمن، تجھے ہم نے پایا دمن دمن
ہے ہر ایک سو ترا رنگ و بو، تری شان جلّ جلالہٗ

ہے کہاں یہ تاب بیاں کروں، ترے وصف ذات کو اے خدا
ہے کجا یہ خاک، کجا ہے تو، تری شان جلّ جلالہٗ

مجھے ناز ہے ترے فضل پر، ہے امید رحمتِ خاص سے
کہ رحیم تو ہے رؤف تو، تری شان جلّ جلالہٗ

مجھے تجھ سے نسبتِ خاص ہے، مرا تکیہ تیرے کرم پہ ہے
ترے نام سے مری آبرو، تری شان جلّ جلالہٗ

ہے دعا یہ عرصۂ حشر میں، ہو ظفؔر پہ چشمِ کرم تری
مرا سجدہ ہو ترے روبرو، تری شان جلّ جلالہٗ

حمد باری تعالیٰ

(از: حضرت مولانا سید نسیم اختر شاہ قیصر صاحب دامت برکاتہم)
استاذ دار العلوم وقف دیوبند

ولادت ۱۳۷۹ھ - ۱۹۶۰ء

جذبِ دل کی پکار لکھتا ہوں
حمدِ پروردگار لکھتا ہوں

خالقِ دو جہاں ہے رب میرا ✦ وہ کسی سے نہیں ہوا پیدا
جگ میں ثانی نہیں کوئی اس کا ✦ اس کو با اقتدار لکھتا ہوں
حمدِ پروردگار لکھتا ہوں

وہ بڑا ہے بڑی ہے بات اس کی ✦ مرکزِ آگہی ہے ذات اس کی
اور ہے ساری کائنات اس کی ✦ میں یہی بار بار لکھتا ہوں
حمدِ پروردگار لکھتا ہوں

وہ شہنشاہ ہے فقیر ہیں سب ✦ دامِ تخلیق میں اسیر ہیں سب
وہ ہی برتر ہے اور حقیر ہیں سب ✦ اس کو ہی تاج دار لکھتا ہوں
حمدِ پروردگار لکھتا ہوں

اپنے رب کو میں اپنے داتا کو ✦ اپنے مشفق کو اپنے مولا کو
در حقیقت میں اپنے آقا کو ✦ صاحبِ اختیار لکھتا ہوں
حمدِ پروردگار لکھتا ہوں

میرے مالک نے انبیاء بھیجے ✦ اولیاءؒ اور مقتدا بھیجے
دینِ فطرت کے رہنما بھیجے ✦ اُن کو عالی وقار لکھتا ہوں
حمدِ پروردگار لکھتا ہوں

مصطفےٰ لے کے آئے اس کا کلام ✦ ان پہ بھیجو درود اور سلام
راز ہے معتبر انہی کا پیام ✦ میں انہیں شاہکار لکھتا ہوں
حمدِ پروردگار لکھتا ہوں

حفید ارجمند امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، سابق شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند وفات ۱۳۵۲ھ - ۱۹۳۳ء

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

(از: حضرت مولانا سید عبد العزیز ظفرؔ قاسمی جنکپوری قاسمی)

یارب مجھے دنیا میں ہر گام پہ چمکادے ✦ ہر منزلِ مقصد پر، آسانی سے پہنچا دے
وہ دولتِ ایماں دے، باطل کو جو شرمادے ✦ وہ نور عطا کر دے، عالم کو جو چمکادے
نالوں میں اثر وہ دے، جو عرش کو لرزادے ✦ وہ سوزِ محبت دے، جو قلب کو گرمادے
وہ عشق کی دولت دے جو روح کو تڑپادے ✦ وہ جذبۂ صادق دے، منزل پہ جو پہنچا دے
صدیقؓ کا ایماں دے، عالم کو جو چمکادے ✦ انصاف عمرؓ کا دے، جو ظلم کو دفنادے
عثمانؓ سا عطا کر دے، وہ حلم و حیا مجھکو ✦ جو فرش کو رونق دے اور عرش کو شرمادے
وہ قوتِ حیدرؓ دے، باطل کو جو لرزادے ✦ وہ جرأتِ خالدؓ دے، جو کفر کو تھرادے
وہ عشقِ بلالؓ دے، جو ظلم کو شرمادے ✦ زنجیر غلامی کی جو توڑ کے، دکھلادے

جس راہ پہ چلنے سے حاصل ہو ظفرؔ مندی
اس راہِ صداقت کو یارب مجھے دکھلادے

یارسولؐ

(از: شیخ العرب والعجم سید الطائفہ حضرت اقدس حاجی امداد اللہ مہاجر مکی تھانویؒ)

کر کے نثار آپ پہ گھر بار یارسولؐ ✦ اب آ پڑا ہوں آپ کے دربار یارسولؐ
عالم نہ متقی ہوں، نہ زاہد نہ پارسا ✦ ہوں امتی تمہارا گنہگار یارسولؐ
دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپ کا ✦ کیا غم ہے گرچہ ہوں میں بہت خوار یارسولؐ
ذات آپ کی تو رحمت و شفقت سر بسر ✦ میں گر چہ ہوں تمام خطاوار یارسولؐ
کیا ڈر ہو اس کو لشکرِ عصیان و جرم سے ✦ تم سا شفیع جب ہو مددگار یارسولؐ
ہو آستانہ آپ کا امداد کی جبیں ✦ اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یارسولؐ

ثنائے رب العالمین جل جلالہٗ

(از: حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب واصفؔ دہلویؒ)

سابق مہتمم مدرسہ امینیہ، دہلی

وفات ۱۴۰۷ھ - ۱۹۸۷ء

تیری شان کے ہو لائق، وہ ثنا کہاں سے لاؤں
تجھے آئے پیار جس پر، وہ ندا کہاں سے لاؤں

نہ ہو لب پہ کوئی شکوہ، وہ رضا کہاں سے لاؤں
کوئی سن سکے نہ جس کو وہ صدا کہاں سے لاؤں

ملکوت کے عنادل، جسے سن کے جھوم اٹھیں
وہ ترانہ کس سے سیکھوں، وہ نوا کہاں سے لاؤں

تیرے آستاں سے اٹھوں، تو میں جاؤں کس کے در پر
جو ہو بے مثال تجھ سا، وہ خدا کہاں سے لاؤں

دلِ زار کی کہانی، میں سناؤں کس کو یارب!
وہ سماں شکستگی کا، وہ صدا کہاں سے لاؤں

یہ وسیع صحنِ گلشن، ہے قفس سے بڑھ کے واصفؔ
یہ سوادِ کوئے جاناں، وہ فضا کہاں سے لاؤں

خلف الرشید مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ وفات ۱۳۷۲ھ - ۱۹۵۲ء

چلو مدینے، چلو مدینے

(از: شیخ العرب والعجم سید الطائفہ حضرت اقدس حاجی امداداللہ مہاجر مکی تھانوی ؒ)

ولادت ۱۲۳۳ھ-۱۸۱۸ء وفات ۱۳۱۷ھ-۱۸۹۹ء

کہے ہے شوق نبیؐ یہ آکر چلو مدینے چلو مدینے
میں دل سے ہوں گا تمہارا، رہبر چلو مدینے چلو مدینے

صبا بھی لانے لگی اب تو اب تو نسیم طیبہ نسیم طیبہ
کہے ہے شوق اب ہوا میں اڑ کر چلو مدینے چلو مدینے

خدا کے گھر میں تو رہ چکے ہیں ہم اب عمر اپنی ہوئی ہے آخر
مریں گے اب تو نبیؐ کے در پر چلو مدینے چلو مدینے

تو در بدر کیوں پھرے ہے مارا جو دونوں عالم کی چاہے دولت
تو سر قدم ہو کے ورد یہ کر چلو مدینے چلو مدینے

یہ جذب عشق محمدیؐ ہے دلوں کو امت کے کھینچتا ہے
کہے ہے ہر دل جو ہو کے مضطر، چلو مدینے چلو مدینے

جو کفر وظلم وفساد وعصیاں ہر اک جگہ سے ہوئے نمایاں
تو دین اسلام اٹھے یہ کہہ کر چلو مدینے چلو مدینے

ہلاکت امداد اب تو آئی جو فوجِ عصیاں نے کی چڑھائی
نجات چاہو تو اے برادر چلو مدینے چلو مدینے

خلیفہ مجاز قطب العالم عارف باللہ حضرت میاں جی نور محمد علوی جھنجھانوی ؒ وفات ۱۲۵۹ھ-۱۸۴۳ء

اُمیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید یہ ہے

(از: حجۃ الاسلام تاج العلماء امام اکبر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ)

بانی وسرپرست اوّل دارالعلوم دیوبند و بانی جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد

ولادت ۱۲۴۸ھ-۱۸۳۲ء وفات ۱۲۹۷ھ-۱۸۸۰ء

نہ ہووے نغمہ سرا کس طرح سے بلبل زار ◆ کہ آئی ہے نئے سرے سے چمن چمن میں بہار

ہر اک کو حسب لیاقت بہار دیتی ہے ◆ کسی کو برگ کسی کو گل اور کسی کو بار

کیا ہے بھیج کے سیل آب چاہ کو معزول ◆ بجائے باد صبا بوئے گل ہے کارگزار

کریں ہیں مرغ چمن سارے مشق موسیقی ◆ کہ گاتے ہیں انہیں اس سال شوق میں ملار

بہار گل کی خبر سن کے چھڑکے ہے پانی ◆ سحاب سبزۂ پژمردہ پر کہ ہو ہوشیار

پھریں ہیں کھیلتے آب رواں و باد صبا ◆ کھلیں ہیں غنچے ہنسیں گل اور خوش ہے ہزار

خوشی سے مرغ چمن ناچ ناچ گاتے ہیں ◆ کف ورق سے بجاتے ہیں تالیاں اشجار

اچھلتے ہیں کہیں دیکھا اک طرف کو فوارے ◆ کہیں ہیں کودتے اونچے سے آب پر اشمار

کرے ہے ذرہ کوئے محمدیؐ سے خجل ◆ فلک کے شمس و قمر کو زمین لیل و نہار

فلک پہ عیسیٰ و ادریس ہیں تو خیر سہی ◆ زمین پہ جلوہ نما ہیں محمدؐ مختار

فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانی احمدؐ ◆ زمین پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدیؐ سرکار

نثار کیا کروں مفلس ہوں نام پر اس کے ◆ فلک سے عقد ثریا لوں دے اگر وہ ادھار

ثنا کر اس کی فقط قاسم اور سب کو چھوڑ ◆ کہاں کا سبزہ کہاں کا چمن کہاں کی بہار

ثنا کر اس کی اگر حق سے کچھ لیا چاہے ◆ تو اس سے کہہ اگر اللہ سے ہے کچھ درکار

الٰہی کس سے بیاں ہو سکے ثنا اس کی ◆ کہ جس پہ ایسا تیری ذات خاص کا ہو پیار

جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو ◆ نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار

کہاں وہ رتبہ کہاں عقل نارسا اپنی ✦ کہاں وہ نورِ خدا اور کہاں یہ دیدۂ زار
چراغ عقل ہے گل اس کے نور کے آگے ✦ زباں کا منہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار
جہاں کے جلتے ہوں پر عقل کل کے بھی پھر کیا ✦ لگی ہے جان جو پہنچیں وہاں مرے افکار
مگر کرے میری روح القدس مددگاری ✦ تو اس کی مدح میں میں بھی کروں رقم اشعار
جو جبرئیل مدد پر ہو فکر کی میرے ✦ تو آگے بڑھ کے کہوں اے جہاں کے سردار
تو فخر کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں ✦ امیرِ لشکر پیغمبراں شہِ ابرار
خدا تیرا، تو خدا کا حبیب اور محبوب ✦ خدا ہے آپ کا عاشق تم اس کے عاشق زار
تو بوئے گل ہے اگر مثل گل ہیں اور نبیؐ ✦ تو نورِ شمس گر اور انبیاء ہیں شمسِ نہار
حیاتِ جان ہے تو ہیں، اگر وہ جانِ جہاں ✦ تو نور دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدۂ بیدار
طفیل آپؐ کے ہے کائنات کی ہستی ✦ بجا ہے کہئے اگر تم کو مبدأ الآثار
جلوہ میں ترے سب آئے عدم سے تا بہ وجود ✦ قیامت آپ کی تھی دیکھئے تو اک رفتار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں ✦ ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار
گرفت ہو تو تیرے ایک بندہ ہونے میں ✦ جو ہو سکے تو خدائی کا اک تیری انکار
بجز خدائی نہیں چھوٹا تجھ سے کوئی کمال ✦ بغیر بندگی کیا ہے لگے جو تجھ کو عار
جو دیکھیں اتنے کمالوں پہ تیری یکتائی ✦ رہے کسی کو نہ وحدت وجود کا انکار
تو ہے آئینہ کمالات کبریائی کا ✦ وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جلوۂ دیدار
پہنچ سکا ترے رتبہ تلک نہ کوئی نبی ✦ ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار
جو انبیاءؑ ہیں وہ آگے تری نبوت کے ✦ کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار
لگاتا ہاتھ نہ پتلے کو بوالبشر کے خدا ✦ اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخرکار
خدا کے طالبِ دیدار حضرت موسیٰؑ ✦ تمہارا لیجئے خدا آپ طالب دیدار
کہاں بلندی طور اور کہاں تری معراج ✦ کہیں ہوئے ہیں زمیں آسماں بھی ہموار
جمال کو تیرے کب پہنچے حسن یوسفؑ کا ✦ وہ دل ربائے زلیخا تو شاہدِ ستار

اگر قمر میں کچھ آجائے تیرے چہرہ کا نور ◆ تو رات دن ہو اور آگے اس کے دن شب تار
جمال ہے ترا معنی حسن ظاہر میں ◆ کیا ہے معجزہ سے تو نے اپنے آپ کو اظہار
رہا جمال پہ تیرے حجابِ بشریت ◆ نہ جانا کون ہے تو کچھ کسی نے جز ستار
سوا خدا کے بھلا تجھ کو کیا کوئی جانے ◆ تو شمس نور ہے شپر نمط اولوالابصار
جو آئینہ میں پڑے عکس خیال کا تیرے ◆ تو رشک مہر کا ہو جائے مطلع الانوار
تمہارا خالِ قدم دیکھ رشک سے مہ کے ◆ جگر پہ داغ ہے سورج کو ہے عذاب النار
نہ بن پڑا وہ جمال آپ کا سا اک شب بھی ◆ قمر نے گو کہ کروڑوں کئے چڑھاؤ اتار
اگر پڑے ترے تلوے میں عکس سورج کا ◆ تو آگے نور قدم کے ہو تیرے خال شمار
سفید دیدۂ بے نور سا ہے دیدۂ خور ◆ بصیر ہونے کو تلوے کا تل ہے تیرے بکار
بنا شعاعوں کی جاروب تیرے کوچہ سے مہر ◆ کرے ہے دور اندھیرے کا روز گرد و غبار
اگر ترے رخِ روشن سے گل کو دوں تشبیہ ◆ شعاع مہر کو ہو آرزوئے منصبِ خار
مربی مہ و خور ذرے تیرے کوچہ کے ◆ معلم الملکوت آپؐ کا سگِ دربار
عجب نہیں تری خاطر سے تیری امت کے ◆ گناہ ہوویں قیامت کو طاعتوں میں شمار
خوشا نصیب یہ نسبت کہاں نصیب مرے ◆ تو جس قدر ہے بھلا میں برا اسی مقدار
نہ پہنچیں گنتی میں ہرگز ترے کمالوں کی ◆ میرے بھی عیب دوسرا شہِ ابرار
بکیں گے آپ کی امت کے جرم ایسے گراں ◆ کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم پہ ہوں گی نثار
کفیلِ جرم اگر آپؐ کی شفاعت ہو ◆ تو قاسمی بھی طریقہ ہو صوفیوں میں بے شمار
ترے بھروسے پہ رکھتا ہے غرور طاعت ◆ گناہ قاسم برگشتہ بخت بد اطوار
گناہ کیا ہے اگر کچھ گناہ کئے میں نے ◆ تجھے شفیع کہے کون گر نہ ہوں بدکار
تمہارے حرفِ شفاعت پہ عفو ہے عاشق ◆ اگر گناہ کو ہے خوفِ غصہ قہار
یہ سن کے آپ شفیعِ گناہگاراں ہیں ◆ کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار
ترے لحاظ سے اتنی تو ہوگئی تخفیف ◆ بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار

تو بخت بد کو ملے حق کے گھر سے بھی پھٹکار ✦ دعا تری مرے مطلب کی ہو اگر حامی
قضاء مبرم و مشروط کی سنیں نہ پکار ✦ یہ ہے اجابت حق کو تیری دعا کا لحاظ
جہاں کو تجھ سے، تجھے اپنے حق سے ہے سروکار ✦ خدا ترا تو جہاں کا ہے واجب الطاعت
تو کوئی اتنا نہیں جو کرے کچھ استفسار ✦ اگر جواب دیا بیکسوں کو تونے بھی
کرے گا یا نبی اللہ کیا مرے پہ پکار ✦ کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام
نگاہ لطف تری ہو نہ گر مری غم خوار ✦ دکھائے دیکھئے کیا اپنا طالع بدبیں
ترا کہیں، میں مجھے گو کہ ہوں میں ناہنجار ✦ براہوں بد ہوں گنہگار ہوں پر تیرا ہوں
پر تیرے نام کا لگنا مجھے ہے عز وقار ✦ لگے ہے سگ کو تیرے میرے نام سے گوعیب
تو سرورِ دو جہاں، میں کمینہ خدمت گار ✦ تو بہترین خلائق میں بدترین جہاں
اگر ہو اپنا کسی طرح تیرے در تک بار ✦ بہت دنوں سے تمنا ہے کیجئے عرض حال
کھوں میں کھول کے دل اور نکالوں دل کا بخار ✦ وہ آرزوئیں جو میں مدتوں سے دل میں بھری
جو اُڑ کے در تئیں پہنچوں تمہارے یا ہو سوار ✦ نہ جبرئیل کے پر ہیں، نہ ہے براق کوئی
تکے ہے تیری طرف کو یہ اپنا دیدۂ زار ✦ کشش پہ تیری لئے اپنا بار بیٹھے ہیں
نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی کار ✦ مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
کیا ہے سارے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار ✦ دیا ہے حق نے تجھے سب سے مرتبہ عالی
بنے گا کون ہمارا، ترے سوا غم خوار ✦ جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا
ہوا ہے نفس موا سانپ سا گلے کا ہار ✦ کیا ہے سگ نمط ابلیس نے میرا پیچھا
اسے سمجھاؤں میں یا ان سے آ کے ہوں دوچار ✦ وہ عقلِ بے خرد اپنی یہ زورِ حرص ہوا
ہزار طرح کے دنیا سے کہنہ سال سنگار ✦ دکھائے ہے مرے دل کے لبھانے کو ہردم
کرے ہے بخت زبوں ہر امید سے انکار ✦ اِدھر ہجوم تمنا اُدھر نصیبوں سے
جو تو ہی ہاتھ لگائے تو ہوئے بیڑا پار ✦ رجاو خوف کی موجوں میں ہے امید کی ناؤ
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار ✦ اُمیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی امید ہے یہ

جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں ◆ مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مرغ و مار
جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب مرے ◆ کہ میں ہوں اور سگانِ حرم کی تیرے قطار
اڑا کے باد مری مشتِ خاک کو پسِ مرگ ◆ کرے حضورؐ کے روضہ کے آس پاس نثار
ولے یہ رتبہ کہاں مشتِ خاک قاسم کا ◆ کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار
مگر نسیم مدینہ ہے گرد باد بنا ◆ کشاں کشاں مجھے لے جا جہاں ہے تیرا مزار
غرض نہیں مجھے اس سے بھی کچھ رہی لیکن ◆ خدا کی اور تری الفت سے میرا سینہ فگار
لگے وہ تیر غم عشق کا مرے دل میں ◆ ہزار پارہ ہو دل خون دل میں ہوں سرشار
لگے وہ آتش عشق اپنی جان میں جس کی ◆ جلا دے چرخ ستم گر کو ایک ہی جھونکار
صدائے صور قیامت ہو اپنا اک نالہ ◆ بجائے برق ہو اپنی ہی آہ آتش بار
چبھے کچھ ایسی مرے نوک خارِ غم دل میں ◆ کہ چھوٹے آنکھوں کے رستہ سے ایک لہو کی فوار
یہ ناتواں ہوں غم عشق میں جائے نکل ◆ ذرا بھی جان کو اوپر کا سانس دے جو سہار
تمہارے عشق میں رو رو کے ہوں نحیف اتنا ◆ کہ آنکھیں چشمۂ آبی سے ہوں درونِ غبار
یہ لاغری ہو کہ جانِ ضعیف کو دم نقل ◆ نہ ہووے ساتھ اٹھانا بدن کا کچھ دشوار
رہے نہ منصب شیخ المشائخی کی طلب ◆ نہ جی کو بھائے یہ دنیا کا کچھ بناؤ سنگار
ہوا اشارہ میں دو ٹکڑے جوں قمر کا جگر ◆ کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جا پار
یہ کیا ہے شور و غل اتنا سمجھ تو کچھ قاسم ◆ نہ کچھ بڑا ترا رتبہ نہ کچھ بلند تبار
تو تھام اپنے تئیں حد سے پا نہ دھر باہر ◆ سنبھال اپنے تئیں اور سنبھل کے کر گفتار
ادب کی جا ہے یہ چپ ہو تو اور زباں کر بند ◆ وہ جانے چھوڑ اسے پر نہ کر تو کچھ اصرار
دل شکستہ ضروری ہے جوشِ رحمت کو ◆ گرے ہے باز کہیں جب تلک نہ دیکھے شکار
وہ آپ رحم کریں گے مگر سنیں تو سہی ◆ شکستِ شیشۂ دل کی ترے کبھی جھنکار
بس اب درود پڑھ اس پہ اور اس کی آل پہ تو ◆ جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اس کی عترت اطہار
الٰہی اس پہ اور اس کی تمام آل پہ بھیج ◆ وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کو شمار

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا

(از: شمس العلماء حضرت مولانا الطاف حسین حالی پانی پتیؒ)

سابق رفیق مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

ولادت ۱۲۵۳ھ - ۱۸۳۷ء وفات ۱۳۳۳ھ - ۱۹۱۴ء

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا ◆ مرادیں غریبوں کی برلانے والا

مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا ◆ وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماویٰ

یتیموں کا والی، غلاموں کا مولیٰ

خطاکار سے درگذر کرنے والا ◆ بداندیش کے دل میں گھر کرنے والا

مفاسد کو زیر و زبر کرنے والا ◆ قبائل کا شیر و شکر کرنے والا

اُتر کر حرا سے سوئے قوم آیا

اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

مسِ خام کو جس نے کندن بنایا ◆ کھرا اور کھوٹا الگ کر دکھایا

عرب، جس پہ قرنوں سے تھا جہل چھایا ◆ پلٹ دی بس اک آن میں اُس کی کایا

رہا ڈر نہ بیڑے کو موجِ بلا کا

اِدھر سے اُدھر پھر گیا رخ ہوا کا

سبق پھر شریعت کا ان کو پڑھایا ◆ حقیقت کا گُر، ان کو اک اک بتایا

زمانے کے بگڑے ہوؤں کو بنایا ◆ بہت دن کے سوتے ہوؤں کو جگایا

کھلے تھے نہ جو راز اب تک جہاں پر

وہ دکھلا دیئے ایک پردہ اٹھا کر

سکھائی انہیں نوعِ انسانی پہ شفقت ◆ کہا ہے یہ اسلامیوں کی علامت
کہ ہمسایہ سے رکھتے ہیں وہ محبت ◆ شب و روز پہنچاتے ہیں ان کو راحت
وہ جو حق سے اپنے لئے چاہتے ہیں
وہی ہر بشر کے لئے چاہتے ہیں
دیئے پھیر دل ان کے مکر و دریا سے ◆ بھرا ان کے سینے کو صدق و وفا سے
بچایا انہیں کذب سے افترا سے ◆ کیا سرخ رو، خلق سے اور خدا سے
رہا قول حق میں کچھ کردیا ہے باک ان کو
بس ایک شوب میں کردیا پاک ان کو
جب امت کو سب مل چکی تھی حق کی نعمت ◆ ادا کرچکی فرض اپنا رسالت
رہی حق پہ باقی نہ بندوں کی حجت ◆ نبیؐ نے کیا خلق سے قصدِ رحلت
تو اسلام کی وارث اک قوم چھوڑی
کہ دنیا میں جس کی مثالیں ہیں تھوڑی

نعت شریف

(از: شمس العلماء حضرت مولانا الطاف حسین حالی پانی پتیؒ)

ولادت ۱۲۵۳ھ - ۱۸۳۷ء وفات ۱۳۳۳ھ - ۱۹۱۴ء

بنے ہیں مدحتِ سلطانِ دو جہاں کے لئے ◆ سخن زباں کے لئے اور زباں وہاں کے لئے
وہ شاہ جس کا عدو، جیتے جی جہنم میں ◆ عداوت اس کی، عذابِ الیم جاں کے لئے
وہ پھول جس سے ہوئی سعیِ باغباں مشکور ◆ رہی نہ آمد و رفتِ چمن خزاں کے لئے
نہ حرف و صوت میں وسعت نہ کام و لب میں سکت ◆ حقیقت شب معراج کے بیاں کے لئے
سمایا اس کا جو نقشِ قدم تصور میں ◆ ہجومِ شوق میں بوسے کہاں کہاں کے لئے
حریفِ نعت پیمبر نہیں سخن حالی ◆ کہاں سے لائیے اعجاز اس بیاں کے لئے

نعتِ سرورِ کونینؐ

(از: شمس العلماء حضرت مولانا شبلی نعمانی صاحب اعظمیؒ)

سابق استاذ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

ولادت ۱۲۷۴ھ-۱۸۵۷ء وفات ۱۳۳۲ھ-۱۹۱۴ء

جب کہ آمادہ خون ہوگئے کفار قریش ◆ لا جرم سرورِ عالمؐ نے کیا عزم سفر
کوئی نوکر تھا، نہ خادم، نہ برادر، نہ عزیز ◆ گھر سے نکلے بھی تو اس شان سے نکلے سرور
تین دن رات رہے ثور کے غاروں میں نہاں ◆ تھا جہاں عقرب وافعی کی حکومت کا اثر
بیم جاں، خوف عدو، ترک غذا، سختی راہ ◆ ان مصائب میں ہوئی اب شب ہجرت کی سحر
یہاں مدینے میں ہوا غل کہ رسولؐ آتے ہیں ◆ راہ میں آنکھ بچھانے لگے اربابِ نظر
یہاں مبارک کرے اے خاک حریم نبوی ◆ آج سے تو بھی ہوتی خاک حرم کی ہم سر

نعتِ رسولؐ

(از: رئیس الاحرار حضرت مولانا محمد علی جوہرؔ رامپوریؒ)

بانی و مدیر روز نامہ "ہمدرد" دہلی

ولادت ۱۲۹۶ھ-۱۸۷۸ء وفات ۱۳۵۰ھ-۱۹۳۱ء

تنہائی کے سب دن ہیں، تنہائی کی سب راتیں ◆ اَب ہونے لگی اُن سے خلوت میں ملاقاتیں
ہر لحظہ تشفی ہے، ہر آن تسلی ہے ◆ ہر وقت ہے دل جوئی ہر دم ہیں مداراتیں
کوثر کے تقاضے ہیں، تسلیم کے وعدے ہیں ◆ ہر روز یہی چرچے، ہر روز یہی باتیں
معراج کی سی حاصل، سجدوں میں ہے کیفیت ◆ اک فاسق و فاجر میں، اور ایسی کراماتیں
بے مایہ سہی لیکن، شاید وہ بلا بھیجیں ◆ بھیجی ہیں، درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

شافعِ محشر

(از: رئیس الاحرار حضرت مولانا محمد علی جوہر رامپوریؒ)

بانی و مدیر روزنامہ ''ہمدرد'' دہلی

ولادت ۱۲۹۶ھ - ۱۸۷۸ء وفات ۱۳۵۰ھ - ۱۹۳۱ء

تم یوں ہی سمجھنا کہ فنا میرے لئے ہے
پر غیب سے سامان بقا میرے لئے ہے

پیغام ملا تھا جو حسین ابنِ علیؓ کو
خوش ہوں وہی پیغام قضا میرے لئے ہے

کیا ڈر ہے جو ہو ساری خدائی بھی مخالف
کافی ہے اگر ایک خدا میرے لئے ہے

اے شافعِ محشر جو کرے تو نہ شفاعت
پھر کون وہاں تیرے سوا میرے لئے ہے

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

کیوں ایسے نبیؐ پر نہ فدا ہوں کہ جو فرمائے
اچھے تو سبھی کے ہیں برا میرے لئے ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

(از: شہنشاہ قلم حضرت مولانا ظفر علی خاں، مدیر روزنامہ ''زمیندار'' لاہور، پاکستان)

ولادت ۱۲۹۰ھ - ۱۸۷۳ء وفات ۱۳۷۶ھ - ۱۹۵۶ء

رونقِ بزم دودۂ آدم صلی اللہ علیہ وسلم ◆ خواجۂ گیہاں، سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

جادہ شناس، وحدت منزل، جلوہ نمائے نور حقیقت ◆ ہادیٔ اکبر، مصلحِ اعظم، صلی اللہ علیہ وسلم

ہوگئی اس پر ختم رسالت دیتے گئے ہیں جس کی شہادت ◆ موسیٰ وعمراں، عیسیٰ و مریم، صلی اللہ علیہ وسلم

ہے عرب اس کا اور عجم اس کا، تھامے ہوئے ہیں ہم علم اس کا ◆ وہ ہے ہمارا اس کے ہیں سب ہم صلی اللہ علیہ وسلم

تم ہی تو ہو

(از: حضرت مولانا ظفر علی خاں مرحوم، لاہور)

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تم ہی تو ہو ◆ ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تم ہی تو ہو

پیتے ہیں جس کے زندگی جاوداں ملی ◆ اس جانفزا لال کے مینا تم ہی تو ہو

اٹھ اٹھ کے لے رہا ہے جو پہلو میں چٹکیاں ◆ وہ درد دل میں کر گئے پیدا تم ہی تو ہو

دنیا میں رحمت دو جہاں اور کون ہے ◆ جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تم ہی تو ہو

گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے ◆ اے تاجدارِ یثرب و بطحا تم ہی تو ہو

عشقِ رسولؐ

(از: مفسر قرآن امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد صاحبؒ)
بانی و مدیر ہفت روزہ "الہلال" و مدیر "البلاغ" دہلی

ولادت ۱۳۰۶ھ - ۱۸۸۸ء وفات ۱۳۷۷ھ - ۱۹۵۸ء

موزوں کلام میں جو ثنائے نبی ہوئی ✦ تو ابتدائے طبع رواں منتہی ہوئی
ہر بیت میں جو وصف پیمبر رقم ہوئی ✦ کاشانہ سخن میں بڑی روشنی ہوئی
تاریک شب میں آپؐ نے رکھا جہاں قدم ✦ مہتاب نقش پا سے وہاں روشنی ہوئی
سالک ہے جو کہ جادۂ عشق رسولؐ کا ✦ جنت کی راہ اُس کے لئے ہے کھلی ہوئی
آزاد اور فکر جگہ پائے گی کہاں ✦ الفت ہے دل میں شاہِ زمن کی بھری ہوئی

سراپائے کمال

(از: محقق العصر حضرت مولانا سید سلیمان ندوی صاحبؒ)(۱)

ولادت ۱۳۰۳ھ - ۱۸۸۴ء وفات ۱۳۷۲ھ - ۱۹۵۳ء

نقش جس دل پہ کہ نامِ شہِ ابرار نہیں ✦ سکۂ قلب ہے وہ در خورِ بازار نہیں
تو ہے مجموعۂ خوبی و سراپائے کمال ✦ کون سی تیری ادا دل کی طلب گار نہیں
مجلسِ شاہ میں ہے نغمۂ تسلیم و درود ✦ شورِ تسبیح نہیں شورشِ افکار نہیں
ذرہ ذرہ ہے مدینہ کا تجلی گہہ طور ✦ دشتِ ایمن یہ نہیں جلوہ گہہ یار نہیں
جان دیدے کے خریدار بنے ہیں انصارؓ ✦ عشق زارِ مدنیؐ مصر کا بازار نہیں
شک نہیں مطلع والشمس ہے بطحا کی زمیں ✦ کون سا ذرہ وہاں مطلع انوار نہیں
ہر قدم بادِ صبا حسن ادب سے رکھنا ✦ بوئے گیسوئے نبیؐ ناقۂ تاتار نہیں
صد مژگانِ محمدؐ ہیں غزالانِ حرم ✦ اس لئے ناوک و پیکاں کے سزاوار نہیں

---

(۱) خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ وفات ۱۳۶۲ھ - ۱۹۴۳ء

وہ محبوبِ خدا ہے

(از: محقق العصر حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ)
سربراہ دار المصنفین، اعظم گڑھ

ولادت ۱۳۰۲ھ-۱۸۸۴ء وفات ۱۳۷۳ھ-۱۹۵۳ء

عشقِ نبویؐ دردِ معاصی کی دوا ہے ✦ ظلمت کدۂ دہر میں وہ شمعِ ہدیٰ ہے
پڑھتا ہے درود آپؐ ہی تجھ پر ترا خالق ✦ تصویر پہ خود اپنی مصوّر بھی فدا ہے
وہ نورِ نبویؐ مقتبس از نورِ خدا ہے ✦ بندہ کو شرف نسبت مولا سے ملا ہے
احمدؐ سے پتہ ذاتِ اَحد کا جو ملا ہے ✦ مصنوع سے صانع کا پتہ سب کو چلا ہے
بندہ کی محبت سے ہے آقاؐ کی محبت ✦ جو پیروِ احمدؐ ہے وہ محبوبِ خدا ہے
آمد تری اے ابر کرم رونقِ دنیا ہے قائم ✦ تیرے ہی لئے گلشنِ ہستی یہ بنا ہے
فردوس و جہنم تیری تخلیق سے قائم ✦ یہ فرق بد و نیک ترے دم سے ہوا ہے
فرمانِ دو عالم تری توقیع سے نافذ ✦ تیری ہی شفاعت پہ رحیمی کی بنا ہے
لے جائے گا منزل سے بہت دور بشر کو ✦ جو جادہ سفر کا ترے جادہ کے سوا ہے۔

رسولِ عربیؐ

(از: محقق العصر حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ)

آدم کے لئے فخر یہ عالی نسبی ہے ✦ مکی مدنی ہاشمی و مطلبی ہے
پاکیزہ ترا عرش و سما، جنت فردوس ✦ آرام گہ پاک رسول عربی ہے
آہستہ قدم، نیچی نگہ، پست صدا ہو ✦ خوابیدہ یہاں روح رسول عربی ہے
اے زائر بیت نبوی یاد رہے یہ ✦ بے قاعدہ یہاں جنبش لب بے ادبی ہے
کیا شان ہے اللہ رہے محبوب نبیؐ کی ✦ محبوب خدا ہے وہ جو محبوبِ نبیؐ ہے
بجھ جائے تیرے چھینٹوں سے اے ابر کرم آج ✦ جو آگ میرے سینے میں مدت سے لگی ہے

نعتِ رسولِ عربیؐ

(از: مفسر قرآن حضرت مولانا عبدالماجد صاحب دریابادیؒ)
سابق مدیر روزنامہ ''صدق جدید'' لکھنؤ

ولادت ۱۳۰۹ھ - ۱۸۹۲ء وفات ۱۳۹۸ھ - ۱۹۷۷ء

پڑھتا ہوا محشر میں جب صلی علیٰ آیا
رحمت کی گھٹا اٹھی اور ابر کرم چھایا آیا

جب وقت پڑا نازک اپنے ہوئے بیگانے
ہاں کام اگر آیا تو نام ترا آیا

پرسش تھی گناہوں کی اور یاس کا تھا عالم
بے کس کی خبر لینے محبوب خدا آیا

یہ نام مبارک تھا یا حق کی تجلّی تھی
دم بھر میں ہوا فاسق ابدال کا ہم پایا

چرچے ہیں فرشتوں میں اور رشک ہے زاہد کو
اس شان سے جنت میں شیدائے نبیؐ آیا

کیوں نزع کی دشواری آسان نہ ہوجاتی
تھا نام ترا لب پر، اور سر پہ ترا سایا

اک عمر کی گمراہی اک عمر کی سرتابی
جو تیری غلامی کے آخر نہ مفر پایا

حکمت کا سبق چھوڑا، عزت کی طلب چھوڑی
دنیا سے نظر پھیری سب کھوکے تجھے پایا

سمجھے تھے سیہ کاری اپنی ہی فزوں حد سے
دیکھا تو کرم تیرا اس سے بھی سوا پایا

فاسق کی ہے یہ میت پر ہے تو تری امت
ہاں ڈال تو دے اپنے دامن کا ذرا سایا

خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ وفات ۱۳۷۷ھ - ۱۹۵۷ء

اے کاش! پھر مدینہ میں اپنا قیام ہو

(از: مفسر قرآن فقیہ ملت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی دیوبندیؒ)

سابق صدر مفتی اعظم دار العلوم دیو بند

ولادت ۱۳۱۴ھ-۱۸۹۶ء وفات ۱۳۹۷ھ-۱۹۷۶ء

اے کاش پھر مدینہ میں اپنا قیام ہو ◆ دن رات پھر لبوں پہ درود و سلام ہو
پھر ذکر لا الہ مرا حرزِ جاں رہے ◆ اور وقتِ واپسی یہی میرا کلام ہو
محرابِ مصطفیٰؐ میں ہو معراج سر نصیب ◆ پھر سامنے وہ روضۂ خیر الانام ہو
پھر بھی مواجہہ میں درود و سلام کا ◆ پُر کیف وہ نظارہ ہر خاص و عام ہو
پھر کاش میں مکینِ حرم مصطفیٰؐ بنوں ◆ فضلِ خدا سے روضۂ جنت مقام ہو
جس کو وہ خود یہ کہہ دیں کہ میرا غلام ہے ◆ دوزخ کی آنچ اس پہ یقیناً حرام ہو

فخرِ نوعِ انسانیؐ

(از: مفسر قرآن فقیہ ملت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی دیوبندیؒ)

وہ حضرت سرورِ کونین فخر نوع انسانیؐ ◆ رسولِ انس و جن، آئینہ اخلاق ربانی
فرشتوں پر شرف جس کے سبب ہے ابنِ آدم کو ◆ ہوا جس کے سبب رشکِ جناں یہ عالم فانی
وہ جس نے نوعِ انساں کو فرشتوں پر شرف بخشا ◆ ہوا جس سے منور عالمِ ناسوتِ ظلمانی
وہ جس نے اُمیوں کو علم و حکمت کی امانت دی ◆ سکھائے جس نے چرواہوں کو آدابِ جہاں بانی
نظر وہ کیمیا، کایا پلٹ دی جس نے قوموں کی ◆ ہوئے شیر و شکر جو کل تلک تھے آگ اور پانی
قبائل اوس و خزرج کے جو برسوں سے محارب تھے ◆ ہوئے سب بھائی بھائی تھے جو کل تک دشمن جانی
لقب امی علومِ اولیں و آخریں در دل ◆ امام انبیاء و مرسلیں از فضلِ یزدانی

وہ سید کونین ہے آقائے امم ہے

(از: مفسر قرآن فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی دیوبندیؒ)

سابق صدر مفتی اعظم دار العلوم دیوبند و بانی دار العلوم کراچی

ولادت ۱۳۱۴ھ-۱۸۹۶ء وفات ۱۳۹۷ھ-۱۹۷۶ء

پھر پیش نظر گنبدِ خضریٰ ہے حرم ہے ◆ پھر نام خدا روضۂ جنت میں قدم ہے

پھر شکرِ خدا سامنے محرابِ نبیؐ ہے ◆ پھر سر ہے مرا، اور ترا نقشِ قدم ہے

محراب نبیؐ ہے کہ کوئی طور تجلّی ◆ دل شوق سے لبریز ہے اور آنکھ بھی نم ہے

پھر منتِ دربان کا اعزاز ملا ہے ◆ اب ڈر ہے کسی کا نہ کسی چیز کا غم ہے

پھر بار گاہِ سیدِ کونینؐ میں پہنچا ◆ یہ ان کا کرم، ان کا کرم، ان کا کرم ہے

یہ ذرّہٴ ناچیز ہے خورشید بداماں ◆ دیکھ ان کے غلاموں کا بھی کیا جاہ وحشم ہے

ہر موئے بدن بھی جو زباں بن کے کرے شکر ◆ کم ہے بخدا ان کی عنایات سے کم ہے

رگ رگ میں محبت ہو رسولِ عربیؐ کی ◆ جنت کے خزائن کی یہی بیع سلم ہے

وہ رحمتِ عالمؐ ہے شہِ اسود و احمر ◆ وہ سید کونین ہے آقائے اُمم ہے

وہ عالمِ توحید کا مظہر ہے کہ جس میں ◆ مشرق ہے نہ مغرب ہے، عرب ہے نہ عجم ہے

دل نعتِ رسولِ عربیؐ کہنے کو ہے بے چین ◆ عالم ہے تحیّر کا، زباں ہے نہ قلم ہے

سلام لے لو

(از: عارف باللہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب عارفؔ قاسمی صاحب دیوبندیؒ)
سابق صدر مہتمم دارالعلوم دیوبند

ولادت ۱۳۱۵ھ - ۱۸۹۷ء وفات ۱۴۰۳ھ - ۱۹۸۳ء

نبیٔ اکرم شفیعِ اعظم، دُکھے دلوں کا سلام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے، کھڑے ہوئے ہیں پیام لے لو

شکستہ کشتی ہے تیز دھارا، نظر سے روپوش ہے کنارہ
نہیں کوئی ناخدا ہمارا، خبر تو عالی مقام لے لو

عجیب مشکل میں کارواں ہے، نہ کوئی جادہ نہ پاسباں ہے
بشکلِ رہبر چھپے ہیں رہزن، اُٹھو ذرا انتقام لے لو

قدم قدم پہ ہے خوفِ رہزن، زمیں بھی دشمن، فلک بھی دشمن
زمانہ ہم سے ہوا ہے بدظن، تم ہی محبت سے کام لے لو

کبھی تقاضا وفا کا ہم سے، کبھی مذاقِ جفا ہے ہم سے
تمام دنیا خفا ہے ہم سے، خبر تو خیرالانامؐ لے لو

یہ کیسی منزل پہ آگئے ہیں، نہ کوئی اپنا نہ ہم کسی کے
تم اپنے دامن میں آج آقاؐ، تمام اپنے غلام لے لو

یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیبؔ، مزارِ اقدس پہ جا کے اک دن
سناؤں اُن کو میں حالِ دل کا، کہوں میں اُن سے سلام لے لو

نعتِ نبویؐ

(از: عارف باللہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب عارفؔ قاسمی دیوبندیؒ)
سابق صدر مہتمم دارالعلوم دیوبند

ولادت ۱۳۱۵ھ-۱۸۹۷ء وفات ۱۴۰۳ھ-۱۹۸۳ء

تو ہے وہ نقطۂ انوارِ فیضانِ خداوندی
کہ جس سے نور ساماں ہے فضائے بزمِ امکانی

بنے اگلے نبیؐ تجھ سے ہوئے پچھلے ولی تجھ سے
تیرے ہی فیض سے ارزاں ہوئی شاہوں کی سلطانی

مقاماتِ عروجِ روح تم سے ہیں نہ تم ان سے
ہے سورج خود سے روشن اور شعاعیں اس سے نورانی

نبوت ہی نہیں ختمِ نبوت کے ہو تم حامل
ستارے انبیاء ہیں اور تم ہو مہر نورانی

زمینی طاقتوں کا منتہا ہے ایٹمی ذرّہ
خدائی طاقتوں کا منتہا ہے ذاتِ نورانی

کمالاتِ نبوت ختم ہیں ذاتِ مقدس پر
نہ ہو ختم زمانی کیوں نہ پھر طغرائے پیشانی

براقِ برق پا تخت رواں تھا ذاتِ اقدس کا
قدم کیا لیتا آکر منجمد تختِ سلیمانی

خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ وفات ۱۳۶۲ھ-۱۹۴۳ء

ختم الانبیاء تم ہو

(از: مناظر اسلام حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب رامپوریؒ)
سابق ناظم اعلیٰ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور

ولادت ۱۳۱۵ھ-۱۸۹۷ء وفات ۱۴۰۰ھ-۱۹۷۹ء

مجھے کیا علم کیا تم ہو خدا جانے کہ کیا تم ہو
بس اتنا جانتا ہوں محترم بعد از خدا تم ہو
کسی کی آرزو کچھ ہو کسی کا مدّعا کچھ ہو
ہماری آرزو تم ہو ہمارا مدّعا تم ہو
نہ یہ قدرت زباں میں ہے نہ یہ طاقت بیاں میں ہے
خدا ہی جانتا ہے بس کوئی کیا جانے کیا تم ہو
رسالت کو شرف ہے ذاتِ اقدس کے تعلق سے
نبوت ناز کرتی ہے کہ ختم الانبیاءؐ تم ہو
کہاں ممکن تمہاری نعت حضرت مختصر یہ ہے
دو عالم مل کے جو کچھ بھی کہیں اس سے سوا تم ہو
گروہِ رازدانِ نظمِ فطرت پر نہیں مخفی
یہ سب ہنگامۂ دنیا خبر ہے مبتدا تم ہو
فصاحت کو تحیّر ہے بلاغت کو پریشانی
کہ لفظوں سے بہت بالا جنابِ مصطفےٰؐ تم ہو
زمانہ جانتا ہے صاحبِ لولا لم تم ہو
جہاں کی ابتدا تم ہو جہاں کی انتہا تم ہو

خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ وفات ۱۳۶۲ھ-۱۹۴۳ء

گنہ گاران امت کا سہارا ذات والا ہے
خوشا قسمت کہ حضرت شافع روز جزا تم ہو

یہ ربط باہمی امت کو وجہ صد تفاخر ہے
تمہارا ہے خدا محبوب، محبوب خدا تم ہو

تمہارے واسطے اسعد کہیں بہتر ہے شاہی سے
کہ اک ادنیٰ غلام بارگاہ مصطفےٰ تم ہو

ایمان کی لذت تجھے اللہ چکھائے

(از: عارف باللہ حضرت مولانا محمد احمد صاحب پرتاپ گڈھیؒ)

ولادت ۱۳۱۶ھ-۱۸۹۸ء وفات ۱۴۱۱ھ-۱۹۹۱ء

دربار نبیؐ پھر تجھے اللہ دکھائے ✦ پھر ہند سے طیبہ کی طرف جلد بلائے
لبیک کی کانوں میں صدا پھر ترے آئے ✦ ساقی تجھے پھر جام، محبت کے پلائے
اللہ تجھے شرک و بدعت سے بچائے ✦ تا عمر تجھے سنت نبویؐ پہ چلائے
ایمان کی لذت تجھے اللہ چکھائے ✦ دیوانہ تجھے عشق محمدؐ کا بنائے
ہے میری دعا اب ترا مقصود و بر آئے ✦ زمزم سے تری پیاس کو اللہ بجھائے
پھر گنبد خضراء کا ہو دیدار میسر ✦ کعبہ تجھے پھر اپنے کلیجے سے لگائے

خلیفہ مجاز عارف باللہ پیر طریقت حضرت شاہ سید بدر عالم صاحب الہ آبادیؒ

یہ شان حضورؐ ہے

(از: قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد بدر عالم صاحب میرٹھی مہاجر مدنیؒ)
سابق استاذ دارالعلوم دیوبند و سابق محدث جامعہ تعلیم الدین، ڈابھیل، گجرات

ولادت ۱۳۱۶ھ - ۱۸۹۸ء وفات ۱۳۸۵ھ - ۱۹۶۵ء

ہر جلوہ پر ضیا رخ انور کا نور ہے ✦ شانوں میں کیا بلند، یہ شان حضورؐ ہے
جو جلوہ ہے وہ رشک تماشائے طور ہے ✦ وہ اللہ کی بلند یہ شان حضورؐ ہے
مکہ کے تاجدار مدینہ کے حکمراں ✦ عالم کے رہنما ہیں، یہ شان حضورؐ ہے
بے چین دل کا چین ہیں، آنکھوں کا نور ہیں ✦ منزل ہے عاشقوں کی، یہ شان حضورؐ ہے
عفو و کرم کا ابر ہیں، بخشش کی ہیں گھٹا ✦ بارش ہیں رحمتوں کی، یہ شان حضورؐ ہے
بحر سخا ہیں اور سمندر جود کا ✦ لطف و کرم کی موج یہ شان حضورؐ ہے
شافع ہیں روزِ حشر کے سب کے ہیں پیشوا ✦ محبوب کبریا ہیں، یہ شان حضورؐ ہے
مرکز ہیں دائرہ کے وہ یکتائے روزگار ✦ بے مثل و بے نظیر، یہ شان حضورؐ ہے
مخزن ہیں حکمتوں کے، ہدایت کے آفتاب ✦ خاتم ہے انبیاء کے، یہ شان حضورؐ ہے
ضرب المثل ہیں، حلم میں کوہ وقار ہیں ✦ انسانیت کے تاج، یہ شان حضورؐ ہے
با رعب بھی کمال کے اس پر وہ مہربان ✦ سب ہیں گھلے ملے ہیں، یہ شان حضورؐ ہے
وعدہ کے کیسے پکے، صدوق و امین بھی ✦ اخلاق کیا شگفتہ یہ شان حضورؐ ہے
حسن اداء غضب کے ہیں تم مجھ سے کچھ نہ پوچھ ✦ شمس و قمر ہیں، ماند یہ شان حضورؐ ہے
خود نازنین ہیں اس پہ جفائیں جہاں کی ✦ کس شوق سے اٹھائیں یہ شان حضورؐ ہے
سب پہ حریص اور رؤف و رحیم ہیں ✦ سب میں عزیز تر ہیں، یہ شان حضورؐ ہے
منشاء ہیں خلق و امر کا مبداء ہیں منتہا ✦ منبع وجود کا ہیں، یہ شان حضورؐ ہے
حاصل ہے زندگی کا ان کا وجود پاک ✦ جیسے ثمر شجر کا، یہ شان حضورؐ ہے
اس شاہ کملی والے پہ جانیں ہوں سب نثار ✦ ہر بار صد ہزار یہ شان حضورؐ ہے

یادِ مکہ مکرمہ

(از: قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد بدر عالم میرٹھی مہاجر مدنیؒ)

سابق محدث جامعہ تعلیم الدین، ڈابھیل، گجرات

ولادت ۱۳۱۶ھ - ۱۸۹۸ء　وفات ۱۳۸۵ھ - ۱۹۶۵ء

مجھے فرقت میں رہ کر پھر وہ مکہ یاد آتا ہے ✦ وہ زمزم یاد آتا ہے، وہ کعبہ یاد آتا ہے

جہاں جا کر میں سر رکھتا جہاں میں ہاتھ پھیلاتا ✦ وہ چوکھٹ یاد آتی ہے وہ پردہ یاد آتا ہے

کبھی وہ دوڑ کر چلنا، کبھی رُک رُک کے رہ جانا ✦ وہ چلنا یاد آتا ہے، وہ نقشہ یاد آتا ہے

کبھی وحشت میں آ کر پھر صفا پہ جا کے چڑھ جانا ✦ وہ مسعیٰ یاد آتا ہے، وہ مروہ یاد آتا ہے

کبھی چکر لگانا حاجیوں کی صف میں لڑ بھڑ کر ✦ وہ دھکے یاد آتے ہیں، وہ جھگڑا یاد آتا ہے

کبھی پھر ان سے ہٹ کر دیکھنا کعبہ کو حسرت سے ✦ وہ حسرت یاد آتی ہے، وہ کعبہ یاد آتا ہے

کبھی جانا منیٰ کو اور کبھی میدانِ عرفہ کو ✦ وہ مجمع یاد آتا ہے وہ صحرا یاد آتا ہے

وہ پتھر مارنا شیطان کو تکبیر پڑھ پڑھ کر ✦ وہ غوغا یاد آتا ہے، وہ سودا یاد آتا ہے

منیٰ میں لوٹ کر کے پھر وہ دنبہ کو ذبح کرنا ✦ وہ سنت یاد آتی ہے، وہ فدیہ یاد آتا ہے

وہ رخصت ہو کے میرا دیکھنا کعبہ کو مڑ مڑ کر ✦ وہ منظر یاد آتا ہے، وہ جلوہ یاد آتا ہے

میرا مکہ بھی طیبہ ہے، نہیں معلوم کچھ مجھ کو ✦ کہ مکہ یاد آتا ہے، کہ طیبہ یاد آتا ہے

نگاہِ شوق جب اُٹھتی ہے رب البیت کی جانب ✦ نہ کعبہ یاد آتا ہے نہ مکہ یاد آتا ہے

خلیفہ مجاز حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ وفات ۱۳۶۲ھ - ۱۹۴۳ء

چار یار، چار یارؓ

(از: شاعر انقلاب حضرت علامہ انور صابری صاحب دیو بندیؒ)

ولادت ۱۳۱۹ھ - ۱۹۰۱ء وفات ۱۴۰۵ھ - ۱۹۸۵ء

بعد نبیؐ خلافتِ دنیا و دیں پہ دال ✦ بنیادِ اولیں کے اکابر ہیں چار
بندہ کے حرف چار ہیں، مولیٰ کے حرف چار ✦ دنیا کے حرف چار ہیں، عقبیٰ کے حرف چار
احمدؐ کے حرف چار ہیں، یوسفؑ کے حرف چار ✦ موسیٰؑ کے حرف چار ہیں، عیسیٰؑ کے حرف چار
مسجد کے حرف چار ہیں، سجدہ کے حرف چار ✦ سائل کے حرف چار ہیں، محسن کے حرف چار
کعبہ کے حرف چار ہیں، مؤذن کے حرف چار ✦ حرفِ امام چار ہیں، مومن کے حرف چار
حرفِ جلال چار ہیں، حرفِ جمال چار ✦ حرفِ فراق چار ہیں، حرفِ وصال چار
اس راز کو زبانِ محبت سے پوچھئے ✦ عاشق کے حرف چار ہیں، حرف بلالؓ چار
کوثر کے حرف چار ہیں، حرف قسیم چار ✦ ہیں چار حرف آمنہ، حرف یتیم چار
خالق کے حرف چار ہیں، رازق کے بھی چار ✦ منعم کے حرف چار ہیں، حرف نعیم چار
اللہ کے حرف چار ہیں، حرف رسولؐ چار ✦ حرفِ حسینؓ چار ہیں، حرفِ بتولؓ چار
مسلم کے حرف چار ہیں، قرآں کے حرف چار ✦ ہیں اس لئے نبیؐ کے خلیفہ قبول چار

روضۂ مصطفیٰ ﷺ

(از: شاعر انقلاب حضرت علامہ انور صابری صاحب دیوبندیؒ)

ولادت ۱۳۱۹ھ - ۱۹۰۱ء
وفات ۱۴۰۵ھ ۱۹۸۵ء

روضۂ مصطفیٰ کو دیکھیں گے ✦ قُبّہ پر ضیاء کو دیکھیں گے
صبح کی شبنمی فضاؤں میں ✦ رقصِ موجِ صبا کو دیکھیں گے
طائرانِ حرم کے ہونٹوں پر ✦ وِردِ صلِ علیٰ کو دیکھیں گے
بابِ رحمت کے گرد آخرِ شب ✦ وجد کرتے دعاء کو دیکھیں گے
عمر بھر کی وفا کا پاکے صلا ✦ عشق کی انتہاء کو دیکھیں گے
اعترافِ خطا کے بعد انوؔر ✦ اُن کی شانِ عطاء کو دیکھیں گے

مدینہ کی صبحِ بہار اللہ اللہ

(از: شاعر انقلاب حضرت علامہ انور صابری صاحب دیوبندیؒ)

مدینہ کی صبحِ بہار اللہ اللہ ✦ نسیم سحر مشک بار اللہ اللہ
وہ سر تا بپا خلد بطحا کی وادی ✦ وہ جنت نما سبزہ زار اللہ اللہ
وہ نظارہ شبستاں کا عالم ✦ انیس دل داغ دار اللہ اللہ
وہ شام احد شانۂ زلف فطرت ✦ فروغِ ازل درکنار اللہ اللہ
شب ماہ کا منظر ماہ تابی ✦ مجسم سرور و خمار اللہ اللہ
دعائے خلیل و نوید مسیحا ✦ جمال رخ کرد گار اللہ اللہ
حرم کی حسیں جالیوں میں فروزاں ✦ چراغاں لیل و نہار اللہ اللہ
جلال خدا کا یقین مکمل ✦ ہر لمحۂ اعتبار اللہ اللہ
وہ ہر گام پر ان کے ہمراہِ انوؔر ✦ مری چشم سجدہ گزار اللہ اللہ

یہی اولیں شرطِ عشقِ نبیؐ ہے

(از: شاعر انقلاب حضرت علامہ انور صابری صاحب دیوبندیؒ)

ولادت ۱۳۱۹ھ-۱۹۰۱ء وفات ۱۴۰۵ھ-۱۹۸۵ء

مچلنے لگے میری پلکوں پہ آنسو مجھے جب شہنشاہِ دیںؐ یاد آئے
ستاروں کو قصے دل مبتلا کے نگاہوں کی خاموشیوں نے سنائے
کروں میں جہاں جا کے ذکرِ محمدؐ، مزہ جب ہے اے جذبۂ والہانہ
مرے سازِ احساس پر روحِ جامیؒ، کوئی اپنی تازہ غزل گنگنائے
وہ معراج کی شب بہ خیر مقدم تھا افلاک پر شادمانی کا عالم
بہشتِ بریں میں صفِ انبیاءؑ نے درودوں، سلاموں کے تحفے سجائے
وفا کا یہی مقصدِ زندگی ہے، یہی اولیں شرطِ عشقِ نبیؐ ہے
کبھی شدتِ اضطرابِ الم سے، نمی چشمِ حسرت میں آنے نہ پائے
نہ گھبراؤ اے عاشقانِ رسالت، دم گرمئ آفتابِ قیامت
قبائے شفاعت کے ہوں گے میسر سروں پر سرِ حشر پُر کیف سائے
جدھر اُٹھ گئے پائے سرکارؐ والا، کلیجے سے ظلمت کے اُبھرا اُجالا
جوارِ نقوشِ قدم تک جو پہنچے وہ ذرّے مثالِ سحر جگمگائے
مدینہ کی جانب تمنا ہے انورؔ! چلوں اس ادا سے باندازِ مستی
صحابہؓ کے دورِ محبت کا خاکہ مرا رہبر آرزو بنتا جائے

رحمتِ عالم ﷺ

(از محدث کبیر ابوالمآثر امیر الہند اول حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمیؒ)

سابق شیخ الحدیث مدرسہ مفتاح العلوم، مئوناتھ بھنجن، اعظم گڑھ

ولادت ۱۳۱۹ھ - ۱۹۰۱ء وفات ۱۴۱۲ھ - ۱۹۹۲ء

وہ جہاں کا رمزِ وجود ہے، و مدارکارِ نظام ہے
وہ خدا کی شان جمال کا، بخدا کہ مظہرِ تام ہے
کرو یاد معرکۂ بدر کا پڑھو فتح مکہ کا واقعہ
وہ خدا کا قہر و جلال تھا، یہ نبیؐ کی رحمت عام ہے
سبھی انبیاء کرامؑ کا ہے مقام سب سے بلند تر
وہ ہلال چرخِ کمال تھا، میرا ماہ بدرِ تمام ہے
جو غذائے روح وسکونِ دل یہ انہیں کی پاک حدیث ہے
جو مریض دل کی شفا بنے، یہ انہیں کا پاک کلام ہے
جو مجھے ملا وہ محض انہیں کی نگاہِ لطف وکرم سے ہے
قلم و زبانِ حبیبؔ کیا یہ انہیں کا فیضِ دوام ہے

تلمیذ رشید امام العصر حضرت علامہ مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ وفات ۱۳۵۲ھ

سلام اُس پر

(از: پیر طریقت رہبر شریعت فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ)

سابق شیخ الحدیث وصدر مفتی دار العلوم دیو بند وسابق صدر مفتی جامعہ مظاہر علوم، سہارنپور

ولادت ۱۳۲۵ھ - ۱۹۰۷ء وفات ۱۴۱۷ھ - ۱۹۹۶ء

بڑھاپا ہے چلا ہوں سوئے طیبہ ✦ لرزتا، لڑکھڑاتا، سر جھکائے

گناہوں کا ہے سر پر بوجھ بھاری ✦ پریشاں ہوں اسے اب کون اٹھائے

کبھی آیا جو آنکھوں میں اندھیرا ✦ تو چکرا کر قدم بھی ڈگمگائے

کبھی لاٹھی، کبھی دیوار پکڑی ✦ کبھی پھر بھی قدم جمنے نہ پائے

نہ بیٹا ہے نہ پوتا ہے نہ بھائی ✦ کوئی گھر کا نہیں جو ساتھ جائے

نہیں کچھ آرزو اب واپسی کی ✦ وہیں رکھے خدا واپس نہ لائے

مگر چلتا رہوں گا دھیرے دھیرے ✦ دیا والا میری نیا لکھائے

وہاں جا کر کہوں گا گڑگڑا کر ✦ سلام اس پر جو گرتوں کو اٹھائے

سلام اس پر جو سوتوں کو جگائے ✦ سلام اس پر جو روتوں کو ہنسائے

سلام اس پر جو اجڑوں کو بسائے ✦ سلام اس پر جو بچھڑوں کو ملائے

سلام اس پر جو بھوکوں کو کھلائے ✦ سلام اس پر جو پیاسوں کو پلائے

مدینہ کے دن رات

(از: معروف ادیب حضرت مولانا حامد الانصاری غازی مرحوم)

سابق رکن مجلس شوریٰ دار العلوم دیوبند و مدیر روزنامہ "مدینہ" بجنور

ولادت ۱۳۲۶ھ-۱۹۰۹ء وفات ۱۴۱۲ھ-۱۹۹۲ء

مدینہ کے دن رات اللہ اکبر ◆ مدینہ کی کیا بات اللہ اکبر
اذانوں کے لمحات اللہ اکبر ◆ نمازوں کے اوقات اللہ اکبر
نبیؐ کا یہ روضہ و محراب و منبر ◆ مقدس مقامات اللہ اکبر
مواجہ مبارک سلاموں کی بارش ◆ درودوں کی سوغات اللہ اکبر
دل و جان و ایمان حضور نبیؐ میں ◆ رسوم اور نہ بدعات اللہ اکبر
یہاں آکے سب امتی مل گئے ہیں ◆ یہاں کی ملاقات اللہ اکبر
یہیں سے چلے تھے یہیں سے چلیں گے ◆ سفر کی شروعات اللہ اکبر
مدینے کی راہیں، محبت کے راہی ◆ ہزاروں سوالات اللہ اکبر
خدا کے حرام سے نبیؐ کے حرم تک ◆ عبادات و طاعات اللہ اکبر
نہ اسود نہ احمر، یہاں سب برابر ◆ نہ فخر و مباہات اللہ اکبر
یہ امت کی آہیں یہ امت کے آنسو ◆ یہ روز مکافات اللہ اکبر
تخیل میں ہر نخلِ، ایک نخل جنت ◆ مدینے کے باغات اللہ اکبر
میں لایا ہوں غازی حضورِ نبیؐ میں ◆ یہی چند ابیات اللہ اکبر

حفید ارجمند حضرت مولانا عبداللہ انصاریؒ، ناظم شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

ساقیٔ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

(از: حضرت مولانا مفتی نسیم احمد فریدیؒ)

جس کو سرکارؐ کا دیدار میسر ہوجائے ◆ وہ نظر نازشِ صد زمزم و کوثر ہوجائے
ان کا دربار نگاہوں سے قریں ہوجائے ◆ وجد انگیز وطرب خیز ہے وہ وقت بھی جب
وہ زمیں سجدہ گہہ جن و بشر ہوجائے ◆ جس زمیں پر بھی پڑیں نقشِ قدم حضرتؐ کے
میرے آقاؐ کی عنایت جو مکرر ہوجائے ◆ گنبد سبز کا پھر جا کے نظارہ کرلوں
پھر سلام آپؐ کی خدمت میں میسر ہوجائے ◆ بابِ جبریل سے پھر حاضری ہوجائے نصیب
دیکھ لے اس کو جو آئینہ تو ششدر رہ جائے ◆ جلوۂ روئے محمدؐ ہے دل آرائے جہاں
سایۂ لطف مرے سر پر ہوجائے ◆ عرصہ حشر میں اللہ یہ ساماں کردے
یہ جہاں چیز ہے کیا، عرش مسخر ہوجائے ◆ چشم سرکارؐ کا ادنیٰ سا اشارہ پا کر
تو اگر پیرو اخلاق پیمبرؐ ہوجائے ◆ آج بھی تجھ کو دلوں پر ہو کر حکومت حاصل
یہ نہ ہو دل میں تو جینا مرا دوبھر ہوجائے ◆ یاد طیبہ ہے فریدی مرے دل کا آرام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فیضانِ رسول ﷺ

(از: حضرت مولانا مفتی نسیم احمد صاحب فریدیؔ امروہویؒ)

سابق استاذ جامع مسجد، امروہہ

ولادت ۱۳۲۹ھ-۱۹۱۱ء
وفات ۱۴۰۹ھ-۱۹۸۸ء

بختِ خفتہ جاگ اٹھے میرا بہ فیضانِ رسول ﷺ
خواب میں گر دیکھ لوں میں روئے تابانِ رسول ﷺ

معرفت کے پھول ہیں اس میں تو کلیاں عشق کی
حشر تک پھولے پھلے یارب گلستانِ رسول ﷺ

خواجۂ اجمیرؒ اور قطبؒ و فریدؒ و بدرِ چشتؒ
سب کے سب ہیں درحقیقت زیرِ دامانِ رسول ﷺ

آج تک پھیلی ہوئی ہے روشنی توحید کی
اس طرح چمکا احد میں درِ دندانِ رسول ﷺ

بجھ گئی آنکھیں فرشتوں کی شبِ معراج میں
ہے سرِ عرشِ بریں پر بارِ احسانِ رسول ﷺ

شورشِ باطل نے سر اپنا اٹھایا جب کبھی
سر بکف ہو کر نکل آئے غلامانِ رسول ﷺ

اے فریدیؔ فضلِ حق سے یہ نہیں کچھ بھی بعید
ہوا اگر طیبہ میں جا کر تو بھی مہمانِ رسول ﷺ

خلیفہ مجاز شیخ المشائخ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ، سابق شیخ الحدیث جامعہ مظاہر علوم سہارنپور

سلام اُس پر جو آیا رحمۃ للعالمین بن کر

(از: مورخ اسلام حضرت مولانا قاضی اطہر صاحب مبارک پوریؒ)
سابق رفیق شیخ الہند اکیڈمی، دار العلوم دیوبند

ولادت ۱۳۳۴ھ - ۱۹۱۶ء وفات ۱۴۱۷ھ - ۱۹۹۶ء

سلام اس ذات پر جس کا لقب ہے فخر انسانی
سلام اس ذات پر آئی جو بن کر ظلِ سبحانی

سلام اس ذات پر جو باعث تکوین عالم ہے
سلام اس ذات پر جس کے سبب کونین کا دم ہے

سلام اس ذات پر جس کا تبسم روحِ میخانہ
سلام اس ذات پر جس کی نگاہیں جام و پیمانہ

سلام اس ذات پر جس کی ادا صبح حنیفانہ
سلام اس ذات پر جس کی ادائیں شامِ میخانہ

سلام اس ذات پر جس کی صباحت فخرِ کنعانی
سلام اس ذات پر جس کی ہیں زلفیں سلکِ نورانی

سلام اس ذات پر روئے جو امت کی خطاؤں پر
سلام اس ذات پر جس نے دعائیں دیں جفاؤں پر

سلام اس پر جو چمکا کفر کی کالی گھٹاؤں پر
سلام اس پر جو نغمہ بن گیا روتی فضاؤں پر

سلام اس پر جو اٹھا ہاتھ میں تیغ دو دم لے کر
سلام اس پر جو آیا ساتھ بارانِ کرم لے کر

سلام اس پر جو جلوہ گر ہوا روشن جبیں ہو کر
سلام اس پر جو آیا رحمۃ للعالمین ہو کر

سلام اس پر جو جو سیا بھی تو حالِ قوم پر رو کر
سلام اس پر جو راتیں کاٹ دیتا خاک پر سو کر

سلام اس پر جو دیتا ہے فقیروں کو بھی دارائی
سلام اس پر جو دیتا ہے مریضوں کو مسیحائی

خلیفہ مجاز شیخ المشائخ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ، سابق شیخ الحدیث جامعہ مظاہر علوم سہارنپور

نعت سرورِ کونینؐ

(از مدیر اسلام حضرت مولانا عامر عثمانی دیوبندیؒ)
بانی و مدیر ماہنامہ ''تجلی''، دیوبند

ولادت ۱۳۳۹ھ - ۱۹۲۰ء وفات ۱۳۹۵ھ - ۱۹۷۵ء

تمہاری نعت کے قربان جان و دل لیکن ◆ تمہاری نعت کے قابل کہاں زبان و قلم
قلم کی نوک پہ الفاظ تو بہت ہیں مگر ◆ ثبوتِ صدقِ معانی کریں کہاں سے بہم
چڑھی ہوئی ہیں زباں پر کثافتوں کی تہیں
پھر اس زبان سے کیسے تمہاری نعت کہیں

بس ایک رسم ہے جس کو نباہنے کے لئے ◆ تکلفات سے بزمِ سخن سجائی ہے
ہمارا شعر کہاں دولتِ خلوص کہاں ◆ سخن فروش ہیں دادِ ہنر کمائی ہے
نہ سوز و ساز ہے دل میں نہ آنکھ میں آنسو
کھلے ہوئے ہیں عقیدت کے پھول بے خوشبو

زباں پہ دعوئ مہر و وفا بہت کچھ ہے ◆ سجی ہوئی ہے درود و سلام کی محفل
مگر دلوں میں غمِ آخرت کا نام نہیں ◆ غمِ حیات کی چوکھٹ پہ سجدہ ریز ہیں دل
جمی ہوئی ہیں نگاہیں نشاطِ حاضر پر
نہ باز پرس کا خطرہ نہ احتساب کا ڈر

وہ تم کہ شکرِ سراپا تھے اپنے رب کے لئے ◆ یہ ہم کہ شکر گزاری سے واسطہ ہی نہیں
وہ تم کہ حق کے لئے سر بکف تھے میداں میں ◆ یہ ہم کہ زخم کے کھانے کا حوصلہ ہی نہیں
تمہیں عزیز تھی ہر شے سے عزتِ اسلام
ہمارے پاس فقط رہ گیا خدا کا نام

(حفیدِ محترم) خاقانئ ہند حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب عثمانی دیوبندیؒ وفات ۱۳۲۵ھ - ۱۹۰۷ء

بُتانِ قوم و وطن جن کو تم نے توڑا تھا ✦ نئے سرے سے انہیں ہم نے پھر تراش لیا
کیا تھا تم نے اُخوت کا جو محل تعمیر ✦ اسے نفاق کی ضربت سے ہم نے توڑ دیا
ہماری ظلمتِ شب میں کہیں بھی نور نہیں
طلوعِ صبح کے آثار دور دور نہیں
ہمیں تمہاری غلامی پہ فخر ہے لیکن ✦ بھلا دیا کہ غلامی کا مدعا کیا ہے
وفا کو ایک تخیل بنا لیا ہم نے ✦ ہمیں شعور نہیں مقصدِ وفا کیا ہے
طلب تصورِ منزل سے ہوچکی محروم
خود اپنی سمت سفر بھی ہمیں نہیں معلوم
حضور! پھر بھی یہ اشعار پیشِ خدمت ہیں ✦ اگرچہ ہدیۂ ناچیز کم عیار سہی
برائے نام سی نسبت تو تم سے باقی ہے ✦ ہزار دامنِ ایمان تار تار سہی
تمہارا نام ہے تسکینِ روح و جاں اب بھی
تمہاری یاد سے ہوتا ہے دل جواں اب بھی

صلِ علیٰ محمد

(از: رئیس القلم مولانا سید محمد ازہر شاہ قیصر صاحبؒ)

غنچۂ دل کشا کِھلا صلی علیٰ محمد ✦ باغِ جہاں مہک اٹھا، صلی علیٰ محمد
صبحِ ازل کی آبرو، شام ابد کی آرزو ✦ تشنہ لبوں کا آسرا، صلِ علیٰ محمد
حُسن کی ایک ادا ہے وہ، عشق کی ایک صدا ہے وہ ✦ فضلِ خدا کی انتہاء، صلِ علیٰ محمد
کفر کی ظلمتوں کو وہ بقعۂ نور کر گیا ✦ سارا زمانہ کہہ اُٹھا، صلِ علیٰ محمد
ان کی ہدایتیں درست، ان کی روایتیں بجا ✦ مرکزِ خیر اور ہدیٰ، صلِ علیٰ محمد
تیرے وجودِ پاک سے کفر کا زور گھٹ گیا ✦ شرک کا نام مٹ گیا، صلِ علیٰ محمد
سارے جہاں میں غلغلہ تیرے ظہور کا ہوا ✦ سرد ہوا صنم کدہ، صلِ علیٰ محمد
قیصرِ غم نواز کو رحمتِ خاص سے ملے ✦ آپؐ کا لطفِ بے بہا، صلِ علیٰ محمد

خلف الرشید امام العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند وفات ۱۳۵۲ھ

روح دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

(از: فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانویؒ)
سابق محدث مفتی دار العلوم کراچی، پاکستان

ولادت ۱۳۴۱ھ-۱۹۲۲ء   وفات ۱۴۲۲ھ-۲۰۰۲ء

نام ہے ان کا قریہ قریہ، ذکر ہے ان کا عالم عالم
یاد میں ان کی چشم ہے پر نم صلی اللہ علیہ وسلم

دکھیہ دلوں کا درماں وہ ہے ہم جیسوں کا شافع وہ ہے
بعد خدا کے وہ ہیں ارحم صلی اللہ علیہ وسلم

سب نبیوں میں افضل وہ ہیں کیا رتبہ ہے اللہ اللہ
سب نبیوں میں وہ ہیں خاتم صلی اللہ علیہ وسلم

فرش پہ بیٹھے عرش کی باتیں رب کی ان پر خاص ہے رحمت
رحمت عالم، راحت عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

حسن کا پیکر، میرا پیمبرؐ، ساری دنیا کا وہ رہبر
جلوے ان کے پیہم پیہم، صلی اللہ علیہ وسلم

نور ہدایت کا مخزن صاحب عرفاں حاملِ قرآں
خلق میں یکتا فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

زلف معطر، وجہ منور، دوش پہ ان کے کملی کالی
میرا وہ دلبر، جان دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ساری خلق میں سندر سندر، رب نے ان کو خوب بنایا
حسن مجسم حسن دو عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

خلیفہ مجاز مفسر قرآن فقیہ ملت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی دیوبندیؒ

مظلوموں کا ماویٰ و ملجی، کمزوروں کا حامی و ناصر
سب کا محسن، محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

رشد ہدایت ان سے ملی ہے، ان کے در سے سب کو ملی ہے
مرکز ایماں، ہادی عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

شہر مدینہ میں مرجاؤں ان کی غلامی میں مرجاؤں
میری سعادت وہ ہیں ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم

ان کا رشیدیؔ فرقت غم میں ڈوب رہا ہے، ڈوب رہا ہے
پھر سے بلالیں روح دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

وہ سرسبز گنبد پہ شبنم کے قطرے

(از: عارف باللہ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب ثاقبؔ باندویؒ)

سابق رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند

کسی کی دعا کا اثر دیکھ آئے ✦ مدینہ کی شام و سحر دیکھ آئے
مدینہ کے کوچے مدینہ کی گلیاں ✦ نبیؐ کی ہر ایک رہ گذر دیکھ آئے
وہ طیبہ کے دشت و جبل اور صحراء ✦ وہاں کے شجر اور حجر دیکھ آئے
وہ سرسبز گنبد پہ شبنم کے قطرے ✦ مقدر سے باچشمِ تر دیکھ آئے
وہ پر نور روضہ مکیں جس کے سرور ✦ نظر تو نہ اٹھی مگر دیکھ آئے
منور وہ روضہ کی جالی کی جانب ✦ لرزتے ہوئے اک نظر دیکھ آئے
وہ ازواج کے گھر و ابوابِ رحمت ✦ خوشا ہم بھی وہ بام و در دیکھ آئے
بقیع کا وہ منظر، صحابہؓ کا مدفن ✦ فدا جس پہ شمس و قمر دیکھ آئے
حقیقت میں یہ میرے رب کا کرم ہے ✦ حبیبؐ خدا کا جو گھر دیکھ آئے
یہ انعام باری ہوا تجھ پہ ثاقبؔ ✦ دیارِ شہِ بحر و بر دیکھ آئے

شوق مدینۃ النبیؐ

(از: عارف باللہ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب ثاقبؔ باندویؒ)
سابق رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند

ولادت ۱۳۴۱ھ - ۱۹۲۳ء وفات ۱۴۱۸ھ - ۱۹۹۷ء

تمنا ہے کہ گلزارِ مدینہ اب وطن ہوتا
وہاں کے گلشنوں میں کوئی اپنا بھی چمن ہوتا

بسر اب زندگی اپنی دیارِ قدس میں ہوتی
وہیں جینا، وہیں مرنا، وہیں گور و کفن ہوتا

میسر بال و پر ہوتے تو میں اڑ کر پہنچ جاتا
زہے قسمت کہ اپنا آشیاں ان کا چمن ہوتا

نمازوں میں انہیں کے در پہ کرنا جبین سائی
تلاوت کا ترنم اور جنت کا چمن ہوتا

مقدر سے رسائی ان کے در تک کاش ہوجاتی
متاعِ جاں نثارِ روضہ شاہ زمن ہوتا

سبھی کچھ ہے مگر جب وہ نہیں تو کچھ نہیں حاصل
جہاں میں ہوں وہیں اے کاش وہ جلوہ فگن ہوتا

خدا شاہد ہے کہ ہم سارے جہاں پر حکمراں ہوتے
رسولِ پاکؐ کی سنت اگر اپنا چلن ہوتا

تمنا ہے کہ کٹتی عمر، ان کے آستانے پر
عنایت جلوہ گر ہوتی کرم سایہ فگن ہوتا

خوشا قسمت کہ ہوتا کوچۂ محبوب میں مسکن
انہیں کی راہ میں قربان اپنا جان و تن ہوتا

یہی ہے آرزو ثاقبؔ یہی اپنی تمنا ہے
کہ پیوند بقیع پاک اپنا بھی بدن ہوتا

خلیفہ مجاز مناظر اسلام حضرت مولانا اسعد اللہ رامپوریؒ، سابق ناظم اعلیٰ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور وفات ۱۴۰۰ھ

سلام آیا

(از: عارف باللہ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب ثاقب باندوی)
بانی جامعہ عربیہ ہتھورا، باندہ

ولادت ۱۳۴۱ھ-۱۹۲۳ء وفات ۱۴۱۸ھ-۱۹۹۷ء

وفورِ شوق میں ہر جذبۂ دل میرے کام آیا
کبھی لب پر درود آیا کبھی لب پر سلام آیا

سفینہ جب گھرا میرا حوادث کے تھپیڑوں میں
پئے تسکین خاطر لب پہ میرے ان کا نام آیا

مرے مجروح دل کو ہوگئی تسکین یوں حاصل
کبھی ان کا سلام آیا کبھی ان کا پیام آیا

بہت تاریک تھی دنیا یہاں ظلمت ہی ظلمت تھی
ہوا روشن جہاں جس وقت وہ ماہِ تمام آیا

حقیقت میں انہیں کے پاس ہے کونین کی دولت
نظر جن اہلِ دل کو جلوۂ حسنِ تمام آیا

مرے اعمالِ بد تو لے چلے تھے نار کی جانب
غلام ہونا ہی ان کا ایسے آڑے وقت کام آیا

مدینہ میں پہنچ کر قلبِ مضطر نے اماں پائی
اگر چہ راہ میں میری حرم بھی اک مقام آیا

کہاں ایسا مقدر تھا کہ مجھ کو یاد کرلیتے
انہیں کا فیض ہے اپنے لئے بھی اب پیام آیا

بتاؤں کیا تمہیں ثاقب ملا کیا نعت گوئی میں
بوقتِ مرگ اپنے ساقیِ کوثر کا جام آیا

غلام آئے ہیں آقا تیرے در پر بے نوا ہو کر

(از: عارف باللہ حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب ثاقب باندوی)

سابق رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند

ولادت ۱۳۴۱ھ - ۱۹۲۳ء وفات ۱۴۱۸ھ - ۱۹۹۷ء

امڈ آئے ہیں سب اہلِ جفا اب با جفا ہو کر
غلام آئے ہیں آقا تیرے در پر بے نوا ہو کر

وفا کا وعدہ تو ہم سے برابر کرتے رہتے ہیں
نہیں ملتے ہیں لیکن وہ کبھی بھی باوفا ہو کر

بتاؤں میں تمہیں ظالم کو یہ جرأت ہوئی کیسے
نبیؐ کی راہ سے ہم ہٹ گئے ہیں بے وفا ہو کر

دکھا سکتے ہیں نقشہ غزوۂ احزاب وخیبر کا
گزاریں زندگی جو ہم غلامِ مصطفیؐ ہو کر

خدا نے جب گدائی اپنے در کی ہم کو بخشی ہے
کسی کے سامنے کیوں ہاتھ پھیلائیں گدا ہو کر

تمہیں کیوں فکرِ روزی ہو، تمہیں کیوں فکرِ راحت ہو
رہیں گے ہم یہاں پر اب تو محکومِ قضا ہو کر

خداوندا مرا بھی حشر اُن کے ساتھ ہوجائے
یہاں سے جو گئے ہیں پیکرِ صدق و صفا ہو کر

عنایت کی نظر کردے الٰہی اپنے ثاقبؔ پر
وہ آیا ہے ترے در پر ترے در کا گدا ہو کر

نظر بس آپ ہی پر ہے شفیع المذنبین میری

(از: عارف باللہ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب ثاقب باندوی)

سابق رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند و بانی جامعہ عربیہ ہتھورا، باندہ

ولادت ۱۳۴۱ھ - ۱۹۲۳ء　　　　وفات ۱۴۱۸ھ - ۱۹۹۷ء

دواؤں سے طبیعت رو بصحت ہے نہیں میری
طبیعت مضطرب ہے، اب نہیں لگتی کہیں میری

نہیں سمجھا کوئی اس درد کو یہ درد کیسا ہے
دواؤں سے شفا ہرگز نہیں ہرگز نہیں میری

علاج اس کا فقط یہ ہے کہ طیبہ ہو نگاہوں میں
دیارِ قدس میں اشکوں سے تر ہو آستیں میری

دیارِ پاک ہوتا اور ہوتی یہ جبیں میری
خدا کی رحمتوں سے زندگی ہوتی حسیں میری

گزر جائے یہ باقی عمر، ان کے آستانے پر
جہاں ہیں سرور عالم، بنے تربت وہیں میری

متاعِ دردِ دل جو مل گئی مشکل سے ملتی ہے
خدا کا فضل ہے حالت تو ایسی تھی نہیں میری

نہ دن میں چین ملتا ہے نہ شب میں نیند آتی ہے
سکوں باقی نہیں ہے، خاطر اندوہ گیں میری

ہوا پیدا اسی غم کے لئے راحت کا طالب ہوں
طلب کرتا ہوں ایسی شئے جو قسمت میں نہیں میری

وہ نقشہ جم گیا ہے اب تو دل میں ذاتِ اقدسؐ کا
تصور میں وہ رہتے ہیں نگاہیں ہوں کہیں میری

ہوا دیوانہ جب سے آپ کا خلوت میں رہتا ہوں
کسی سے بات کرنے کی کوئی خواہش نہیں میری

یہ دنیا دار فانی ہے فقط اک خواب ہے شب کا
جو دیکھا غور سے میں نے تو آنکھیں کھل گئیں میری

کسی لائق نہیں ثاقبؔ مگر بخشش کا طالب ہے
نظر بس آپؐ ہی پر ہے شفیع المذنبینؐ میری

ہوں لاکھوں سلام اُن پر

(از: حضرت مولانا محمد ثانی حسنی ندوی صاحبؒ)

ولادت ۱۳۴۴ھ-۱۹۲۵ء

وہ شافعِ مدنیہ ہیں ہوں لاکھوں سلام ان پر
ہر دل کا سکینہ ہیں، ہوں لاکھوں سلام ان پر

وہ شافعِ محشر ہیں وہ ساقی کوثر ہیں
نازِ مہ و اختر، ہوں لاکھوں سلام ان پر

سرکارِ دو عالمؐ ہیں، ہر ایک کے ہمدم ہیں
وہ نازشِ آدم ہیں لاکھوں سلام ان پر

ہر ایک غلام ان کا، عالی ہے مقام ان کا
ہر لب پہ ہے نام ان کا ہوں لاکھوں سلام ان پر

وہ اعظم و افضل ہیں وہ اکرم و اکمل ہیں
وہ احسن و اجمل ہیں ہوں لاکھوں سلام اُن پر

خلیفہ مجاز شیخ المشائخ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ وفات ۱۴۰۲ھ-۱۹۸۲ء

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(از: حضرت مولانا سید محمد ثانی حسنی ندویؒ)

محمدؐ گر ملیں ہم کو تو آنکھوں کو بچھائیں ہم
کفِ پائے مبارک کو پھر آنکھوں سے لگائیں ہم
خدا کا نام لے لے کر لیں ان کے نام نامی کو
ثنا ان کی کریں ہر دم ان ہی کے گیت گائیں ہم

کریں قربان جان و مال ان کے ہر اشارے پر
ادائیں لاکھ ان کی، ہر ادا پر صدقے جائیں ہم
اگر اللہ پہنچادے ہمیں دربارِ عالی پر
سلام اُن کو کریں آنسو بہائیں دل دکھائیں ہم
سنائیں داستانِ درد و غم، پھر دل سکوں پائے
خدا وہ دن دکھائے، روضۂ اقدس پہ جائیں ہم

عشقِ محبوب خداؐ

(از: حضرت مولانا محمد ثانی حسنی ندویؒ)

تو نے دیکھا روئے انور کو مرے سرکار کے ◆ اے ہلال و بدر تو قابل ہے میرے پیار کے

نور بڑھتا ہی گیا دیدار سے ہر بار کے ◆ اک جھلک سے روئے انور کی بنا تو ماہِ نو

چاندنی تجھ کو ملی صدقے میں اس دیدار کے ◆ کیا حسین دیدار تھا جس سے ہوا تو ماہتاب

یہ کرشمے ہیں جمال روئے پرانوار کے ◆ سارے عالم کو ملی ہے جو بھی دولت حسن کی

ہو تصدق سارا عالم اس دل سرشار سے ◆ اس سراپا حسن کی یادوں سے ہے سرشار دل

میکدہ کا میکدہ قربان اس مے خوار کے ◆ جو بھی ہو سرشار پیکر بادۂ عشقِ نبیؐ

عالم بیدار صدقے اس دل بیدار کے ◆ عشقِ محبوب خداؐ سے جو بھی دل بیدار ہو

گرچہ ہیں مارے ہوئے ہم ذلت وادبار کے ◆ ناز ہے ہم کو کہ ہے اک نسبت عشق آپؐ سے

ہم گلِ تر ہیں اسی اک گلشنِ بے خار کے ◆ جس میں آئی آپؐ کے دم سے بہار اندر بہار

نعتِ محمد ﷺ

(از: عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب پرتاپ گڈھی پاکستان)

وفات ۱۴۳۴ھ - ۲۰۱۳ء

ولادت ۱۳۴۱ھ - ۱۹۲۳ء

ساحل سے لگے گا کبھی میرا بھی سفینہ ✦ دیکھیں گے کبھی شوق سے مکہ و مدینہ

مومن جو فدا نقشِ قدم پاک نبی ﷺ ہو ✦ ہو زیر قدم آج بھی عالم کا خزینہ

گر سنت نبوی ﷺ کی کرے پیروی امت ✦ طوفاں سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

یہ دولت ایماں جو ملی سارے جہاں کو ✦ فیضانِ مدینہ ہے یہ فیضانِ مدینہ

جو قلب پریشاں تھا سدا رنج والم سے ✦ فیضانِ نبوت سے ملا اس کو سکینہ

جو دردِ محبت کا ودیعت تھا ازل سے ✦ مومن پہ ہوا کشف وہ مدفون خزینہ

اے ختم رسل ﷺ کتنے بشر آپ کے صدقے ✦ ہر شر سے ہوئے پاک بنے مثلِ نگینہ

خالی جو ہے انوارِ محبت کی رمق سے ✦ ایک آگ کا دریا سا لگے ہیں وہی سینہ

صدقے میں تیرے ہو گیا وہ رہبر امت ✦ جو کفر کی ظلمت سے تھا ایک عبد کمینہ

فدا تجھ پہ خاک شہر مدینہ

(از: عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب پاکستان)

مبارک تجھے ہو اے ارضِ مدینہ ✦ نبی ﷺ کا ہے یہ شہر مدینہ

ترے پاس جب سید دو جہاں ہیں ✦ نہ کیوں رشکِ افلاک ہو پھر مدینہ

ترے سبز گنبد پہ عالم فدا ہے ✦ فلک جیسے چومے زمینِ مدینہ

ترا ذرہ ذرہ نشانِ نبی ﷺ ہے ✦ فدا تجھ پہ ہیں خاک شہرِ مدینہ

احد کے یہ دامن میں خونِ شہیداں ✦ سبق دے رہا ہے وفائے مدینہ

نشانی ہے اسلام کی عظمتوں کی ✦ صحابہ ؓ کے قدموں سے خاکِ مدینہ

وفاداریوں پر صحابہ ؓ کی اختر ✦ ہے تاریخ روشن یہ شہر مدینہ

راہِ سنت

(از: عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب پرتاپ گڑھیؒ، پاکستان)

ولادت ۱۳۴۱ھ-۱۹۲۳ء وفات ۱۴۳۴ھ-۲۰۱۳ء

عجم کے بیاباں سے مفرور ہوں گا ✦ گلستان طیبہ سے مسرور ہوں گا
میں دیدار گنبد سے مخمور ہوں گا ✦ کبھی نور ہوں گا، کبھی طور ہوں گا
خدا کے کرم کا میں مشکور ہوں گا ✦ کبھی دل میں اپنے نہ مغرور ہوں گا
گناہوں سے اپنے میں رنجور ہوں گا ✦ بہ فیضِ شفاعت میں مغفور ہوں گا
اڑے گی ہوا سے جو خاک مدینہ ✦ میں ایسے غباروں میں مستور ہوں گا
میں روضہ پہ صلِ علیٰ نذر کرکے ✦ بدل نور ہوں گا، بحال نور ہوں گا
مدینہ کے انوار شام و سحر سے ✦ سراپا دل و جان سے مسرور ہوں گا
ہر اک امر میں راہِ سنت پہ چل کر ✦ خدا کے کرم سے میں منصور ہوں گا
اُحد کے شہیدوں کے خون وفا سے ✦ سبق لے کے پابند دستور ہوں گا
مدینہ میں جب قلب و جاں چھوڑ آیا ✦ میں مہجور ہو کر، نہ مہجور ہوں گا
قباء کی زیارت و نفلوں سے اختر ✦ ہر ایک راہِ سنت سے پرنور ہوں گا

خلیفہ مجاز محی السنہ عارف باللہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ہردوئیؒ وفات ۱۴۲۶ھ-۲۰۰۶ء

جنت میں عطا ہم کو مدینہ کی فضا کر

(از: حضرت مولانا محمد ذکی کیفی صاحب عثمانی دیوبندیؒ)

بانی دارالاشاعت کراچی

ولادت ۱۳۴۴ھ - ۱۹۲۵ء　　　وفات ۱۳۹۵ھ - ۱۹۷۵ء

کچھ اشک ندامت کے سوا پاس نہیں ہے ✦ لایا ہوں میں دامن میں یہی اپنے سجا کر

یہ اشک ندامت بھی بڑی چیز ہے اے دل ✦ آنکھوں میں چھپا لے دُرِ مقصود بنا کر

اک بار ہے دل کھول کے رونے کی تمنا ✦ سر روضۂ اقدس پہ ندامت سے جھکا کر

عشاق مدینہ کی دعا ہے یہ خدا سے ✦ جنت میں عطا ہم کو مدینہ کی فضا کر

کچھ اسوۂ حسنیٰ پہ عمل بھی تو کر اے دل! ✦ یہ فرض محبت ہے، اسے بھی تو ادا کر

دنیا کی ہر اک چیز نگاہوں سے چھپا دے ✦ یارب! رخ پر نور کی تصویر دکھا کر

توصیف کا حق کیا ہوا ادا تیری زباں سے ✦ بس ورد زباں صل علیٰ صل علیٰ کر

اے دوست مرے واسطے بس اب یہ دعا کر ✦ کیفی کو الٰہی! غمِ محبوبؐ عطا کر

فرزندِ اکبر مفسر قرآن فقیہ ملت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی دیوبندیؒ ۱۳۹۷ھ-

مری آنکھوں میں سمٹ آئے گا حسنِ کونینؐ

(از: حضرت مولانا محمد ذکی کیفی صاحب عثمانی دیوبندیؒ)

ولادت ۱۳۴۴ھ - ۱۹۲۵ء
وفات ۱۳۹۵ھ - ۱۹۷۵ء

یہ حقیقت ہے کہ جینا وہی جینا ہوگا ◆ جب مرے پیشِ نظر حسنِ مدینہ ہوگا
شوقِ دل راہنما بن کر چلے گا آگے ◆ جب رواں سوئے حرم اپنا سفینہ ہوگا
آنکھ جب روضۂ اقدس کی جھلک دیکھے گی ◆ یا خدا کیسا مبارک وہ مہینہ ہوگا
میری آنکھوں میں سمٹ آئے گا حسنِ کونین ◆ جس طرف آنکھ اٹھاؤں گا مدینہ ہوگا
جب نگاہیں دارِ احمد پر بلائیں لیں گی ◆ صرف آنکھیں ہی نہیں قلب بھی بینا ہوگا
حاضری ہوگی بصد شوق مواجہ کی طرف ◆ دلِ حضوری میں سعادت کا خزینہ ہوگا
نغمۂ وصل علیٰ ہوگا لبوں پر جاری ◆ اور ماتھے پہ ندامت کا پسینہ ہوگا
چومتا نقشِ قدم اُن کے پھروں گا ہر سو ◆ کیسا پُر کیف یہ جینے کا قرینہ ہوگا
بابِ جبریل سے گزروں گا دعائیں پڑھتا ◆ ذوق اور شوق سے معمور یہ سینہ ہوگا
اُن کی جب چشمِ کرم ہوگی دلِ کیفی پر ◆ دل نہیں، پھر تو یہ انمول نگینہ ہوگا

فخرِ اوّلیں

(از: حضرت مولانا محمد ذکی کیفی صاحب عثمانی دیوبندیؒ)

وہ آئے ہیں جہاں میں رحمۃ للعالمینؐ ہوکر ◆ پناہ بیکساں بن کر، شفیع المذنبینؐ ہوکر
خرد کیا کر سکے گی رفعتوں کا ان کی اندازہ ◆ فلک بھی رہ گیا جن کے لئے فرشِ زمیں ہوکر
ضمیر آدمیت میں انہیں کا نور شامل ہے ◆ وہ سب نبیوں کے بعد آئے ہیں فخرِ اولیںؐ ہوکر
قدم بوسی کی دولت مل گئی تھی چند ذروں کو ◆ ابھی تک وہ چمکتے ہیں ستاروں کی جبیں ہوکر
یتیم و بےنوا سمجھا تھا جن کو اہل نخوت نے ◆ جہاں پر چھا گئے وہ سرورِ دنیا و دیں ہوکر
ہزاروں بار اس پر عشرتِ کونین صدقے ہو ◆ غمِ عشقِ نبیؐ رہ جائے جس دل میں مکیں ہوکر
نگاہِ اولیں کیفی جب روضہ پہ ہو یارب ◆ تمنا ہے کہ رہ جائے نگاہِ واپسیں ہوکر

بحرِ علم و حکمت

(از: جناب مولانا محمد ذکی کیفی صاحب عثمانی دیوبندیؒ)

آپؐ ہی کے جلوؤں سے ہر طرف اُجالا ہے ✦ ظلموں سے انسان کو آپؐ نے نکالا ہے
اس کو دین و دنیا کی ہر خوشی میسر ہے ✦ جس نے عشق احمد کو اپنے دل میں پالا ہے
ان کی اک نظر سے قبل ان کی اک نظر کے بعد ✦ ہر طرف اندھیرا تھا ہر طرف اجالا ہے
نغمۂ اذاں بن کر گونجتا ہے نام انؐ کا ✦ جس طرف نظر ڈالو ان کا بول بالا ہے
معرفت کے دریا کے آپؐ ہی شناور ہیں ✦ بحرِ علم و حکمت کو آپؐ نے کھنگالا ہے
اک نظر کرم کی ہو حالِ زارِ کیفیؔ پر ✦ آپؐ نے تو ذروں کو کہکشاں میں ڈھالا ہے

ذرّوں کو آفتاب بنایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

(از: حضرت مولانا محمد ذکی کیفیؔ عثمانی دیوبندیؒ)

جلوہ جمالِ حق کا دکھایا حضورؐ نے ✦ ہر نقش ماسوا کو مٹایا حضورؐ نے
جنت کا راستہ بھی دکھایا حضورؐ نے ✦ دوزخ کی آگ سے بھی بچایا حضورؐ نے
جس پر نگاہ پڑگئی تابندہ ہوگیا ✦ ذروں کو آفتاب بنایا حضورؐ نے
جو راستے کے سنگ گراں تھے بنے ہوئے ✦ اُن کو نشانِ راہ بنایا حضورؐ نے
جس میں سدا بہار ہے، ہر پھول ہر کلی ✦ توحید کا چمن وہ کھلایا حضورؐ نے
بھر لی ہیں ہر گدا نے سعادت سے جھولیاں ✦ رحمت کا وہ خزانہ لٹایا حضورؐ نے
کیفیؔ برا سہی، مگر انؐ کا غلام ہے ✦ اچھا بروں کو کس نے بنایا حضورؐ نے

متاعِ عشق وجنوں

(از: جناب مولانا محمد ذکی کیفی عثمانی دیوبندیؒ)

بانی دارالاشاعت، کراچی

ولادت ۱۳۴۴ھ - ۱۹۲۵ء وفات ۱۳۹۵ھ - ۱۹۷۵ء

مجھ کو بھی ساتھ جانبِ گلزار لے چلو ◆ اے رہروانِ کوچۂ دلدار لے چلو

ہیں جس دیارِ پاک پہ ہر آن رحمتیں ◆ پیہم جہاں ہے بارشِ انوار لے چلو

ذرّے جہاں کے ہمسر ماہ و نجوم ہیں ◆ پھولوں سے بھی حسیں ہیں جہاں خار لے چلو

آئے گا جوش شانِ کریمی کو دیکھ کر ◆ نیکو! تم اپنے ساتھ گنہگار لے چلو

تم ہو بلند بخت نہ صرف نظر کرو ◆ ہوجائے میرا بخت بھی بیدار لے چلو

بے شک متاعِ عشق وجنوں ہے تمہارے پاس ◆ رکھتا ہوں میں دیدۂ خونبار لے چلو

روشن ضمیر قافلے والو! کرم کرو ◆ ساتھ اک تیرہ قلب و سیہ کار لے چلو

میں ہو غریق بحر معاصی مگر ◆ مجھ سے نہ اس طرح سے ہو بیزار لے چلو

مجھ ناتواں و خستہ بیمار پر کرم ◆ اللہ ہو تمہارا مددگار لے چلو

کانٹے جو راہ کے ہیں ہٹاتا چلوں گا میں ◆ آئی جو کوئی وادئ پُر خار لے چلو

میں تشنہ کام عشق ہوں یارو مدد کرو ◆ تم ہو شراب عشق سے سرشار لے چلو

بھاری تھی شب مریض پہ لیکن وہ کٹ گئی ◆ اب ہو رہے ہیں صبح کے آثار لے چلو

ہادیٔ عالمؐ

(از: حضرت مولانا محمد ولی رازی صاحب عثمانی دیوبندی دامت برکاتہم)

اردوئے معریٰ بغیر نقطہ والی نعت

ولادت ۱۳۵۴ھ - ۱۹۳۵ء

ہر دم درود سرور عالمؐ کہا کروں
ہر لمحہ محور روئے مکرم رہا کروں

اسمِ رسولؐ ہوگا مداوائے دردِ دل
صلِّ علیٰ سے دل کے دکھوں کی دوا کروں

ہر سطر اس کی اسوۂ ہادی کی ہو گواہ
اس طرح حالِ احمدِ مرسل لکھا کروں

معمور اس کو کرکے معریٰ سطور سے
ہر کلمہ اس کا دل کے لہو سے لکھا کروں

گر مرحلہ گراں ہے مگر ہو رہے گا طے
اسمِ رسولؐ سے ہی درِ دل کو وا کروں

ہر دم رواں ہو دل سے درودوں کا سلسلہ
طے اس طرح سے راہ کا ہر مرحلہ کروں

دے دوں اگر رسولِؐ مکرم کا واسطہ
دل کی ہر اک مراد ملے، گر دعاء کروں

اس کے علاوہ سارے سہاروں سے ٹوٹ کر
اللہ کے کرم کے سہارے رہا کروں

اُردو کو اس رسالۂ الہام دوں ولی
لوگوں کو دورِ ہادیٔ عالمؐ عطا کروں

خلف الرشید مفسر قرآن فقیہ ملت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی دیوبندیؒ

وہی انبیاء کا امام ہے

(از: حضرت مولانا ابوالوفا صاحب عارف شاہجہاں پوریؒ)

جسے رفعتیں بھی نہ پا سکیں، وہ نبی کی رفعتِ تام ہے
جو زوال سے نہیں آشنا، وہ انہیں کا بدرِ تمام ہے

جو ہے رمز رازِ حیات کا، جو ہے نغمہ سازِ حیات کا
وہ نبی حقؐ پہ درود ہے، وہ حبیب حقؐ پہ سلام ہے

ہے قیام حکم وہ دیں اگر، ہے قعود ان کی جو ہو رضا
بجز ان کی مرضیٔ پاک کے، نہ قعود ہے نہ قیام ہے

بخدا ہے مرضیٔ مصطفیٰؐ، جسے حق کہے، ہے مری رضا
جسے وحیٔ حق کہے خود خدا، وہ انہیں کا پاک کلام ہے

وہ حبیب خالقِ دو جہاں، وہی کنہِ محفلِ کن فکاں
وہ نبی حقؐ وہ رسول ہے، وہی انبیاء کا امام ہے

جو نگاہِ لطف و کرم اٹھے، تو خزاں بھی موسم گل بنے
جو نظر پھرے تو یہ فصلِ گل بھی خزاں کا ایک پیام ہے

بخدا خدا تو نہیں ہیں وہ، مگر ان پہ حق کا وہ پیار ہے
جہاں وہم بھی نہ پہنچ سکے، وہ بلند ان کا مقام ہے

کہیں حشر میں شہِ انبیاءؐ، کہ کدھر ہے عارفِ روسیہ
اسے لاؤ دامنِ عفو میں، وہ ازل سے میرا غلام ہے

ابرِ کرم

(از: مولانا ابوالوفاء عارف شاہجہاں پوری)

گھٹائیں رحمتوں کی چھا گئیں ابر کرم برسے
یہ عالم ہے کہ خارِ طیبہ خوشتر ہیں گل تر سے

یہ کس نے سازِ دل پر نغمۂ نعتِ نبیؐ چھیڑا
صدائیں مرحبا کی آرہی ہیں ہفت کشور سے

زمیں پاک مرقد کی بلندی کوئی کیا جانے
کہ جس کی رفعتوں کے واسطے عرشِ بریں تر سے

خوشا صدق و جلال و حکم و تقویٰ شاہِ والا کا
کوئی پوچھے ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ سے

یہ ناممکن ہے مرجھائی ہوئی کلیاں نہ کھل جائیں
گھٹا رحمت کی دیکھو وہ اٹھی اللہ کے گھر سے

ہلال و بدر میں آئی کہاں سے اتنی تابانی
کلس سے کچھ اڑائی ہے تو کچھ روئے پیمبرؐ سے

غسالہ سید کونین کا میری نگاہوں میں
ہزاروں درجہ بہتر قطرۂ تسنیم و کوثر سے

یہ کس نے زندگی کا صور پھونکا کوہِ فاراں پر
زمیں کیا آسماں تک گونج اٹھا اللہ اکبر سے

وہ کیوں کر قصر جنت کی طرف ہو ملتفت عارفؔ
جگہ مرقد کی طیبہ میں ملے جس کو مقدر سے

یہ صرف تیرا ہی رتبہ ہے کہ......!

(از: محدث کبیر حضرت مولانا قمر الزماں عثمانی صاحب دیوبندی مدظلہ)
استاذ حدیث دار العلوم وقف دیوبند

ولادت ۱۳۵۴ھ - ۱۹۳۵ء

تیرے مراتب کا کیا ٹھکانہ کہ تیرا ہمسر کوئی نہیں ہے
نبی بہت سے ہوئے ہیں لیکن کوئی بھی تجھ سا نہیں ہے

تیری محبت مدار ایمان، تیرا تصور فروغِ ایماں
تیری محبت ملی ہو جس کو کوئی پھر اس کو کمی نہیں ہے

تجھے بھلا کر زمانے والے اگر چہ مائل بہ ارتقاء ہیں
یہ جہل ہے آگہی نہیں ہے، یہ موت ہے زندگی نہیں ہے

یہ صرف تیرا ہی مرتبہ ہے کہ تیری مرضی خدا کا منشاء
خدا بھی ناراض ہے، اسی میں کہ جس میں تیری خوشی نہیں ہے

تجھے بنایا ہے جس نے رہبر، وہ پا گیا دو جہاں کی دولت
تیری تجلی جہاں نہیں ہے وہاں کوئی روشنی نہیں ہے

تیری حقیقی بلندیوں کو قمر کوئی کیا سمجھ سکے گا
جہاں تو پہنچا وہاں سے آگے کوئی بھی منزل رہی نہیں ہے

فروغِ محفل

(از: محدث کبیر حضرت مولانا قمر الزماں صاحب عثمانی دیوبندی)

وجہ فروغ محفلِ امکاں تمہیں تو ہو ✦ قسّام جامِ بادۂ عرفاں تمہیں تو ہو
ہر شورش حیات میں ہر اضطراب میں ✦ تسکینِ قلب وروح کا ساماں تمہیں تو ہو
تمہیں سے ہے یہ زینت دنیائے رنگ وبو ✦ رنگینئ حیات کا عنواں تمہیں تو ہو
افضل ترین خلقِ جہاں آپؐ ہی تو ہیں ✦ سرتاج و شاہ بزمِ رسولاں تمہیں تو ہو
ہم کو ملی جو جنت عظمیٰ وہ آپ ہیں ✦ فرمایا ہم پہ حق نے جو احساں تمہیں تو ہو
امت کو جن کی خیرِ امم کا لقب ملا ✦ وہ نورِ حق وہ نازشِ دوراں تمہیں تو ہو
بندوں کے حق میں آپؐ ہدایت کا ہیں نشاں ✦ عالم کے حق میں رحمتِ یزداں تمہیں تو ہو
ہیں ختم تم پہ دونوں جہاں کی سعادتیں ✦ الطافِ حق کا آخری عنواں تمہیں تو ہو
تم پر نثار تابشِ شمس و قمر تمام ✦ ہر سو جہاں میں جلوہ بداماں تمہیں تو ہو

جہاں میں عظمتِ رسولؐ

(از: فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی مشرف علی صاحب تھانویؒ) ا

سابق شیخ الحدیث ومہتمم دار العلوم الاسلامیہ کامران بلاک، لاہور، پاکستان

نافذ ہو اب جہاں میں شریعت رسولؐ کی ✦ ہو عام کائنات میں سنت رسولؐ کی
اللہ کی رضا ہے محبت رسولؐ کی ✦ ہے پیروی خدا کی اطاعت رسولؐ کی
سجدہ خدا کو زیرِ ہدایت رسولؐ کی ✦ بندے ہیں ہم خدا کے اور امت رسولؐ کی
تشبیہ سے بلند ہے تمثیل سے وراء ✦ ہے بالیقیں جہان میں عظمت رسولؐ کی
انسانوں کو جس نے رشک ملائک بنادیا ✦ لاریب کیمیا ہے وہ صحبت رسولؐ کی
دعویٰ خدا کے عشق کا مقبول ہے جب ہی ✦ کرتا رہے جو دل سے اطاعت رسولؐ کی
طاعت نہیں تو دعوئ الفت فریب ہے ✦ اُلفت نہیں ہے یہ ہے بغاوت رسولؐ کی

ا خلیفہ مجاز عارف باللہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحئی صاحب عارفی صدیقی وفات ۱۴۰۶ھ-۱۹۸۶ء

ذکر مبارک

امیر ملت حضرت مولانا حمید الدین صاحب عاقلؔ حسامیؒ
بانی جامعہ اسلامیہ دار العلوم حیدر آباد و سابق امیر ملت اسلامیہ آندھرا پردیش، ہند

تاج شاہی بھی ٹھوکر میں اپنے رہا، جب کہ دل سے غلام نبی ہو گئے
ان کے در کی فقیری جو ہم کو ملی، دونوں عالم سے ہم بھی غنی ہو گئے

جن کے معبود تھے پتھروں کے صنم، بت کدہ بن گیا تھا خدا کا حرم
ترے فیض صحبت سے اے شاہِ دیں، وہ بھی سر تا پا خود بندگی ہو گئے

صدق صدیقؓ بھی عدل فاروقؓ بھی، سب انہیں کے ہے فیض کرم کا اثر
یہ غلامی میں آئے غنیؓ ہو گئے، وہ فدائی بنے تو علیؓ ہو گئے

عرش پر گھومتی فرش پر گونجتی، اہل دن کی تھی دھڑکن بلالیؓ اذاں
جب سیاہ فام حبشیؓ نے تھامے قدم، لطف سرکار سے سیدی ہو گئے

کون تھا جانتا کون تھا مانتا، ہم تو گمنامیوں کے اندھیرے میں تھے
ان کے ذکر مبارک کی برکت ہے یہ، ہم بھی عاقلؔ جواب عالمی ہو گئے

سلام تم پر

(از: حضرت مولانا کفیل احمد صاحب علوی مدظلہٗ)

استاذ شعبہ صحافت و محقق شیخ الہند اکیڈمی، دار العلوم دیوبند

ولادت ۱۹۳۶ء - ۱۳۵۵ھ

دیارِ جاناں کی عظمتوں سے گزرنے والو سلام تم پر
قدم قدم پہ اذیتوں سے گزرنے والو، سلام تم پر

فضائیں تاریک، دور منزل، قدم قدم آندھیاں، بگولے
رہِ طلب کی صعوبتوں سے گزرنے والو، سلام تم پر

نظام طاغوت کو مٹانے حقیقتوں کے سپاہ لے کر
تمام باطل کی طاقتوں سے گزرنے والو، سلام تم پر

تمہارے جلوؤں کی تابشوں سے نگاہ باطل ہے خیرہ خیرہ
ہجومِ باطل کی ظلمتوں سے گزرنے والو، سلام تم پر

مجھے ذرا سا بھی شک نہیں ہے، تمہاری فتح و ظفر میں لیکن
کچھ اور سنگین راستوں سے گزرنے والو، سلام تم پر

لگی ہے کچھ آگ اس غضب کی سلگ رہی ہیں تمام راہیں
جہنم انگیز راستوں سے گزرنے والو، سلام تم پر

کفیلؔ اک دن پہنچ ہی جائیں گے کامیابی کی منزلوں تک
بہت ہی پر پیچ راستوں سے گزرنے والو، سلام تم پر

خلف الرشید حضرت مولانا جلیل احمد صاحب علوی کیرانویؒ، سابق محدث دار العلوم دیوبند وفات ۱۳۸۸ھ - ۱۹۶۸ء

محمدؐ کا اعلیٰ نظام آگیا

(از حضرت مولانا نسیم احمد صاحب غازی مظاہری بجنوری)
شیخ الحدیث دار العلوم جامع الہدیٰ، گل شہید، مراد آباد

ولادت ۱۳۵۷ھ - ۱۹۳۸ء

زباں پہ مری ان کا نام آگیا ✦ تو گردش میں مستی کا جام آگیا
زباں پہ درود و سلام آگیا ✦ تو مژدۂ دارالسلام آگیا
وہ شاہِ خیرالانام آگیا ✦ تو منزل پہ اپنی غلام آگیا
ہوا عمل جو آقا پہ قربان میرا ✦ بہشت بریں کا پیام آگیا
سنا نام نامی جو عاشق نے ان کا ✦ زباں پر درود و سلام آگیا
لبوں کو مرے رحمتِ حق نے چوما ✦ جب ان پر درود و سلام آگیا
جو پہنچا درِ پاکِ احمدؐ پہ طالب ✦ تو ہاتھوں میں عرفاں کا جام آگیا
جہاں میں جو تشریف لائے محمدؐ ✦ تو سامانِ عیش دوام آگیا
روا اقتدا اب کسی کی نہیں ہے ✦ رسولوں کا جگ میں امام آگیا
ہوئے اہل ایماں کھڑے صف بہ صف ✦ جو وقت سجود و قیام آگیا
مرے کام آئی نہ کوئی عبادت ✦ مرا ٹوٹا دل میرے کام آگیا
نظر آئی ان کی رضا رشکِ جنت ✦ وہ عشق نبی میں مقام آگیا
ہے ساقیٔ کوثر کا فیض عام سب کو ✦ جو چاہے پیئے اذنِ عام آگیا
ہوئی دور ظلمت، منور ہوا جگ ✦ جہاں میں وہ ماہِ تمام آگیا
مدینے کی مے کا جنہیں شوق ہے ✦ تو جام ان کے گھر صبح و شام آگیا
نظام اب کوئی اور جائز نہیں ✦ محمدؐ کا اعلیٰ نظام آگیا
ثنائے نبیؐ کی جو انساں کرے؟ ✦ انِ کی مدحت میں حق کا کلام آگیا
مری نیک بختی میں کیا شک ہے ہمدم ✦ محمدؐ کی امت میں نام آگیا
وہ محشر میں فرمائیں اے کاش غازی ✦ لو دیکھو وہ میرا غلام آگیا

خلیفہ مجاز عارف باللہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمیؒ وفات ۱۴۰۳ھ

فخر رسلؐ

(از: حضرت مولانا محمد احمد صاحب فیض آبادی مدظلہ العالی)

استاذ حدیث وناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند

محمد مصطفیٰ فخر رُسلؐ کا جیسے نام آیا ✦ فرشتوں اور خدا کا عرشِ اعظم سے سلام آیا

اُجالا ہوگیا محفل میں ان کے روئے انور سے ✦ کبھی جب بزم میں وہ حسنِ کل ماہِ تمام آیا

ابوبکرؓ وعمرؓ عثمانؓ علیؓ سب چاند تارے ہیں ✦ انہیں تاروں ہی کے جھرمٹ میں وہ ماہِ تمام آیا

سکون وامن اور عدل ومساوات واخوت کا ✦ تمہارے دم سے ہی دنیا میں اخلاقی نظام آیا

امین و صادق و ہادی بشیر و رحمتِ عالم ✦ لقب لے کر نہ تم سا کوئی بھی عالی مقام آیا

مسلمانو! پڑھو تم بھی درود اس پاک ہستی پر ✦ کہ جس کے واسطے باری تعالیٰ کا سلام آیا

یہی ہے بس تمنا میری اے احمد کہ محشر میں ✦ رسول اللہؐ فرمادیں کہ وہ میرا غلام آیا

میرے نبیؐ کا نام ہے

(از: جناب مولانا مجیبؔ مظاہری بستوی)

صدر انجمن افکار ادب اردو، بستی

ولادت ۱۳۶۳ھ-۱۹۴۴ء

مرے لبوں پہ مرحبا، مرے نبیؐ کا نام ہے ✦ مری زبان پر رواں، درود ہے سلام ہے

بلند تر خدا کے بعد، اُن کا بس مقام ہے ✦ وہؐ انبیاء کا پیشوا، رسولوں کا امام ہے

حضورؐ! میں ہوں آپ کا، مرے حضور آپؐ ہیں ✦ عمل مرا ہے جس پہ وہ حضورؐ کا کلام ہے

جسے حلال وہ کہیں، حلال ہے وہ بالیقیں ✦ حرام جس کو وہ کہیں، وہ بے گماں حرام ہے

میں علم سیکھتا ہوں وہ، خدا کو جو پسند ہے ✦ میری نظر میں سنت نبیؐ کا احترام ہے

حضورؐ حشر میں کہیں گے مجھ کو کتنے پیار سے ✦ شفاعت اس کی میں کروں گا یہ مرا غلام ہے

مجیبؔ انہیں کی یاد سے ملی ہے دل کو روشنی ✦ انہیں کا ذکر صبح ہے، انہیں کا ذکر شام ہے

نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ

(از: حضرت مولانا جمیل احمد صاحب نذیری)

وہ رات دلکش و شبنمی کہ سحر میں اُس کی تھی تازگی
جو گودِ آمنہ ہوئی ہری اور ان کے گھر میں ہوئی خوشی
تو ہر ایک شئے پکار اٹھی، نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ
زمیں آسماں ہوئی، نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ

نہ تو ولولہ، نہ تو زندگی، نہ حوصلہ، نہ امنگ ہی
وہ تھکی تھکی، وہ رکی رکی، بڑی مضمحل کائنات تھی
یہی گفتگو، یہی بات تھی، یہی راگ تھی، یہی راگنی
کہ گھڑی تھی انتظار کی، نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ

اٹھا کس طرح کا یہ غلغلہ، ذرا دیکھو کون ہے آگیا
وہ جو ابرِ یاس تھا چھٹ گیا، کہ رنگ دہر نکھر گیا
بڑھی صحنِ گل میں جو دلکشی تو گلوں میں اور آئی تازگی
اور کلی چٹک کے یوں بول اٹھی، نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ

وہ عجب جلال و جمال تھا، ہر ایک اُن پہ نہال تھا
جو تھا حسن، بے مثال تھا، وہ کمال لازوال تھا
اٹھائی جس طرف نظر، دلوں پہ یہ ہوا اثر
کہ زندگی سنور گئی، نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ

جو تھا فیض ذاتِ مصطفیٰ! کوئی کیا بتا سکے بھلا
کہ جمیلؔ عہدِ طفلگی میں ہی نظر آیا سب کو یہ معجزہ
کہ جو لاغر و نحیف تھی، حلیمہؓ سعدیہ کی اونٹنی
نہ کہیں تھمی نہ کہیں رکی، نبیؐ نبیؐ نبیؐ نبیؐ

شوقِ فراواں

(از: مولانا قاضی عابد علی وجدی الحسینی شہر قاضی بھوپال)
سابق شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ ترجمہ والی مسجد، بھوپال

وفات ۱۴۱۱ھ—۱۹۹۰ء

تری سرکار میں شوقِ فراواں لے کے آیا ہوں
ترے دیدار کا آنکھوں میں ارماں لے کے آیا ہوں

محبت ہی محبت کوندتی ہے میرے خرمن میں
تڑپتی ہے جو دل میں برقِ لرزاں لے کے آیا ہوں

غمِ الفت کی مشعل جل رہی ہے میرے سینہ میں
جو کچھ باطن میں ہے وہ سوزِ پنہاں لے کے آیا ہوں

محمدؐ کی غلامی بادشاہی دو جہاں کی ہے
حقیقی عزت و رفعت کے ساماں لے کے آیا ہوں

نچھاور کر ہی دوں سب کچھ ترے قدموں پہ اے آقاؐ
مگر افسوس کہ عمرِ گریزاں لے کے آیا ہوں

بھلانا چاہا تھا جس کو زمانے کی ہواؤں نے
ازل میں جو کیا تھا عہد و پیماں لے کے آیا ہوں

ترے دربار خالی ہاتھ آیا ہوں مگر دل میں
نیاز و انکسار و عجز و انساں لے کے آیا ہوں

محبت زندگی میری محبت بندگی میری
میں اپنے درد کا خود آپ درماں لے کے آیا ہوں

ہزاروں آرزوئیں زندگی کی دفن ہیں دل میں
میں اپنے سینہ میں شہرِ خموشاں لے کے آیا ہوں

پروانۂ شمعِ مصطفیٰ ﷺ

(از: مولانا قاضی عابد علی وجدیؔ الحسینی شہر قاضی بھوپال)

سابق شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ ترجمہ والی مسجد، بھوپال

وفات ۱۴۱۱ھ—۱۹۹۰ء

اسی محبوبِ عالم کا ازل سے ہوں میں دیوانہ ◆ دیا دل کو کیا ہے وہ باندازِ حکیمانہ
تڑپنا، آگ میں جلنا اور جل کر خاک ہو جانا ◆ مجھے آتا ہے عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں ہو کے پروانہ
وہی ہیں ساقیِ کوثر، وہی ہیں صدر میخانہ ◆ بجھے گی تشنگی میری انہی سے دونوں عالم میں
پلا دے مجھکو دستِ خاص سے وحدت کا پیمانہ ◆ ہوا ہوں خود پرستی میں کثرت آشنا ساقی
محمد کیا ہیں؟ اک آئینۂ اسرارِ میخانہ ◆ دمِ عیسیٰ، یدِ موسیٰ جمالِ یوسفِ کنعاں
کسی نے بھی حقیقت کو نہیں ہے آپ کی جانا ◆ محمد ﷺ برزخِ کبریٰ محمد ﷺ مظہرِ اعلیٰ
جہاں ہے جلوہ ہائے گونا گوں سے آئینہ خانہ ◆ زمین و آسماں سے منعکس ہے نورِ حضرت کا
صبا آوارہ، گل نا آشنا اور سبزہ بیگانہ ◆ چمن میں طرح ڈالی عاشقی کی جب یہ عالم تھا
نظر آتی ہے ہر ہر شکل میں تصویرِ جانانہ ◆ حجابِ لالہ و گل میں، نقابِ ماہِ انجم میں
ہر اک پر ان کی بارش ہے یگانہ ہو کہ بیگانہ ◆ وہ بن کر ابرِ رحمت چھائے ہیں سارے زمانہ پر
ہوا تخریب کے ہاتھوں یہ گلشن جب کہ ویرانہ ◆ انہیں کے دم سے پھر گلزارِ ہستی میں بہار آئی
فقیری میں دکھائی جس نے اپنی شانِ شاہانہ ◆ لٹائے فیض کے موتی ہر اک مشتاق پر اس نے
حقیقت بن گئی تھی معرفت کی ایک افسانہ ◆ نکالا جس نے درِ معرفت کو بحرِ معنیٰ سے
ہوا کرتے ہیں عاشق کے مگر انداز دیوانہ ◆ نظر ہے میری روضہ پر، کبھی ہے سبز گنبد پر
ترے قدموں میں اے آقا دل و جاں میرا نذرانہ ◆ میں خالی ہاتھ آیا ہوں ترے دربارِ عالی میں
فدا ہو جاؤں شمعِ مصطفیٰ ﷺ پر بن کے پروانہ ◆ تمنائے دلی اپنی یہی ہے آخری وجدیؔ

عرشِ بریں

(از: حضرت مولانا محمد عثمان احمد صاحب قاسمی جونپوریؒ)

وفات ۱۴۱۷ھ - ۱۹۹۸ء

اس وقت مدینے کی سحر دیکھ رہا ہوں ✦ ذرّے نہیں تابندہ گہر دیکھ رہا ہوں
جس گھر کی فضیلت ہے فزوں عرشِ بریں سے ✦ سرکار دو عالمؐ کا وہ گھر دیکھ رہا ہوں
رہ رہ کے سنا ہی دیا فرقت کا فسانہ ✦ اب اپنی دعاؤں میں اثر دیکھ رہا ہوں
جبرئیلؑ جہاں آتے تھے قرآن سنانے ✦ وہ مسجد و محراب وہ در دیکھ رہا ہوں
پرنور وہ کوچے جہاں سرکارؐ چلے ہیں ✦ اس وقت وہی راہ گذر دیکھ رہا ہوں
جالی کی طرف آنکھ نہیں اٹھتی ادب سے ✦ دیکھا نہیں جاتا ہے مگر دیکھ رہا ہوں
آنکھوں میں ہے اب گنبد خضریٰ کی تجلّی ✦ بے نور ہیں کیوں شمس و قمر دیکھ رہا ہوں
نادم ہوں کہ انبار گناہوں کا ہے سر پر ✦ اس پر یہ مدینے کا سفر دیکھ رہا ہوں
وہ جس کے لئے ہند میں آنکھیں تھیں ترسیں ✦ وہ نور یہاں آٹھ پہر دیکھ رہا ہوں
اللہ رے سرکارؐ کے دربار کی عظمت ✦ خم حضرت جبرئیلؑ کا سر دیکھ رہا ہوں
اخبار کا ہر صفحہ مقدس ہے یہاں پر ✦ مکے کی، مدینے کی، خبر دیکھ رہا ہوں
سودا ے جنوں کم نہ ہوا اور فزوں ہے ✦ بیتاب وہی قلب و جگر دیکھ رہا ہوں
الفاظ میں عثمان بھلا کیسے بیاں ہو ✦ جو خاص عنایت کی نظر دیکھ رہا ہوں

ملا ہے آپ کے در سے میرا مقام مجھے

(از ادیب العصر حضرت مولانا ریاست علی صاحب ظفرؔ بجنوری دامت برکاتہم)
استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند و نائب صدر جمعیۃ علماء ہند

ولادت ۱۳۵۹ھ-۱۹۴۰ء

فنا ہوا تو ملی منزل سلام مجھے ✦ کمال بادہ کشی ہے شکست جام مجھے
عنایتوں کا یہ عالم کہ زندگی ہمہ کیف ✦ اب اور جو ملے رحمت تمام مجھے
نمود صبح سعادت نجوم درآغوش ✦ ملا ہے مہر رسالت سے یہ پیام مجھے
چلا ہوں سوئے حرم اور کہکشاں پہ دوش ✦ فریب زیست نے رکھا تھا زیر دام مجھے
ہوا بہ نطق محمدؐ کلام حق کا نزول ✦ کمال نطق بشر ہے ترا کلام مجھے
خوشا یہ شرف گرامی کا فران عجم ✦ سمجھ رہے ہیں ترے در کا ننگ و نام مجھے
بحد نعت گرامی یہی کہے گا بشر ✦ ملا ہے آپ کے در سے مرا مقام مجھے
زمانہ آنکھ سے دیکھے گا محشر جذبات ✦ کبھی حضورؐ کے بخشا جو اذن عام مجھے
ہر اک بہار نے آ کر تیری شہادت دی ✦ چمن چمن سے ہے ترا پیام مجھے
بہار مدح مسلسل ہے تا بعرش بریں ✦ خدا کے ساتھ ملا ہے ترا ہی نام مجھے
ظفرؔ نہ پوچھ قیامت ہے وہ نظر جس نے ✦ سکھا دیا ہے تمنا کا احترام مجھے

تربیت یافتہ فخر المحدثین حضرت علامہ سید فخر الدین صاحب مرادآبادیؒ سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند وفات ۱۳۹۲ھ

سرورِ دو جہاںؐ

(از: حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمٰن نشاطؔ عثمانی دیوبندیؒ)

سابق مفتی دار العلوم دیوبند

ولادت ۱۳۶۱ھ - ۱۹۴۲ء   وفات ۱۴۲۷ھ - ۲۰۰۶ء

ظلمتِ کفر ہر سمت چھائی ہوئی، کفر کا بول بالا بصد رنگ تھا
سرورِ دو جہاںؐ لائے تشریف جب، حلقہ نورِ وحدت بہت تنگ تھا

کوہِ فاراں سے وحدت کی گونجی صداء قریۂ کفر میں کھلبلی مچ گئی
جس کو صادق امیں تھا پکارا گیا، اب اسی سے ہر اک برسرِ جنگ تھا

شہر مکہ میں جس کو ستایا گیا جس جس پہ طائف میں مشقِ ستم کی گئی
جرم اس کا تھا اعلانِ رشد و ہدی اور سزا جرم کی خشت تھی سنگ تھا

جتنا آوازِ حق کو دبایا گیا بڑھ گئیں اور بھی اس کی رعنائیاں
نورِ ایماں سے دل جگمگانے لگے، ظلمتِ کفر کا قافلہ دنگ تھا

پھر ہوا یہ کہ توحید کی آنچ سے، شرک کے بت پگھل کر فنا ہو گئے
کیا کلامِ رسالت کی تاثیر تھی کیا زبانِ رسالت کا آہنگ تھا

نعرۂ حق کی ہر سمت گونجی صدا چشمِ باطل کی حیرانیاں بڑھ گئیں
اے نشاطؔ اس پہ سب کچھ ہوا اپنا فدا، موم ہو کر بھی جو فاتحِ سنگ تھا

رفعتِ سلطانِ مدینہؐ

(از: حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمٰن صاحب نشاطؔ عثمانی دیوبندیؒ)

سابق نائب مفتی دار العلوم دیوبند

ولادت ۱۳۶۱ھ-۱۹۴۲ء وفات ۱۴۲۷ھ-۲۰۰۶ء

تا عرش بریں مدحتِ سلطانِ مدینہؐ ✦ اے صلِ علیٰ رفعتِ سلطانِ مدینہؐ

ہر شاہ و گدا بندۂ پیغام رسالتؐ ✦ اللہ غنی عظمتِ سلطانِ مدینہؐ

دشمن پہ بھی بارانِ عنایات مسلسل ✦ فیضان بکف رحمتِ سلطانِ مدینہؐ

ہر جلوہ گہِ ارض و سماوات سے افضل ✦ آرام گہِ حضرتِ سلطانِ مدینہؐ

دنیا کو دیا درس مساوات و اخوت ✦ ہے فضلِ خدا بعثتِ سلطانِ مدینہؐ

بندوں کی اسیری سے رہائی کے معلم ✦ تکریمِ بشر برکتِ سلطانِ مدینہؐ

ہوں میں بھی نشاطؔ غمِ سرکارؐ کا طالب ✦ من جملہ کلِ امتِ سلطانِ مدینہؐ

حفیدِ ارجمند عارف باللہ مفتی اعظم اول حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانی دیوبندیؒ وفات ۱۳۴۷ھ ۱۹۲۸ء

بحضور خیر الانام ﷺ

(از حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمن صاحب نشاط عثمانی دیوبندی)

سابق مفتی دارالعلوم دیوبند

ولادت ۱۳۶۱ھ-۱۹۴۲ء وفات ۱۴۲۷ھ-۲۰۰۶ء

حبیب یزداں شفیعِ اعظم، درود اُن پر سلام اُن پر
نبیِ رحمت رسولِ اکرم، درود اُن پر سلام اُن پر

وہ جن کی آمد درود برکت، وہ جن کی بعثت سراجِ امت
پیام جن کا محیطِ عالم، درود ان پر سلام ان پر

وہ جن کو رب نے عروج بخشا، کلاہِ معراج کے وہ حامل
وہ صاحبِ رفعتِ مجسم، درود ان پر سلام ان پر

وہ تذکرہ جن کا جزوِ ایماں وہ ذکر کا سکوں کا عنواں
جراحتوں پر شفا کا مرہم درود ان پر سلام ان پر

وہ جن کے اخلاق کے علو پر، کلام پروردگار شاہد
وہ رحمتوں شفقتوں کا سنگم درود ان پر سلام ان پر

وہ زینتِ عظمتِ امامت، وہ خاتمِ منصبِ رسالت
وہ نازش و فخرِ ابنِ آدم، درود ان پر سلام ان پر

وہ عاصیوں پر سحابِ شفقت، شفیعِ امت، کفیلِ جنت
وہ حشر کے دن نشاطِ پیہم درود ان پر سلام ان پر

اُن پہ لاکھوں درود اُن پہ لاکھوں سلام

(از: مناظر اسلام حضرت مولانا امام علی دانشؔ قاسمیؒ)
سابق صدر المدرسین مدرسہ محمدیہ محمدی، لکھیم پور

وفات ۱۴۳۵ھ-۲۰۱۴ء

فخرِ انسانیت انبیاء کے امام ✦ آسمانِ ہدایت کے ماہِ تمام
دونوں عالم کے سرتاج خیرالانام ✦ احمد مصطفیٰ مجتبیٰ کا کلام
نام نامی لبوں پر بصد احترام
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

خواب غفلت میں انساں تھا سویا ہوا ✦ سارے عالم پہ چھائی تھی کالی گھٹا
یک بیک سوئے بطحا جو چمکی کرن ✦ رات رخصت ہوئی اور سویرا ہوا
نور سے جگمگانے لگے صبح وشام
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

کبر ونخوت کے بت ٹوٹ کر گر پڑے ✦ ظلم وطغیاں کے آتش کدے بجھ گئے
عدل و انصاف کی روشنی چھا گئی ✦ امن اور شانتی کے دیے جل گئے
آگیا مصطفیٰؐ کا خدائی نظام
ان پہ لاکھوں درود۔ ان پہ لاکھوں سلام

گلشن دہر میں آئی تازہ بہار ✦ کھل گئے پھول کلیوں پہ آیا نکھار
ذرہ ذرہ مہکنے لگا مشک بار ✦ ڈالی ڈالی نے پہنا ہے غنچوں کا ہار
مفت ملتے ہیں تسنیم و کوثر کے جام
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

حق پرستوں کا ہر حال میں ساتھ دو ✦ ظلم کے راستہ پر نہ ہرگز چلو
رحم اس پہ خدا کو بھی آتا نہیں ✦ جو ستاتا ہے مظلوم مخلوق کو
یہ ہیں میرے نبیؐ کا پیارا پیام
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

مٹ گئی قیصرِ روم کی سلطنت ✦ پارہ پارہ ہوا تاجِ کسرائیت
گر پڑیں ڈر کے شیطان کی مورتیں ✦ جس طرف بھی گئے وہ فرشتہ صفت
اللہ اللہ غلاموں کا ان کے مقام
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

جسم سے روح جب ہو رہی ہو جدا ✦ ایسی حالت میں کر، یہ کرم اے خدا
دل میں تصویر ہو روضۂ پاک کی ✦ لب پہ جاری رہے کلمۂ طیبہ
میرے بگڑے ہوئے سارے بن جائیں کام
ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

قطعہ

چمکتا رہے تیرے روضہ کا منظر
سلامت رہے تیرے روضہ کی جالی
ہمیں بھی عطا ہو وہ شوق ابوذرؓ
ہمیں بھی عطا ہو، جذبۂ بلالیؓ

(حضرت مدنیؒ)

محمدؐ کے شہر میں

(از: مناظر اسلام حضرت مولانا امام علی دانش صاحب قاسمیؒ)

وفات ۱۴۳۵ھ-۲۰۱۴ء

ہر شے مہک رہی ہے محمدؐ کے شہر میں ✦ خوشبو بسی ہوئی ہے محمدؐ کے شہر میں
چالیس وقت پڑھ کے نمازیں خرید لو ✦ جنت بھی بک رہی ہے محمدؐ کے شہر میں
جس سمت دیکھتا ہوں برستی ہیں رحمتیں ✦ بخشش کی کیا کمی ہے محمدؐ کے شہر میں
کس کس کا تذکرہ کروں، کس کس کا نام لوں ✦ ہر شئے میں دل کشی ہے محمدؐ کے شہر میں
دانش ہمارے دل میں تھی جتنی بھی آرزو ✦ پوری وہ ہوگئی ہے محمدؐ کے شہر میں

جو لوگ محمدؐ کے وفادار نہیں ہیں

(از: حضرت مولانا امام علی دانش صاحب قاسمیؒ)

جو لوگ محمدؐ کے وفادار نہیں ہیں ✦ اللہ کی رحمت کے بھی حقدار نہیں ہیں
حاصل ہے جنہیں عشق محمدؐ کا خزانہ ✦ کونین کی دولت کے طلب گار نہیں ہیں
جن کو ہے محمدؐ کے طریقوں سے عداوت ✦ وہ ان کی غلامی کے سزاوار نہیں ہیں
جو دین ہمیں دے گئے شاہِ مدینہ ✦ وہ دین بدلنے کو ہم تیار نہیں ہیں
پیمانِ وفا ان سے نبھائیں گے ہمیشہ ✦ مجرم ہیں خطا کار ہیں غدار نہیں ہیں
سوئی ہوئی قوموں کو جو آئے تھے جگانے ✦ افسوس ہے افسوس وہ بیدار نہیں ہیں
کس گر سے محمدؐ کے فدائی ہیں وہ بنتے ✦ اغیار کی رسموں سے جو بیزار نہیں ہیں
سمجھتے ہیں نہ سمجھیں گے کبھی دین وہ دانش ✦ اصحاب نبیؐ کے جو وفادار نہیں ہیں

قاصد حرم کی فریاد

(از: ادیب اریب حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی مدظلہٗ)

استاذ ادب عربی و نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

مدینے کی یادیں ستاتی ہیں مجھ کو ◆ الٰہی بدیر اب رُلانا نہ مجھ کو
اے آقا یہ بعدِ مساوت ہے کب تک ◆ بعجلت مدینہ بلا لینا مجھ کو
بصد شوق ان کے میں قدموں کو چوموں ◆ خدایا یہ لمحہ عطا کرنا مجھ کو
میں جا کے نظروں سے گنبد کو دیکھوں ◆ تو ہوش و خرد بھی تو دیدینا مجھ کو
شرابِ تبسم میں آنکھوں سے پی لوں ◆ تو بدمست و مدہوش کردینا مجھ کو
مدینہ کی گلیوں میں مجنوں کے مانند ◆ پھروں میں یہ تمغہ عطا کرنا مجھ کو
ہے تو کعبہ بھی جانا ضروری مگر ◆ درِ کعبہ اوّل دکھا دینا مجھ کو
مدینہ محمدؐ کا ہے بابِ کعبہ ◆ درِ بیت پر پہلے پہنچانا مجھ کو
تمنا ہے یہ عبدالخالق کی رب سے ◆ برابر مدینہ بلا لینا مجھ کو

دربارِ رسالت

(از: حضرت مولانا شوکت صاحب قاسمی)

شب غم میری پلکوں پر ستارے جگمگائے ہیں ◆ حبیب کبریا یادوں میں جب تشریف لائے ہیں
خلش دل میں جگر میں درد ہے آنکھوں میں آنسو ہیں ◆ درِ رحمت سے دیوانے یہ تحفے لے کے آئے ہیں
سنبھل اے گردشِ دوراں یہ دربارِ رسالت ہے ◆ یہاں آ کر سبھی نے اپنے اپنے سر جھکائے ہیں
زبانِ عشق میں اکسیر اعظم جس کو کہتے ہیں ◆ اسی خاکِ شفا سے اپنا دامن بھر کے لائے ہیں
وہ دیکھو جان دیدی پھر کسی نے ان کے قدموں پر ◆ وہ پھر کچھ لوگ کاندھوں پر جنازہ لے کے آئے ہیں
چھلک اٹھا ہے جب پیمانہ ضبطِ الم شوکت ◆ خزانے رحمتوں کے رحمتِ حق نے لٹائے ہیں

گنہگار محشر میں

(از: حضرت مولانا قاری عبدالرؤف صاحب حیاتؔ بلند شہری)
استاذ تجوید و قراءت دارالعلوم دیوبند
ولادت ۱۳۸۵ھ - ۱۹۶۰ء

کب سوز فرقت مٹائیں گے آقاؐ ◆ مجھے کب مدینہ بلائیں گے آقاؐ
قیامت میں تشنہ لبی جب بڑھے گی ◆ تو بھر بھر کے کوثر پلائیں گے آقاؐ
کریں گے سبھی نفسی نفسی وہاں جب ◆ شفاعت کو ایسے میں جائیں گے آقاؐ
عذابوں کا گر سامنا ہوگا ہم کو ◆ تو کملی میں اپنی چھپائیں گے آقاؐ
ترا غم ہمیں دو جہاں سے ہے پیارا ◆ ترے غم سے دل ہم سجائیں گے آقاؐ
گنہگار محشر میں ہوں گے جو مضطر ◆ تو روتے ہوؤں کو ہنسائیں گے آقاؐ
حیاتؔ حزیں خلد بھی چھوڑ دینا ◆ غلامی گر اپنی دلائیں گے آقاؐ

مدینہ مقام ہو

(از: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرحمٰن ساجد الاعظمی)
استاذ مدرسہ عربیہ امدادیہ مرادآباد

دل میں یہ آرزو ہے مدینہ مقام ہو ◆ روضہ کے آس پاس مری صبح و شام ہو
دل میں ہو تیری یاد زباں پر ہو تیرا ذکر ◆ اے کاش! عمر اپنی کچھ ایسے تمام ہو
نسبت سے تیری منزل معراج پا گئے ◆ شاہ و گدا ہو یا کوئی ادنیٰ غلام ہو
تعریف ان کی کیسے بیاں کر سکے کوئی ◆ بعد از خدا بزرگ فقط جن کا نام ہو
دارِ فنا سے جب ہو مرا آخری سفر ◆ حمد خدا ہو لب پہ مرے ان کا نام ہو
ساجدؔ ادب سے نعت نبیؐ اس پہ ختم کر ◆ لاکھوں درود ان پہ کروڑوں سلام ہو

مکاں میں آمنہ کے آج وہ ماہِ تمام آیا

(از: حضرت مولانا اسد اللہ صاحب اسدؔ قاسمی جلال پوری)

مدرس مدرسہ کرامتیہ دار الفیض، جلال پور

خدایا کس کا یہ میری زباں پر آج نام آیا ◆ لبوں نے میرے اس کو چوما پھر درود سلام آیا
مکاں روشن جہاں روشن دو عالم جگمگا اٹھے ◆ مکاں میں آمنہ کے آج وہ ماہِ تمام آیا
امام القبلتین آئے، امام الانبیاء آئے ◆ نہیں ہو کر کو عالم میں نبیوں کا امام آیا
میرے آقاؐ شفیع عاصیاں ہیں ساقیٔ کوثر ◆ طفیل ان کے ہے امت کے لئے کوثر کا جام آیا
ہیں اخلاق محمدؐ بیگماں تفسیر قرآنی ◆ محمد مصطفیٰؐ کی نعت میں رب کا کلام آیا
ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ علیؓ ہیں تاجور ایسے ◆ نہیں ان سے کبھی بہتر حکومت کا نظام آیا
محبت سے پکارا رب نے یٰسین کہہ کے اور طٰہٰ ◆ پھر اس کے بعد عظمت اور شفقت کا پیام آیا
محمدؐ اور ان کی ماننا ہے شرط ایماں کی ◆ نہیں بے ان کی مانے کوئی انساں شاد کام آیا
سراپا غرق عصیاں ہوں مگر ہوں مطمئن اُن سے ◆ بروز حشر کہہ دوں گا محمدؐ کا غلام آیا
خوشی سے جھومتا ہوگا اسدؔ فرطِ مسرت سے ◆ جو وہ کہہ دیں اسد کا میرے مداحوں میں نام آیا

نبی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(از: حضرت مولانا ولی اللہ ولی قاسمی بستوی مدظلہ)

مدرس جامعہ اشاعت العلوم اکل کوا مہاراشٹر

جمالِ حق کی روشنی، رخِ قمر کی چاندنی ◆ وہ بلبلوں کی راگنی، کلامِ رب کی چاشنی
تھی کفر و شرک کی جاں کنی، بتوں پہ چھائی مردنی ◆ ہوئی یوں آمدِ نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ
وہ صاحبِ کتاب ہیں، ہدایتوں کا باب ہیں ◆ خدا کا انتخاب ہیں، رسولؐ لاجواب ہیں
جہاں پہ رکھ دیا قدم، وہ سرزمیں ہے محترم ◆ ہے شمعِ نورِ ایزدی نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ
حبیبِ کبریا ہیں وہ، طبیبِ دوسرا ہیں وہ ◆ بہارِ جاں فزا ہیں وہ، دوائے غم زدا ہیں وہ
لئے کتابِ حق نما، ہوئے جہاں میں رونما ◆ ملی متاعِ سرمدی نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ
ہو لامکاں چلے نبیؐ، تو آرزو تھی دید کی ◆ گھٹا تھی سر پہ نور کی، ملی رسل کی سروری
قدم قدم پہ رحمتیں، روش روش پہ برکتیں ◆ تھی ہر ادا میں دل کشی نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ
صحابہؓ بے شمار تھے، قطار در قطار تھے ◆ وہ دین کی بہار تھے، نبی پہ جاں نثار تھے
وہ تھے خدا کے اولیاء، دلوں میں سوز و ساز تھا ◆ وہ کہہ رہے تھے سب یہی نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ
چلے جو حضرت عمرؓ کہ لیں رسولؐ کی خبر ◆ پڑی نعیمؓ کی نظر، کہاں چلو بہن کے گھر
سنا ہے جب کلام کو، اس آخری پیام کو ◆ تو کہہ پڑے عمرؓ یہی نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ
وہ جستجو رسول کی، دعائیں تھیں حصول کی ◆ تھی دشمنی فضول کی، نبی کی راہ پھول تھی
بس ایک نگاہِ کبریا، نے سارا کام کر دیا ◆ زباں پہ آگیا یہی نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ
وہ حضرت بلالؓ تھے، نبی کے ہم خیال تھے ◆ فنائے ذوالجلال تھے، بڑی ہی خوش خصال تھے
بدن تھا تختۂ ستم، خدا کا اُن پہ تھا کرم ◆ رہے پکارتے یہی نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ
مدینہ دین کا چمن، نبی کا بن گیا وطن ◆ ہے شمعِ نور ضو فگن، فدا ہیں میرے جان و تن
جب آئے سید البشر تو اہلِ طیبہ جھوم کر ◆ لگے پکارنے سبھی نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ
ولی کی ہے یہی دعا، ملے رضائے کبریا ◆ رسولؐ پر ہوں جاں فدا، کرم کی بھیک ہو عطا
ہو جب حرم میں حاضری، ہو بارگہ رسول کی ◆ تو میرے لب پہ ہو یہی نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ، نبیؐ

وہ مدینہ کیا مقام ہے

(از حضرت مولانا محمد زبیر صاحب قاسمی اعظمی)

وہ حبیب رب انام ہے، وہ جہاں کی فصل بہار ہے
جسے لوگ کہتے ہیں مصطفیٰ، وہی سب کے دل کا قرار ہے
وہی زیب کون و مکان بھی ہے، وہی کائنات کی جاں بھی ہے
ہے اسی کے نام کا معجزہ کہ کلی کلی پہ نکھار ہے
وہی شاہ اہل حرم بھی ہے، وہی تاجدار عجم بھی ہے
وہ کہ عفو جس کا طریق ہے وہ کہ رحم جس کا شعار ہے
ترا ذکر ارض و فلک میں ہے، تری بات انس و ملک میں ہے
جو ترے خیال میں غرق ہے اسے بے پئے بھی خمار ہے
جہاں نور حق کی ہیں بارشیں، جہاں برکتیں جہاں رحمتیں
وہ مدینہ کیسا مقام ہے، وہ دیار کیسا دیار ہے
کوئی گالی دیتا ہے جو سنگ دل، تو نہ ہوتے اس سے وہ تنگ دل
نہیں مثل ان کا جہاں میں، جنہیں دشمنوں سے بھی پیار ہے
کبھی ہو جو روضے پہ حاضری، تو زبیر اتنا کہوں گا میں
مرا دل تمہاری متاع ہے، مری جان تم پہ نثار ہے

فخر رسل محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

(از: حضرت مولانا قاری عبدالرؤف صاحب حیاتؔ بلند شہری)

استاذ تجوید وقراءت دارالعلوم دیوبند

ولادت ۱۳۸۵ھ - ۱۹۶۰ء

لا الٰہ الا اللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ ✦ فخر رسل محبوب خدا محمد رسول اللہ

آپ جو آئے دنیا میں، کفر کی ظلمت دور ہوئی ✦ نور جہاں میں پھیل گیا سبحان اللہ سبحان اللہ

لا الٰہ الا اللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ ✦ فخر رسول محبوب خدا محمد رسول اللہ

جب حشر میں نفسی نفسی کا ہر سمت عجب منظور ہوگا ✦ آئیں گے شفاعت اس دم حبیب اللہ حبیب اللہ

لا الٰہ الا اللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ ✦ فخر رسل محبوب خدا محمد رسول اللہ

مہتاب رسالت نے جس دم احکام شریعت بتلائے ✦ دشمن بھی یہی چلا اٹھے رسول اللہ، رسول اللہ

لا الٰہ الا اللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ ✦ فخر رسل محبوب خدا محمد رسول اللہ

قرآن جو نازل تم پہ ہوا اعجاز بیاں ہے وہ اس کا ✦ کفار بھی سن کر کہنے لگے کلام اللہ کلام اللہ

لا الٰہ الا اللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ ✦ فخر رسل محبوب خدا محمد رسول اللہ

کیا شان تمہاری امت کی وہ حق سے ملی عظمت جس کو ✦ کرتے ہیں تمنا جس کے لئے کلیم اللہ روح اللہ

لا الٰہ الا اللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ ✦ فخر رسل محبوب خدا محمد رسول اللہ

دن رات تمہاری فرقت میں حیاتؔ تڑپتا ہے ✦ طیبہ میں اسے بلوا لیجئے نبی اللہ نبی اللہ

لا الٰہ الا اللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ ✦ فخر رسل محبوب خدا محمد رسول اللہ

کی فاقہ کشی امت کے لئے گالی بھی سنیں پتھر بھی سہے ✦ معراج میں کی بخشش کی دعا جزاک اللہ جزاک اللہ

لا الٰہ الا اللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ ✦ فخر رسل محبوب خدا محمد رسول اللہ

وہ میرا نبیؐ ہے

(از: حضرت مولانا قاری احسان محسن صاحب قاسمی مدظلہٗ)

ناظم اعلیٰ جامعہ قاسم العلوم، کٹیسرہ، ضلع مظفر نگر یوپی

وہ جس کے لئے محفل کونین سجی ہے
فردوس بریں جس کے وسیلے سے بنی ہے
وہ ہاشمی، مکی، مدنی، العربی ہے
وہ میرا نبیؐ میرا نبیؐ میرا نبیؐ ہے

احمدؐ ہے محمدؐ ہے وہی ختم رسلؐ ہے
مخدوم و مربی ہیں، وہی والیٔ کل ہے
اس پر ہی نظر سارے زمانے کی لگی ہے
وہ میرا نبیؐ میرا نبیؐ میرا نبیؐ ہے

والشمس والضحیٰ چہرۂ انور کی جھلک ہے
واللیل سا جاگے سوئے حضرت کی لچک ہے
عالم کو ضیاء جس کے وسیلے سے ملی ہے
وہ میرا نبیؐ میرا نبیؐ میرا نبیؐ ہے

اللہ کا فرمان الم نشرح لک صدرک
منسوب ہے جس سے ورفعنا لک ذکرک
جس ذات کا قرآن میں بھی ذکر جلی ہے
وہ میرا نبیؐ میرا نبیؐ میرا نبیؐ ہے

خلیفہ مجاز فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب، ناظم اعلیٰ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور وقف وفات ۱۴۲۴ھ

مزمل و یٰسین و مدثر و طٰہٰ
کیا کیا نئے القاب سے مولیٰ نے پکارا
کیا شان ہے اس کی کہ جو اُمی لقبی ہے
وہ میرا نبیؐ میرا نبیؐ میرا نبیؐ ہے

وہ ذات کہ جو مظہر لولاکا لما ہے
جو صاحب رف رف شب معراج ہوا ہے
اسراء میں امامت جسے نبیوں کی ملی ہے
وہ میرا نبیؐ میرا نبیؐ میرا نبیؐ ہے

کس درجہ زمانہ میں تھی مظلوم یہ عورت
پھر کس کی بدولت ملی اسے عزت رفعت
وہ محسن و غم خوار ہمارا ہی نبیؐ ہے
وہ میرا نبیؐ میرا نبیؐ میرا نبیؐ ہے
وہ اِن کا نبی اُن کا نبی سب کا نبیؐ ہے

نعت

(از: حضرت مولانا قاری احسان محسنؔ صاحب قاسمی مدظلہٗ)

کعبہ تیری گلی میں قبلہ تیری گلی میں ✦ موجود ہے خدا کا جلوہ تیری گلی میں
دنیا تیری گلی میں عقبیٰ تیری گلی میں ✦ ملتا نہیں ہے کیا کیا آقا تیری گلی میں
بھلا تیری رفعتوں کو کوئی کیا سمجھ سکے گا ✦ لگتا ہے قدسیوں کا پہرا تیری گلی میں
جنت کا جو ہے طالب وہ دیکھ لے مدینہ ✦ باغِ بہشت کا ہے نقشہ تیری گلی میں
ہے آرزو یہ میری ارمان ہے یہ دل کا ✦ گاؤں میں دردِ دل کا نغمہ تیری گلی میں
محسنؔ کی آرزو ہے در پہ بلائیں آقاؐ ✦ ہر درد کا ہے میرے نسخہ تیری گلی میں

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں

از : مولانا فضیل احمد عنبر ناصری القاسمی
استاذ حدیث جامعہ امام محمد انور شاہ، دیوبند

ولادت ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء

سدا سے جس کے چرچے ہوں زمینوں، آسمانوں میں
انوکھا کیوں نہ ہو اس کا فسانہ سب فسانوں میں

عطا اس کو کیا ہو نام؛ حق نے جب محمدؐ سا
پڑھا کیوں کر نہ جائے وہ نمازوں میں، اذانوں میں

مکمل ہوگی کس درجہ؛ حیاتِ مستعار اس کی
کرامت ہی کرامت ہو عیاں جس کے دوانوں میں

رسولوں کی صفوں میں جو امام المرسلیں ٹھہریں
بہادر نوجواں ہوں، گر چلے جائیں جوانوں میں

صداقت کو شباب ان سے، عدالت کو عروج ان سے
یہ نغمہ روز گاتے ہیں عنادل آشیانوں میں

حکومت ہو غلامی جس کے در کی، چشم خالق میں
بھلا دیکھا ہے ایسا آستانہ، آستانوں میں؟

وہ موسیٰ ہوں کہ ہوں عیسیٰ، سبھی ان کے تمنائی
کہ ہر شے تھی کہاں سارے رسولوں کی دکانوں میں

زباں ایسی، کہ ''دل کی کھیتیاں'' سرسبز ہو جائیں
''بیاں'' ایسا کہ قد اونچا رہے جس کا بیانوں میں

سراپا زلزلہ تھا ''کوہِ باطل'' میں وجود ان کا
وہ شوکت؛ جس سے لرزش، کفر کے کشورستانوں میں

وہ پیکر: آیۂ قرآن، تفسیریں کرے جس کی
وہ فطرت، جس کے دشمن بھی رہے تسبیح خوانوں میں

وہ زلفیں کس قدر حیرت فروشی کی رہی ہوں گی
کہ بادِ صبح گاہی بھی رہی ہو جن کے شانوں میں

جہنم جس سے گریاں، باغِ جنت جس پہ رقصاں ہو
انہیں کو ہے شرف حاصل، خدا کے رازدانوں میں

وہ جلوہ، جس کا ہر کردار ''اعجاز دوامی'' تھا
ستون وکنکری اُشتر نہ کیوں ہوں ''ہم زبانوں'' میں

خدا کے بعد ''باعظمت'' اگر ہستی کسی کی ہے
یہی ''پیغمبر حقؐ'' ہے جہاں کے حکمرانوں میں

اشکِ غم

بروفات حسرتِ آیات حضرت مولانا واجد حسین صاحب دیوبندیؒ وفات ۱۴۳۵ھ
(شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، گجرات)

نتیجۂ فکر: حضرت مولانا علامہ قمر عثمانی صاحب استاذ حدیث دار العلوم وقف دیوبند

اب حدیث پاک کی تشریح فرمائے گا کون؟ ✦ علم وفن کی گتھیوں کو آ کے سلجھائے گا کون؟

وہ بزرگوں کی بزرگانہ ادا کا آئینہ ✦ اب بزرگوں کا نمونہ بن کے دکھلائے گا کون؟

طالبانِ علم دیں کا کون ہوگا غمگسار ✦ شفقتوں کا سایہ ان کے سر پہ پھیلائے گا کون؟

درس اور تدریس ہی تھا عمر بھر کا مشغلہ ✦ مثل تیرے علم کا دیوانہ بن جائے گا کون؟

وضع داری، بردباری، علم کا چہرے پہ نور ✦ یوں تو دنیا ہے مگر تجھ سا نظر آئے گا کون؟

اس کے دم سے تھے درخشاں کچھ ستارے علم کے ✦ ان ستاروں کی چمک کو اور چمکائے گا کون؟

اس کو چھو کر بھی نہ گذری خواہش نام ونمود ✦ بے نیازی کی وہ اعلیٰ شان دکھلائے گا کون؟

سادگی سادہ دلی اس کا نشانِ امتیاز ✦ خاکساری کی حسیں تصویر بن جائے گا کون؟

گفتگو میں اس کی ہوتی تھی فصاحت جلوہ گر ✦ دل نشیں لہجہ میں ایسے پھول برسائے گا کون؟

گم ہوا ہے موت کی وادی میں گوہر علم کا ✦ جستجو اس کی کرے کوئی مگر پائے گا کون؟

گو یہ ہے قانون قدرت جو گیا آتا نہیں ✦ آہ لیکن غمزدوں کو کس طرح آئے یقیں

مولانا موصوف دیوبند کے ایک دینی علمی گھرانے میں ۱۳۵۲ھ کو شیخ الحدیث حضرت مولانا احمد حسن صاحب دیوبندیؒ کے یہاں پیدا ہوئے۔ ابتدا سے انتہا تک کی تعلیم ازہر الہند دار العلوم دیوبند میں اپنے وقت کے بڑے بڑے اساتذہ سے حاصل کی، جن میں خاص طور سے حضرت شیخ الاسلامؒ، حضرت شیخ الادبؒ، حضرت علامہ بلیاویؒ، حضرت حکیم الاسلامؒ، مولانا جلیل احمد کیرانویؒ، مولانا سید اختر حسین میاں دیوبندیؒ، مولانا ظہور احمد عثمانیؒ جیسے اکابرین سے بھرپور علمی استفادہ کیا۔ ۱۳۷۱ھ میں فراغت حاصل کرنے کے بعد ۱۳۷۶ھ سے جامعہ مفتاح العلوم سے درس وتدریس کا آغاز فرمایا۔ پھر ۱۴۰۱ھ میں جامعہ اسلامیہ ریڑھی تاج پورہ میں بحیثیت شیخ الحدیث تشریف لے گئے، پھر ۱۴۰۳ھ میں جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، گجرات نے آپ کو بہ طور محدّث بلالیا، جہاں مولانا موصوف زندگی کے آخری لمحے تک شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔ (محمد فیصل عثمانی)

مطبوعات مکتبہ کریمیہ دیوبند

آپ کی امانت آپ کی سیوا میں (اردو، ہندی)
آپ تقریر کیسے کریں؟ حصہ اول
آخری پیغام
اللہ والوں کی مقبولیت کا راز
الابواب والتراجم
اکابر علماء کی مشہور نعتیں
ایک قیمتی مشورہ
اصول حدیث
اسلامی نام
ایک سو ایک لطیفے
ایک تھکا مسافر اور شجر ہائے سایہ دار
ایک سو ایک غزلیں
ایک سو ایک قطعات حصہ اول
ایک سو ایک اشعار
اسلام میں پردے کی حقیقت
احکام تاریخ و قربانی اور اس کی حقیقت
بہترین جہیز
بے داغ جوانی
بالوں اور ناخنوں کے مسائل
پوشیدہ خزانے (اردو، ہندی)
پوشیدہ راز (اردو، ہندی)

پرواز (شعری مجموعہ)
تنہائی کے سبق (اردو، ہندی)
تنہائیاں
ٹی وی اور عذاب قبر (اردو، ہندی)
جنت کا آسان راستہ
چھ گناہگار عورتیں (اردو، ہندی)
جنسی طاقت میں اضافہ
حقوق الوالدین
خطبہ شہید (مجموعہ)
خطباتِ جمعہ
خوش مزاجیاں (لطیفے)
چہل حدیث
دوا کے بغیر احتلام کا سائنٹفک علاج
داڑھی کا فلسفہ مکمل
دنیا کو اسلام سے کس کس طرح روکا گیا؟
دیوبند کی ملت نواز اور نا قابل فراموش شخصیات
روحانی علاج
رفیق سفر
رزق حلال پر دنیا و آخرت کے حیرت انگیز واقعات
رزق حرام پر دنیا و آخرت کے عبرتناک واقعات

سنت و بدعت (جدید کتابت)
شاعری کا گلدستہ
شکوہ جواب شکوہ (اردو، ہندی)
شب برأت
طریقۂ نظامت
عملیات محبت
عورت کے لئے بناؤ سنگار کے شرعی احکام (اردو، ہندی)
عورتوں کی نماز (اردو، ہندی)
فضیلت قرآن
قرآن کریم کا حافظ بنانے والی
کلام خوشدل حصہ اول (اردو، ہندی)
کلام خوشدل حصہ دوم (اردو، ہندی)
گلزار حسنہ (نعتیں و نظمیں)
گانا سننا اور سنانا
گیارہ گناہگار جماعتیں
میاں بیوی کے جھگڑے اور ان کا حل
مکالمات کریمی
موت کا منظر (اردو، ہندی)
منتخب نظمیں
مسائل موبائل
نمازیں سنت کے مطابق پڑھئے
نغماتِ دیوبند (نعتیں و نظمیں)

MAKTABA KAREEMIYA DEOBAND

Mob.: 09358391907

Rs.100/-